ادارۃ المعارف کراچی

مکاتیب
حکیم الامت

مکاتیب حکیم الامت

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ

بنام

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و العاقبۃللمتقین، و الصلاۃ و السلام علی سیدنا و نبینا و مولانا محمد وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

حرف آغاز

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں دین کی جس فہم اور امت مسلمہ کی خدمت کی جس توفیق سے نوازا تھا، وہ ان کے مواعظ اور ملفوظات اور تصانیف سے نمایاں ہے، یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی تھی کہ اتنی گوناگوں مصروفیات کے ساتھ کثیر تعداد میں آنے والی ڈاک کا ہمیشہ بروقت جواب دیتے تھے۔ ڈاک کی بھی مختلف نوعیتیں تھیں، ان میں سے کچھ خط فقہی مسائل سے متعلق ہوتے تھے، جن کے جوابات کا انتخاب ''امداد الفتاویٰ'' کے نام سے چھ جلدوں میں شائع ہو چکا ہے، کچھ تصوف اور تربیت سے متعلق ہوتے تھے، جن کا انتخاب '' تربیت السالک'' کے نام سے تین ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکا ہے، اسکے باوجود بہت سے خطوط وہ ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس

بھی حضرت ؒ کے مکاتیب کا ایک بڑا ذخیرہ تھا، جو حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رجسٹر میں نقل کرا کر محفوظ کیا ہوا تھا، چونکہ ان خطوط میں سے ہر خط قابل اشاعت نہیں تھا، اس لئے مدت تک یہ رجسٹر اس انتظار میں رہا کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود اس پر نظر ثانی فرمالیں۔ جس کا انہیں مصروفیات میں موقع نہ مل سکا، بالاخر وفات سے کچھ پہلے انہوں نے نظر ثانی فرماکر یہ کام مکمل کر لیا، اور اسکی کچھ قسطیں ماہنامہ "البلاغ" میں بھی شائع ہوتی رہیں، بعد میں اسے مستقل کتابی شکل میں شائع کرنے کا خیال آیا، لیکن متعدد اسباب کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوتی چلی گئی، بالاخر یہ سعادت برادر زادہ عزیز مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب (استاذ حدیث دار العلوم کراچی و نبیرہ حضرت مفتی اعظم قدس سرہ) کے حصے میں تھی کہ انہوں نے ٹائپ شدہ نامکمل مسودے سے مراجعت کر کے مکمل کیا۔ اور آخری مسودہ طباعت کے لئے تیار کیا۔ مکاتیب میں جو عربی عبارتیں، فارسی اشعار وغیرہ آئے تھے، ان کا ترجمہ حاشیہ پر لکھا اور پھر ان مکاتیب کی مفصل فہرست مرتب فرمائی۔ بعض حواشی خود حضرت والد صاحب ؒ کے ہیں، لیکن ان حواشی کے بعد یا تو حضرت ؒ کا نام درج ہے، یا "منہ" لکھا ہے۔ لہذا جن حواشی پر حضرت ؒ کا نام یا "منہ" درج نہیں ہے، وہ مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب کے تحریر کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس خدمت پر جزائے خیر عطاء فرمائیں، اور انکی عمر اور علم میں برکت عطا فرماکر انہیں مزید خدمات دینیہ کے لئے موفق فرمائیں۔ آمین۔ بہرکیف اب یہ گرانقدر مجموعہ شائع کیا جارہا ہے، اور امید ہے کہ انشاء اللہ اہل ذوق کے لئے بالخصوص تصوف اور سلوک کے سالکوں کے لئے مفید اور دلچسپ ثابت ہو گا۔

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ حضرت ؒ کو اصلاحی خطوط لکھنے والوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ کاغذ کے ایک کالم میں اپنا خط لکھتے تھے، اور اس کے سامنے ایک کالم حضرت کے جواب کے لئے سادہ چھوڑتے تھے، حضرت اس سادہ کالم کے متعلقہ حصے پر اپنا جواب تحریر فرمادیتے تھے، تاکہ جواب میں سوال کو دھرانے کی ضرورت پیش نہ آئے ۔۔ زیر نظر مجموعے میں کالموں کا یہ طریقہ اختیار کرنا ممکن نہیں تھا، اس لئے ہر مکتوب کا متعلقہ حصہ مسلسل لکھا گیا ہے، اور اس پر "مکتوب" کا عنوان لگایا گیا ہے، اور حضرت کی تحریر پر "جواب" کا عنوان تحریر ہے۔ ان مکاتیب کے پس منظر اور حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

ساتھ حضرت حکیم الامت ؒ کے تعلق کے بارے میں خود حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقدمہ میں مفصل روشنی ڈالی ہے۔جو آپ اس مجموعے کے آغاز میں پڑھیں گے ،اس لئے اس موضوع پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعے کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرمائے۔اور یہ مسلمانوں کے لئے مفید ثابت ہو۔آمین

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

محمد تقی عثمانی

دارالعلوم کراچی

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ

فہرست مکاتیب

[1] تاریخ میں سہو ہوا ہے اور شاید یہ مکتوبات رمضان ۱۳۴۵ھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم

مکتوب

مکتوب

مکتوب

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله و کفی وسلام علی عباده الذین اصطفی ومن بهدیهم اهتدی ،

اما بعد :

ناکارہ خلائق احقر محمد شفیع ' دیوبندی وطنا ' عثمانی نسبا ' حنفی مذھبا ' اشرفی امدادی مشرباً '

عرض گزار ہے کہ حضرت قطب العالم حجۃ الاسلام والمسلمین بقیۃ السلف حکیم الامت سیدی حضرت مولانا اشرف علی صاحب قدس اللہ سرہ سے یوں تو احقر کو عقیدت اور محبت کا تعلق اس وقت سے ہے جب کہ احقر نے پوری طرح ہوش بھی نہ سنبھالا تھا ' طفولیت کے لہو ولعب موسمی مقاصد بنے ہوئے تھے 'کیونکہ میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ حضرت گنگوھی قدس سرہ کے مخصوص مرید اور تمام موجودہ بزرگوں کے بے حد معتقد تھے ' بچپن ہی سے بزرگوں کے حالات اکثر سنایا کرتے تھے 'جس نے دل میں بزرگوں کی عظمت و محبت کا نقش غیر محسوس طور پر کندہ کر دیا تھا۔ بالخصوص سیدی حضرت حکیم الامت قدس سرہ کے ساتھ چونکہ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ شریک درس اور ہم سبق رہے تھے اور بے تکلف تعلقات نو عمری کے زمانے سے تھے ' ان کے حالات و فضائل و مناقب اکثر بیان فرمایا کرتے تھے 'جن میں سے چند چیزیں اس وقت یاد آئیں ۔ فرماتے تھے کہ آپ کا انتظام اوقات ابتدائے عمر ہی سے تھا اسی لئے آپ کے سب کام ہمیشہ بسہولت و عافیت اطمینان کے ساتھ پورے ہوتے تھے 'کبھی نہیں دیکھا کہ جس وقت میں کوئی سبق یا تکرار یا مطالعہ مقرر ہو اس میں کوئی دوسرا کام کرتے ہوں یا اس کو اس وقت سے آگے پیچھے کرتے ہوں ۔ اکثر تین یا چار سبق رہتے تھے ہر سبق کی حاضری کے نہایت پابند تھے ' اور اوقات مدرسہ میں جو وقت سبق سے باقی رہتا اس میں سب سبقوں کا تکرار کر لیتے ' دو پہر کو کھانے کے بعد قیلولہ اور عصر کے بعد تفریح کیلئے کبھی جنگل کی طرف چلے جانا اور کبھی شہر میں کسی جگہ پر جاکر تقریر یا وعظ یا دوسرے کسی فرقہ سے مناظرہ وغیرہ کرنا ' اس زمانے میں نصاریٰ کے پادری اور آریہ مبلغین بکثرت پھرتے تھے ' ان سے بہت مرتبہ مناظرہ کیا (احقر کہتا ہے کہ طالب علمی سے فارغ ہونے اور حضرت حاجی صاحب قدس سرہ سے تعلق کے بعد حضرت

نے آج کل کے مناظروں میں مفاسد محسوس کئے، اس کے بعد مطلقاً ترک کر دیا) مغرب کے بعد سے عشاء تک سب کتابوں کا مطالعہ، عشاء کے بعد متصل آرام فرمانا، آخر شب میں تہجد کیلئے اٹھ جانا یہ ہمیشہ کا معمول تھا جس پر آپ طالب علمی کے زمانہ سے پابندی کے ساتھ عامل تھے، نہ آپ کو کبھی کسی سبق وغیرہ سے غیر حاضر دیکھا گیا اور نہ کبھی ایسا مشغول کہ رات کے سونے وغیرہ میں خلل پڑے امتحان کے قرب میں عموماً رات کے اکثر حصہ میں کتابوں کا مطالعہ اور تکرار کیا کرتے تھے، بعض اوقات مولانا بھی اول شب میں شریک ہوتے لیکن جب سونے کا وقت آتا تو یہ فرما کر اٹھ جاتے تھے کہ اب میرا وقت پورا ہو گیا۔ اس حسن نظم اور ضبط اوقات کی یہ برکت تھی کہ باوجود اور طلباء سے کم محنت کرنے کے ہمیشہ اساتذہ کی نظروں میں سب سے اعلیٰ اور مقبول رہتے تھے، جمعہ کے روز جمعہ تک تو جمعہ کا اہتمام غسل و تبدیل لباس وغیرہ میں مشغول رہتے اور جمعہ کے بعد سب اساتذہ کی خدمت میں حاضری کا معمول تھا، انتھی الغرض یہ بچپن ہی سے حضرت کے حالات و فضائل سن کر دل میں عظمت و محبت بحمد للہ تعالیٰ قائم تھی، پھر کچھ ہوش سنبھالا تو گھر میں "بہشتی زیور"، "اصلاح الرسوم" وغیرہ حضرت کی تصانیف پڑھیں اور دیکھیں ان سے اور بھی زیادہ عقیدت پیدا ہوگئی۔اسی کے ساتھ اس وقت کے دوسرے اکابر سیدی و سندی شیخ الاسلام قدوہ انام حضرت شیخ العرب و العجم مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہ اور نادرہ روزگار شیخ العلماء حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رامپوری قدس سرہ وغیرہم کے حالات طیبہ اور فضائل و فواضل بھی حضرت والد ماجد سے سنا کرتا تھا، ان سب بزرگوں سے یکساں عقیدت قلب میں پاتا تھا، پھر جب مدرسہ دیوبند میں عربی تعلیم کی متوسط کتابوں تک پہنچا تو حضرت شیخ الہند قدس سرہ کی خدمت میں حاضری کا شرف کبھی والد ماجد کے ساتھ اور کبھی تنہا حاصل ہوتا رہا۔تا آنکہ حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و محبت اس طرح قلب میں راسخ ہوگئی کہ باوجود نو عمری کے زمانہ کے اوقات درس سے جتنا وقت بچتا وہ اکثر حضرت ممدوح کی خدمت میں گزارنے لگا۔یہ وہ زمانہ تھا جب کہ احقر ہدایہ وغیرہ پڑھتا تھا، اسی زمانہ میں ایک دو سال حق تعالیٰ نے اس کی توفیق عطا فرمائی کہ رمضان المبارک میں پوری شب حضرت قدس سرہ کی خدمت میں رہ کر شریک تراویح رہا۔کیونکہ حضرت اقدس کا معمول رمضان میں ہمیشہ سے یہ تھا کہ تمام شب قرآن مجید سنا کرتے تھے، پہلے نوافل میں سننے کا معمول تھا پھر دوسرے خدام نے شرکت کی درخواست کی تو نفل کی جماعت میں کثرت مکروہ ہونے کے سبب یہ معمول فرما لیا تھا کہ فرض عشاء مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کر کے مکان تشریف لے آتے تھے، اور تراویح مکان پر تمام رات میں پوری کی جاتی تھیں، حضرت اقدس کو بھی اس ناکارہ پر بے حد شفقت تھی اگر کسی روز حاضر نہ ہوا تو دریافت فرماتے تھے، ایک مرتبہ بخار کی وجہ سے دو روز تک حاضر نہ ہوا تیسرے روز جب

پہنچا تو دیکھا کہ حضرت کسی جگہ جانے کیلئے کھڑے ہیں معلوم ہوا کہ اسی ناکارہ کے گھر کا قصد فرمایا تھا۔ اس عرصہ میں احقر نے کئی مرتبہ عرض کیا کہ حضرت مجھے بیعت فرما لیجئے ہمیشہ یہی فرمایا کہ طالب علمی سے فارغ ہو جاؤ جب کریں گے، مگر بحکم قضا و قدر اسی عرصہ میں حضرت ممدوح کا قصد حج بیت اللہ کا ہوا اور وہاں سے قید فرنگ کے حوادث رونما ہوئے جس کی انتہا قید مالٹا پر ہوئی اور یہ طویل و عریض مدت حضرت اقدس کی مفارقت میں گزری اس مفارقت کے زمانہ میں احقر کی درسیات ۱۳۳۵ھ میں پوری ہوگئیں' درسیات سے فراغت کے بعد پھر یہ ولولہ دل میں تازہ ہوا کہ کسی شیخ سے تعلق قائم کرنا چاہئے' حضرت اقدس کی اسارت و مفارقت اس وقت اور بھی زیادہ شاق و شدید معلوم ہوئی مگر کوئی امر اختیار میں نہ تھا اوقات خالی ضائع ہو رہے تھے' حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے مشورہ دیا کہ بالفعل تم اس سلسلہ میں حضرت اقدس حکیم الامت قدس سرہ سے تربیت و تعلیم حاصل کرو پھر بیعت اپنی خواہش کے موافق حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی واپسی کے بعد ان سے کر لینا۔

یہی قصد کر کے احقر سب سے پہلے بہ سلسلہ تربیت ۱۳۳۶ھ میں تھانہ بھون حاضر ہوا اور بے کم و کاست یہی مضمون عرض کر دیا کہ میں نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی درخواست کی تھی حضرت نے فراغت از طالب علمی کے بعد وعدہ فرمایا مگر اب حضرت مالٹا میں تشریف رکھتے ہیں اور وقت خالی گزر رہا ہے' آپ سے اصلاح و تربیت چاہتا ہوں اس میں اگر بیعت ہونا ضروری ہو تو مجھے بیعت فرمالیں ورنہ جیسی رائے عالی ہو' حضرت نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بیعت تو حضرت کی واپسی پر ان ہی سے کرنا البتہ اصلاح واجبات میں سے ہے اس میں دیر نہ کرو مجھ سے جو کام ہو سکتا ہے اس کے لئے حاضر ہوں' پھر فرمایا اب میں بتلاتا ہوں کہ اس سلسلہ میں تمہارے ذمہ کیا کام ہوگا اور میرے ذمہ کیا؟ تمہارے ذمہ دو کام ہیں ایک اپنے حالات کی اطلاع دوسرے اسپر جو میں مشورہ دوں اس کا اتباع اور میرا کام یہ ہوگا کہ حالات کے مناسب جو عمل تمہارے لئے سمجھ میں آئے اس کا مشورہ دیدوں۔ پس خلاصہ تمہارے عمل کا دو لفظ ہیں اطلاع و اتباع' پھر حضرت اقدس نے کچھ تسبیحات اور معمولات کی تلقین فرمائی اور ضروری نصائح کے بعد رخصت فرمایا۔ واپس آکر کچھ روز اسی سلسلہ میں حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ سے خط و کتابت رہی مگر بہت کمی کیساتھ کے اس وقت تک اس طرز سے کچھ دلچسپی کم تھی کچھ تعلیم کا سلسلہ مدرسہ میں شروع کر دینے کے سبب اوقات زیادہ مشغول ہوگئے اس لئے اس زمانہ کی خط و کتابت جو بہت مختصر تھی وہ محفوظ بھی نہ رہی۔ صرف ایک کارڈ محفوظ ہے جو مکاتیب کے شروع میں لکھا جا چکا۔ اس کے بعد تھوڑے عرصہ میں حضرت شیخ الہند قدس سرہ مالٹا سے رہا ہو کر تشریف

لائے ' اب تو اپنی خواہش اور حضرت والا کی تجویز کے موافق حضرت کی خدمت میں رہنے لگا بیعت کیلئے درخواست کی تو فرمایا کیا جلدی ہے کرلیں گے ۔ پھر ایک روز چند حضرات کی بیعت حضرت نے منظور فرمالی تھی اور بعد مغرب ان کو وقت دیا تھا مجھے اطلاع ہوگئی میں بھی اس وقت پہنچ گیا' مسکرا کر فرمایا تم بھی آگئے بہت اچھا ۔ اور ناکارہ کو شرف بیعت سے مشرف فرمایا لیکن چونکہ زمانہ تحریکات خلافت کے زور شور کا تھا اور حضرت ان ایام میں بکثرت سفر میں رہتے تھے 'پھر کچھ عرصہ دیوبند میں قیام بھی ہوا تو بیماری میں ہوا' اس لئے اپنا کچھ حال عرض کرنے اور استفادہ کا وقت نہ ملا' یہاں تک کہ رمضان ۱۳۳۹ھ میں حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ اس عالم ہی سے رحلت فرماگئے 'حضرت کی وفات کا جو غم ساری دنیا کو تھا مجھ جیسے غلام کو زیادہ ہونا ناگزیر تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک دوسرا غم یہ تھا کہ میں استفادہ سے محروم رہا' وفات کے بعد ایک مدت تک تو طبیعت پر ایسی افسردگی رہی کہ کسی کام میں جی نہ لگتا تھا نہ کسی کام کی ہمت ' اس کے بعد جب کچھ یہ حالت کم ہوئی تو اپنی فکر دامن گیر ہوئی اور پھر تھانہ بھون کا عزم کیا' حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ میرے ساتھ چلیں اور حضرت حکیم الامت (قدس سرہ) سے میرے بارے میں توجہ فرمانے کی سفارش کردیں' والد صاحب کے ساتھ تھانہ بھون حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت مجھے تصوف کا شوق تو مثل طبعی کے ہے لیکن کام کرنے کی نہ قوت نہ فرصت 'کیونکہ کچھ تو خلقتاً ضعیف ہونے 'کچھ کثرت مشاغل ، تعلیم وغیرہ سے گھرا ہوا ہوں 'اس لئے میں اپنے سے مایوس ہوں کہ اس طریق میں کوئی قدم رکھ سکوں' حضرت والا نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ تم سے یہ کس نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ صرف اقویاء کے لئے ہے ضعفاء کیلئے نہیں' پھر فرمایا کہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ ' طرق الوصول الی اللہ تعالی بعد انفاس الخلائق[1] اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں بحمد اللہ کسی عطائی کی دکان نہیں کہ ایک ہی دواسب کو دے ہم تمہیں ایسی چیز بتلائیں گے جس میں نہ فرصت کی ضرورت نہ قوت کی' وہ صرف دو چیزیں ہیں ایک تقویٰ کی پابندی دوسرے لایعنی سے بچنا خواہ لایعنی کام ہو یا کلام یا کوئی مجلس وغیرہ پھر فرمایا بتاؤ اس میں کون سا وقت خرچ ہوگا بلکہ میرا مشاہدہ اور تجربہ یہ ہے کہ بہت سا وقت بچ جائیگا ۔ اور کچھ قوت کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ فرائض وواجبات تو کوئی مشکل کام نہیں نوافل تم پر میں لازم نہیں کرتا البتہ معاصی سے بچنا لازم ہے سو اس میں کچھ تکان نہیں ہوتا اور نہ کسی فرصت کی اس میں ضرورت ہے ایک دوروز احقر نے قیام کیا بڑی شفقت ومحبت سے ہروقت معاملہ فرماتے تھے اس طرز تعلیم ومعاملہ شفقت نے میرے قلب

---

[1] اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے اتنے ہی راستے ہیں جتنے مخلوق کے سانس۔

کے گوشہ گوشہ کو حضرت کی محبت سے بھر دیا۔یہ واقعہ غالباً ۱۳۴۲ھ یا ۱۳۴۳ھ کا ہے اسکے بعد مسلسل خط و کتابت اور آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا اور تقریباً بیس سال حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری اور صحبت میں رہنے کی دولت حق تعالیٰ نے عطا فرمائی ۔مگر افسوس ہے کہ اپنی مثال وہی ہوگئی کہ "بارہ برس (بلکہ بیس برس) دلی میں رہ کے بھاڑ ہی جھونکا"، حضرت کے کمال اور اس پر کمال شفقت میں کوئی تردد نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کو کیا کریں کہ

ما نداریم مشامے کہ توانست شنید
ورنہ ہردم وزد از گلشن وصلت نفحات [۱]

اپنی استعداد ہی کچھ نہ ہو' اور عمل ہی کچھ نہ کریں تو کام کیسے چلے ۔اس لئے یہ ناکارہ تو ناکارہ ہی رہا۔ بلکہ اس کا خوف ہے کہ ایسے قطب وقت اور مرشد کامل کی صحبت حق تعالیٰ نے عطا فرما کر حجت تمام کر دی اب اپنی کوتاہی کہیں موجب وبال نہ بن جائے' لیکن حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مصرعہ جو حضرت اکثر پڑھا کرتے تھے اور غالباً احقر کے کسی خط میں بھی تحریر فرمایا تھا کچھ موجب تسلی ہو جاتا ہے وہ یہ ہے'

میخانہ کا محروم بھی محروم نہیں ہے

اور سب سے بڑی چیز حدیث کا ارشاد ہے هم الجلساء لایشقی جلیسهم ،[۲] اس لئے شکر کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ نے جلیس ہونے کی تو دولت عطا فرمائی ہے' اور ان کے لئے کیا مشکل ہے کہ بھوسہ کو بھی گندم کے بھاؤ میں لگالیں' وما ذلک علی اللہ بعزیز ۔

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی کل مکاتبت رمضان ۱۳۴۴ھ کے بعد سے بحمد اللہ احقر کے پاس محفوظ ہے اس سے پہلے کے خطوط محفوظ نہیں رہے صرف ایک کارڈ جمادی الثانیہ ۱۳۳۸ھ کا موجود ہے اسی سے اشرف المکاتیب کو شروع کرتا ہوں ۔مکاتیب اور حاضری احقر کی حضرت کی خدمت میں تقریباً ۲۰ سال رہی ابتدائی مکاتبت محفوظ نہیں رہی'

---

[۱] ہمارے حواس ہی ایسے نہیں کہ سونگھ سکیں ورنہ آپ کے گلشن وصل سے تو ہر لحہ کرم کی ہوائیں چلتی ہی رہتی ہیں۔
[۲] یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہ سکتا۔

مکاتیب مذکورہ کی اشاعت

زمانہ دراز تک احقر کا یہ خیال تھا کہ ان کی اشاعت مناسب نہیں جس کی اصل اور بڑی وجہ تو یہ تھی کہ ان کا تعلق احقر کے شخصی حالات سے ہے، میں کیا اور میرے حالات کیا جس سے کسی کو کوئی فائدہ پہنچے اور جواب کا سوال پر مرتب ہونا ظاہر ہے، اس کے علاوہ کچھ اور وجوہ بھی اشاعت سے مانع محسوس ہوتی تھیں اس لئے ۱۳۵۸ھ میں احقر نے یہ وصیت لکھ دی تھی کہ ان کو کوئی شائع نہ کرے، مگر اب ۱۳۹۳ھ میں جب کہ عمر آخر، اور قوی ساقط ہوچکے ہیں اور دوستوں کے توجہ دلانے سے ایک خاص طرز پر انکی اشاعت کا مفید ہونا سمجھ میں آگیا وہ یہ کہ صرف وہ مکاتیب لئے جائیں جو مفید عام ہیں اور ان کی بھی تلخیص اسی معیار فائدہ سے، کرلی جائے، اس لئے بنام خدا تعالیٰ آج ۱۳/ محرم ۱۳۹۳ھ یوم السبت میں ان مکاتیب پر نظر ثانی بغرض انتخاب و تلخیص شروع کی گئی اس مجموعہ کا نام احقر نے ''مکاتیب حکیم الامت'' رکھا ہے اللہ تعالیٰ حضرت کی برکت سے نافع خلائق بنائیں اور اس ناکارہ کیلئے زاد آخرت بنادیں، وماذلک علی اللہ بعزیز۔

مکاتیب حکیم الامت :......

چند اوراق کتب چند بزرگوں کے خطوط
بعد مرنے کے مرے گھر سے یہ سامان نکلا

کسی قدیم شاعر کا یہ شعر جو بتصرف قلیل اوپر لکھا ہے اس لحاظ سے تو احقر کے حسب حال نہیں کہ مجھ پر حق تعالیٰ کے بے شمار انعامات دنیا میں بھی ایسے ہمیشہ مبذول رہے ہیں کہ کبھی معاشی پریشانی لاحق نہیں ہوئی حق تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے میری ضرورت سے زیادہ عطا فرمایا ہے، یہ زہد نصیب احقر نہیں کہ اور کوئی سامان نہ ہو۔ لیکن میں نے اس جگہ اس کو اختیار اس لئے کیا کہ اگرچہ معیشت دنیا کے بہت سے سامان حق تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں مگر حقیقی اور دائمی معیشت کا سامان بہرحال یہی اوراق کتب اور مکاتیب اکابر ہیں۔فللہ الحمد۔

مکتوب نمبر۱

مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ

مکتوب :...... یہ مکتوب چونکہ جوابی کارڈ کے جواب میں تھا اس لئے اصل خط تو واپس نہ آیا صرف حضرت اقدس والا نامہ جو جواب میں صادر ہوا وہ لکھا جاتا ہے، اسی سے اصل خط کے مضمون کا بھی کچھ اندازہ ہو سکتا ہے،

عزیزم۔ السلام علیکم! معلوم ہوتا ہے کہ ضعف ہے تقویت کی تدبیر کیجئے۔ دلجمعی مقصود نہیں۔کام مقصود ہے۔بعد مغرب بھی مضائقہ نہیں، تلاوت قرآن کا امتحان تک ناغہ کرنا میری سمجھ میں نہیں آتا، یوں تو کچھ نہ کچھ مقتضیات پیش آتے ہی رہتے ہیں باقی دعا خیر کرتا ہوں، اشرف علی۔

مکتوب نمبر۲

مورخہ ۲/ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

مکتوب :...... رسالہ ھذا یعنی ''اوجز السیر لخیر البشر'' (یعنی سیرت خاتم الانبیاء ناشر) جو حال میں احقر نے سیرت نبی کریم ﷺ کے متعلق مختصر انداز میں لکھا ہے ارسال خدمت ہے، امید کہ ملاحظہ فرما کر قابل اصلاح امور سے احقر کو مطلع فرمائیں گے تاکہ آئندہ طباعت میں تصحیح کر دی جائے، نیز اگر حضرت مناسب خیال فرمائیں تو چند سطریں بطور تقریظ تحریر فرمادیں۔

جواب :...... ؎۱ از احقر ارذا الخلق اشرف علی عفی عنہ 'السلام علیکم 'جواب میں دیر اس لئے ہوئی کہ شروع کر کے چھوڑنے کو جی نہ چاہا اور فرصت ہوتی نہیں اس لئے جب سب دیکھ لیا اس وقت جواب لکھا۔ آپ کے جواب کیلئے ٹکٹ کا مطلق انتظار نہ تھا۔رسالہ دیکھ کر جیسی خوشی ہوئی ہے 'اس کی حد تو کیا بیان کروں بجائے حذبیان کرنے کے یہ دعا دیتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ ایسی ہی خوشی اس کی جزاء سے آپ کو دے 'میں نے جو کچھ اس کے متعلق لکھا ہے اس میں ایک حرف تکلف سے نہیں لکھا گیا اس سے زائد میرے مذاق کے خلاف ہے۔اگر پسند ہو شائع کرنے کی اجازت ہے 'اشرف علی'

از اشرف علی عفی عنہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ 'القاب اس لئے نہیں لکھا کہ سمجھ میں نہیں آیا آپ کے والد ماجد صاحب دام فیضہم کے تعلق اخوۃ پر نظر کر کے عزیزم لکھنے کو دل چاہتا تھا مگر آپ کے کمالات کو دیکھ کر اس لکھنے کو بے ادبی سمجھا اور اگر کمالات پر نظر کر کے اس سے بڑھا کر لکھوں تو حضرت استاذی مولانا محمد یعقوب صاحب کا ملفوظ مبارک اس سے روکتا تھا۔ارشاد فرمایا کہ زیادہ تعظیمی الفاظ اپنے مخصوصین کو لکھنا موھم اجنبیت ہے اسکو بھی دل گوارا نہ کرتا تھا آخر سلام ہی کو القاب سے مغنی سمجھا۔اب اصل مدعا عرض کرتا ہوں آپ کا رسالہ مع محبت نامہ کے پہنچا جس میں کئی درخواستیں ہیں 'ایک اصلاح یہ درخواست تو ایسی ہے جیسے اعرج سے مشی کو کہا جائے ؎۲ نظر و حافظہ پہلے بھی برائے نام تھا اور اب تو وہ بھی رخصت ہوا البتہ بعض جگہ تو سہو کاتب نظر آیا جو آپ کی نظر ثانی سے درست ہو سکتا ہے مثلاً ایک جگہ ابو طلحہ ہی باپ کا نام اور ابو طلحہ ہی بیٹے کا نام نظر آیا بعض جگہ روایات میں ایسا پایا دیڑتا ہے 'کہ راجح کو کسی اتفاق نے چھوڑ دیا گیا ہے مگر یہ احکام نہیں ہیں جنہیں ایسا کرنا مضر ہو پھر آپ کی ادنی توجہ سے اس کا تدارک ہو سکتا ہے ' دوسری درخواست تقریظ کی علی سبیل التخییر ہے میں دیکھتا ہوں کہ حقیقی تقریظ میں تو خود مقرظ کی مہارت فی الفن شرط ہے۔جس کا فقدان مجھ میں بین ہے اور عرفی تقریظ رسم پرستی اور محض دلجوئی ہے متدعی کی جو طبعاً پسند نہیں اس لئے بجائے تقریظ کے ان واقعات کا ذکر کر دوں جو رسالہ کے مطالعہ تفصیلہ کے وقت پیش آئے جو بالکل سچے اور سادھے ہیں اشتراک اثر یا غرض کے اعتبار سے خواہ اس کو تقریظ خیال فرمالیا جائے ورنہ ان پریشان خیالات کو کالائے بد بریش خاوند کی فہرست میں داخل کر کے نظر انداز کر دیا جائے 'وہی ھذہ'

؎۱ یہ جواب تو اصل خط پر حسب عادت تحریر فرمایا ہے اور دوسرا جواب جو اس کے بعد منقول ہے مستقل بطور تقریظ تحریر فرمایا گیا ہے۔ ۱۲ منہ
؎۲ جیسے لنگڑے کو پیدل چلنے کو کہا جائے۔

(۱) مضامین پڑھنے کے وقت بے تکلف ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہر واقعہ میں میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور واقعات کا معائنہ کر رہا ہوں اس کا سبب بیان کی بلاغت ہے '

(۲) جب رسالہ ختم کر چکا ہوں واقعات کا مرتب نقشہ ایسا مجتمع معلوم ہوتا تھا کہ میں خود اگر اس کی کوشش کرتا تو اس درجہ کامیاب نہ ہو سکتا تھا '

(۳) وجازت کے ساتھ جامع اس قدر معلوم ہو جاتا کہ گویا کوئی ضروری واقعہ نظر سے اوجھل نہیں ہوا '

(۴) ہر واقعہ میں حضور اقدس ﷺ کی ایسی شان نظروں میں پھر جاتی کہ پہلے سے بہت زیادہ حضور کی محبت و عظمت قلب میں بڑھ گئی ۔ " زادھا اللہ تعالی زیادات تتناہی وھذا کلہ ببرکۃ ھذا التالیف [لہ]

(۵) جو واقعات اسباباً یا آثار کس قدر محل توجہ سمجھے جاتے تھے وہ نہایت صفائی سے محقق اور بغایت قریب اور واجب الوقوع نظر آنے لگے '

اور بھی بہت سے وجدانی امور ذوقاً مطالعہ سے پیدا ہوئے جن میں سے بعض اس وقت مستحضر نہیں رہے اور بعض کی تعبیر میں تکلف ہوتا ہے '

ہاں ایک اور یاد آگئی کہ مولف سلمہ سے محبت بڑھ گئی اور ایسے نظر آنے لگے کہ پہلے سے ایسا نہیں سمجھتا تھا خصوص عبادت کا انداز جس سے واقعات اصلی حالت پر جاندار نظر آتے تھے اور نہ ایسا پرانا جس کو اس وقت چھوڑ دینے کی رائے دی جاتی ہے نہ ایسا نیا جو حقیقت کو ملتبس کر دیتا ہے ' بہرحال رسالہ ہر پہلو سے محبوب و دلکش اور اپنے مولف کے کمالات کا روشن آئینہ ہے ' اب اس کو ختم کر کے جازم رائے دیتا ہوں کہ اس کے درس سے کسی کو خالی نہ چھوڑا جائے اور میرے مشورہ سے جو اس رائے کو قبول کریں گے ' ان سب سے پہلے میں اپنے مولف سلمہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کی دس جلدوں کا ویلو میرے نام کر دیں جن میں ایک تو آچکا ہے نو اور بھیج دیں تاکہ میں اپنے خاندان کے بچوں اور عورتوں کو پڑھنے کیلئے دوں والسلام ۔ از تھانہ بھون ' ۲/ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

تعمیل حکم اور حضرت کا دوسرا والا نامہ

کتاب کے دس نسخے حسب الحکم احقر نے روانہ کئے تو سخت فکر میں پڑا کہ امرویلو

[لہ] اللہ تعالی آنحضرت ﷺ سے محبت میں غیر متناہی اضافے فرمائے ' اور یہ سب اس تالیف کی برکت سے ہوا۔

کرنے کا ہے۔ دل یہ چاہتا ہے کہ بطور ہدیہ پیش کروں۔ جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو بغیر ویلیو کے کتابوں کا پارسل بھیج دیا۔ اور اپنی حیرانی علیحدہ خط میں لکھ دیں۔ جب کے جواب میں حضرت اقدس نے کتابوں کی نصف قیمت کا منی آرڈر فرمایا۔ کوپن میں یہ مضمون تحریر فرمایا۔

مشفقم جامع الکمالات زید فضلہ۔ السلام علیکم!

پارسل دس نسخے کا مع محبت نامہ پہنچا۔ بس پہ آپ فکر میں رہے کہ قیمت لوں یا نہ لوں میں بھی آپکی تحریر دیکھ کر فکر میں پڑ گیا کہ قیمت دوں یا نہ دوں۔ اور کئی روز اسی سوچ میں لگ گئے۔ بالاخر دونوں جہت یعنی ہدیہ و بیع کا لحاظ کر کے نصف قیمت بھیجنا عدل الطرق معلوم ہوا۔ امید ہے کہ بے تکلف قبول فرمائیں گے۔ جیسا میں نے نصف بے تکلف لے لیا۔

اشرف علی تھانہ بھون

مکتوب نمبر ۳

مورخہ ۲۲ شوال ۴۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... اسباق شروع کرنے سے پہلے حضرت سے استدعا ہے کہ برکت فی العلم و العمل اور حقوق کتاب و طلباء کے کماحقہ ادا ہونے کیلئے دعا سے سرفراز فرمائیں گے۔

جواب :...... دل سے دعا کرتا ہوں اور کیوں نہ کرتا جب دل اندر سے خوش ہے، اللہ تعالیٰ برکات اضعافامضاعفہ فرمائیں۔

مکتوب :...... اب اس سال میں نظام الاوقات اس طرح رکھنے کا خیال ہے یا جس طرح حضرت فرمائیں اس کی تعمیل کروں ہدایہ چونکہ عموماً گھنٹہ کے سبق میں ناتمام رہ جاتی ہے اس لئے خیال ہے کہ بعد نماز صبح گھنٹہ سے پہلے ہدایہ کتاب النکاح سے اور گھنٹہ میں ابتداء سے پڑھاؤں۔ پھر پہلے گھنٹہ میں ہدایہ دوسرے میں مطالعہ ہدایہ، اور تیسرے میں مشق تحریر عربی اور چوتھے میں مقامات۔ اس کے بعد دوپہر کو ڈیڑھ دو گھنٹہ اپنا تجارتی کام، اور ایک گھنٹہ قیلولہ، اور بعد نماز ظہر تلاوت ایک پارہ قرآن مجید، اس کے بعد ایک گھنٹہ تک کوئی رسالہ یا مضمون لکھنا پھر ایک گھنٹہ سبق حماسہ، نماز عصر کے بعد بطور تفریح باہر جانا، بعد المغرب حسب الارشاد ذکر اسم ذات جواب بارہ تسبیح تک التزاماً ہو جاتا ہے اور کبھی کچھ زائد بھی۔ بعد نماز عشاء مطالعہ کتب۔ اس میں جو حذف و ازدیاد حضرت مناسب سمجھیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تعمیل کروں گا۔

جواب :...... ان امور میں حسب اصل امام ہمام رای مبتلی بہ کی اصل ہے کہ چار روز میں تجربہ سے بقاء یا تغیر کا فیصلہ ہو جائے گا۔

مکتوب :...... طبیعت چاہتی ہے کہ[۱] شئی من الدلجۃ بھی نصیب ہو، لیکن آنکھ نہیں کھلتی۔ اگر کبھی کھل بھی جاتی ہے تو کسل ایسا غالب نہ اٹھنا ہی بے سود سا معلوم ہوتا ہے، اس لئے اس وقت تک چار رکعت بہ نیت تہجد مابین سنت عشاء اور وتر کے پڑھ لیتا ہوں۔ لیکن طبیعت یہی چاہتی ہے کہ آخر رات کا کوئی حصہ مل جائے۔

جواب :...... تہجد تو بعد عشاء ہی پڑھ لیا کیجئے لیکن اگر آخر میں آنکھ کھل جائے تو بستر پر بیٹھ کر کچھ اسم ذات جب تک بیٹھنے کی ہمت ہو پڑھ لیا کیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے راہ نکلے گی۔

مکتوب نمبر ۴

رمضان ۱۳۴۶ھ

مکتوب :...... گزارش یہ ہے کہ غلبہ نوم کی وجہ سے پریشانی تھی اور ارادہ تھا کہ حضرت سے اس کی شکایت کروں گا جس کا دفع دخل حضرت نے پرسوں فرمادیا تھا جس سے بحمد للہ پریشانی رفع ہوئی۔ لیکن تراویح میں بھی جب غلبہ نوم ستاتا ہے تو بہت تکدر ہوتا ہے امید کہ اس کے لئے دعا و علاج سے سرفراز فرمایا جائیگا۔

جواب :...... دعا کرتا ہوں اور میں نے اکثر احباب کو یہ تدبیر بتلائی ہے کہ سیاہ مرچیں پاس رکھیں۔ جب غلبہ ہو ایک دو دانہ منہ میں ڈال کر چبالیں۔ بہت دیر تک کے لئے علاج ہو جاوے گا۔ اور دماغ کے لئے نافع بھی ہے۔

مکتوب :...... دوسری گزارش یہ ہے کہ حضرت نے احقر کو ذکر اسم ذات کی تلقین فرمائی تھی لیکن بوجہ طالب علمی مفرد اسم ذات پر طبیعت قناعت نہیں کرتی تھی اس لئے اکثر تصور میں کوئی نہ کوئی صفت آجاتی ہے مثلاً اللہ ھو الموجود۔ یا ھو الوکیل فی الامور۔ یا ھو الملک المتصرف۔ الی غیر ذلک۔ لیکن یہ سب محض تصور میں ہوتا ہے۔ آج جو حضرت نے مفرد اسم ذات کے ذکر کی تحقیق ذکر فرمائی اسکے بعد طبیعت میں صرف مفرد پر قناعت ہو گئی۔ اب اگر یہ تصور یا اسکے امثال کچھ مفید ہو تو باقی رکھا جائے ورنہ ترک کیا جائے۔

تحقیق :...... جی ہاں مفید ہے

مکتوب :...... نیز یہ کہ ذکر کے وقت کسی قسم کا کوئی تصور ذہن میں ہونا مناسب ہے یا نہیں؟

تحقیق :...... جس سے زیادہ دلچسپی ہو خواہ عدم تصور یا تصور، پھر تصور میں خواہ ذات کا

---

[۱] تھوڑا سا وقت آخر شب کا۔ ۱۲ منہ

تصور یا الفاظ ذکر کا تصور، یا یہ تصور کہ زبان کے ساتھ قلب بھی ذکر میں مشغول ہے۔

مکتوب نمبر۵

مورخہ رمضان ۱۳۴۶ھ

مکتوب : ...... بالفعل احقر کا وظیفہ حسب ذیل ہے۔اخیر شب میں چار یا آٹھ رکعتیں تہجد اور اس کے بعد ذکر اسم ذات بضرب و جہر خفیف بارہ سو مرتبہ پھر بعد نماز صبح تسبیح، تحمید، تکبیر، تحلیل، استغفار، صلاۃ ہر ایک سو بار طلوع آفتاب تک پڑھنے کے بعد چار رکعت ضحیٰ اور پھر ایک پارہ تلاوت قرآن مجید۔اس کے بعد تحشیہ نفحتہ الیمن اس کے بعد قیلولہ اور پھر نماز ظہر اور تا عصر حاضری خدمت عالی۔عصر کے بعد الحزب الاعظم، پھر مغرب کے بعد ایک ہزار مرتبہ ذکر اسم ذات بضرب و جہر خفیف، پھر نماز عشاء اور اس کے بعد سونا، اس میں حضرت جو ترمیم فرمائیں اس کی تعمیل انشاء اللہ تعالیٰ بدل و جان کروں گا وبیدہ التوفیق و علیہ التکلان۔

جواب : ......سب کافی وافی ہے صرف دو امر قابل توجہ ہیں ایک چلتے پھر کوئی ذکر وافضلہ لا الہ الا اللہ، دوسرے تلاوت میں بقدر امکان کچھ بیشی کہ رمضان میں خصوصاً زیادہ موجب برکت ہے۔

مکتوب نمبر۶

مورخہ رمضان ۱۳۴۶ھ

مکتوب : ...... اہل ذکر عموماً اپنے احوال کی اطلاع حضرت کو دیتے رہتے ہیں یہ ناکارہ خلائق اپنی بے حسی و بے حالی کے باعث اس سے بھی محروم ہے۔کل حضرت کی تقریر میں یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی حال نہ ہو تو اسی کی اطلاع دینی چاہئے اس لئے گزارش ہے کہ میرا حال زار یہ ہے کہ

شعبان بگزشت وایں دل زار ہماں — رمضان بگذشت وایں دل زار ہماں[1]

نہ گلم نہ یاسمینم نہ درخت سایہ دارم — در حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا[2]

البتہ حضرت کی عنایات سے اتنی بات محسوس ہوتی ہے کہ روز بروز دنیوی جھگڑوں سے طبیعت متنفر ہوتی جاتی ہے۔اور اکثر خلوت میں طبیعت لگتی ہے۔اور میں بیقین

---

[1] شعبان گزر گیا اس بے چارہ دل کا وہی حال رہا، پھر رمضان بھی گزر گیا اور اس دل کا وہی حال ہے۔

[2] نہ پھول ہوں نہ چنبیلی نہ سایہ دار درخت ہوں، حیران ہوں کہ مالی نے اس گلشن میں مجھے کس کام کیلئے گایا ہے۔

جانتا ہوں کہ یہ محض حضرت کی توجہ وہمت کا ثمرہ ہے۔
جواب :...... یہ تو جڑ ہے تمام دولتوں کی 'انشاء اللہ تعالیٰ حرمان نہ ہو گا۔
مکتوب :...... میرے سارے علم و عمل اور حال و قال کا خلاصہ تو صرف یہ ہے کہ حضرت کی محبت اپنے قلب میں پاتا ہوں۔اور اس پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔
شب نمودند بمن نامہ اعمال مرا　　صبح دیدم کہ بدستم سرگیسوئے تربود[۱]
حضرت کی عنایات سے کیا بعید ہے کہ اس بے حسی سے نجات ملے' وما ذلک علی اللہ بعزیز
جواب :...... اللہ تعالیٰ سے سب امیدیں رکھنا چاہئے۔

مکتوب نمبر ۷

مورخہ......

مکتوب :...... اپنی حالت لکھتے اور عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے لیکن
نتواں نہفتن درد از طبیباں[۲]
حضرت! یہ ناکارہ خلائق پہلے بھی اپنی عملی حالت سے شرماتا تھا۔ لیکن خانقاہ کی حاضری کے بعد سے تو بار بار یہ زبان پر آتا ہے۔
نہ گلم نہ یاسمینم نہ درخت سایہ دارم　　درحیرتم کہ دہقان بچہ کارکشت مارا[۳]
نماز کی رسم ادا کرتا ہوں مگر طمانینت کا کوئی حصہ نہیں۔ذکر اسم ذات جو حضرت نے تلقین فرمایا تھا وہ بھی کرتا ہوں مگر دلجمعی نصیب نہیں ہوتی۔حضرت کے امروزہ وعظ سے الحمدللہ بہت سے خطرات کا تو اطمینان ہو گیا اور خوب مستحضر ہو گیا کہ اصل مطلوب ذکر ہے لذت وغیرہ مطلوب نہیں۔ لیکن نماز وغیرہ میں دلجمعی اور استحضار نہ ہونے سے تکدر رہتا ہے 'امید کہ اس غریق فی المعاصی کے حال پر خاص توجہ مبذول فرمائیں گے۔
جواب :...... احضار قلب جتنا قدرت میں ہے اس کا اہتمام کافی ہے بتدریج اس میں ترقی ہو جاتی ہے پریشان نہ ہوئیے' حالات سے اطلاع ضرور ہوتی رہنا چاہئے 'میں دل سے دعا کرتا ہوں کیونکہ میرے دل میں خاصی محبت ہے۔

---

[۱] انہوں نے رات کو میرا نامہ اعمال مجھے دکھایا' صبح دیکھا تو آپ کے گیسو میرے ہاتھ میں تھے۔
[۲] طبیب سے اپنی بیماری چھپائی نہیں جاسکتی۔
[۳] نہ پھول ہوں نہ چنبیلی نہ سایہ دار درخت ہوں' حیران ہوں کہ مالی نے اس گلشن میں مجھے کس کام کیلئے لگایا ہے۔

مکتوب نمبر ۸ مورخہ ۱۷ صفر ۱۳۴۵ھ

مکتوب:...... انہیں ایام میں احقر کا بڑا لڑکا محمد مشفع نامی جو عرصہ سے بیمار تھا، انتقال کر گیا، میرے ساتھ خصوصاً زیادہ مانوس تھا اس لئے زیادہ پریشانی کا باعث ہوا۔
جواب:...... اناللہ، اللہ تعالیٰ صبر واجر و نعم البدل عطا فرمائے۔
خواب:...... انہیں ایام میں احقر نے دو خواب دیکھے تھے امید کہ ان کی تعبیر سے مطلع فرمایا جائیگا۔ ایک رات میں نے دیکھا کہ میں کسی باغ میں ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی جہاد سے واپسی ہوئی ہے اور میں ایک طرف جا کر باغ کے کنارہ پر دم لینے کیلئے بیٹھ گیا ہوں اس عرصہ میں سامنے سے ایک شخص پہنچتا ہے جو ارباب مدرسہ او. بالخصوص مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا بھیجا ہوا ہے کہ چلو حضور انور ﷺ جو اس میدان میں تشریف فرما ہیں تمہیں طلب فرماتے ہیں' میں فوراً خوش خوش ان کے ساتھ ہولیا۔ سامنے ڈیرے پڑے ہوئے نظر آئے' مجھے بتلایا گیا کہ آنحضرت ﷺ یہیں تشریف فرما ہیں اور راستہ ہی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی اور جہاد کی تیاری ہے اور مجھے بھی اسی لئے طلب فرمایا گیا ہے اور کچھ لوگ میرے عمل کی تحسین بھی کر رہے ہیں کہ ابھی تو ایک جہاد سے فارغ ہوا تھا اور ابھی دوسرے کیلئے مستعد ہو گیا۔ میں راستہ ہی میں تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور زیارت سے مشرف نہ ہونے کا سخت افسوس رہا۔
تعبیر:...... انشاء اللہ آپ کو دینی خدمات کی توفیق عطا ہوگی اور وہ نافع بھی ہوگی۔
خواب:...... دوسرا خواب اس کے چند روز بعد دیکھا اور میں اس وقت بحالت جنابت تھا کہ حجر اسود مکہ معظمہ سے ہمارے گھر میں کچھ لوگ اپنے سر پر لائے ہیں۔ جب گھر میں پہنچے تو میری اہلیہ آگے بڑھی کہ اس کو لے لے مگر بوجھل ہونے کی وجہ سے ان سے سنبھل نہ سکا اور زمین پر گر گیا' میں یہ سارا واقعہ اپنے کوٹھے پر سے دیکھ رہا تھا۔ رکن کو گرتے دیکھ کر دوڑا اور ٹوٹنے کا اندیشہ ہوا مگر جب پاس آیا تو دیکھا کہ بحمد اللہ اس میں کوئی شکست نہیں آئی البتہ جیسا کہ سنا گیا ہے [1] کہ تتار کے فتنہ میں اس میں کوئی حصہ ٹوٹ گیا تھا اور اس کو پتھروں کے ذریعے جوڑا گیا ہے' ویسا ہی چاروں طرف سے ایک تہرے کا احاطہ اس میں ہے۔ رنگ سیاہ چمکدار ہے میں یہ دیکھ کر خوش بھی ہوں اور متحیر بھی کہ میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں حجر اسود یہاں کیسے پہنچا، اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔
تعبیر:...... کسی وقت آپ کو ایک گونہ مرکزیت خدمات دینیہ کی عطا ہوگی۔

---

[1] اس وقت تک احقر کو زیارت نصیب نہ ہوئی تھی ۴۶ھ میں حاضری ہوئی ۱۲ ش

مکتوب ۹

مورخہ ۲۸/ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

مکتوب :...... باقی اپنا حال تو لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ کیا لکھوں

گرما بگذشت وایں دل زار ہماں سرما بگذشت وایں دل زار ہماں[۱]

میری سیہ کاری اور تباہ کاری اس وقت حضرت کی بہت توجہ کی محتاج ہے۔یہ تو خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وظیفہ مقررہ بلا کسی خاص مجبوری کے قضا نہیں ہوتا'مگر ذکر و عبادت میں حلاوت کا کوئی حصہ نصیب نہیں ہے۔امید کہ مزید نظر کرم اور دعا سے سرفراز فرمایا جائیگا'کیونکہ اس عالم اسباب میں فتن اور نفس و شیطان کے مکائد سے حضرت کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔

جواب :......ماجعل اللہ داء الا وقد جعل لہ دواء[۲] اظہار داء آپ کا کام ہے 'اخبار عن الدواء میرے ذمہ 'اس کے سوا اور کوئی تدبیر میرے ذہن میں نہیں۔

مکتوب ۱۰

مورخہ ۹/جمادی الاولی ۱۳۴۵ھ

مکتوب :......بحضرت سیدی سندی شیخی و معتمدی دامت برکاتہم الشاملۃ الکاملۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب :...... الجامع بین الفضائل و الفواضل زاد اللہ تعالی فی محاسنہ وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ

مکتوب :...... اس سے پہلے عریضہ میں اپنا ارادہ حاضری عرض کیا تھا لیکن اس کے بعد سے احقر کو تکلیف بواسیر زیادہ بڑھ گئی یہاں تک کہ لیٹنا بھی دشوار ہونے لگا اس لئے مجبوراً ارادہ ملتوی کرنا پڑا امید کہ دعائے صحت سے سرفراز فرمایا جائیگا۔

جواب :...... دل و جان سے دعا کرتا ہوں۔

مکتوب :...... حال میں احقر نے ایک رسالہ میں نزول مسیح علیہ السلام کے متعلق احادیث جمع کی ہیں جس کا مادہ حضرت شاہ صاحب نے عطا فرمایا تھا ابھی تک اس کا ٹائیٹل بھی تیار نہیں ہوا اس وقت موجودہ حالات میں ہی ارسال خدمت کرتا ہوں۔

جواب :......بہت دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو عام و تام فرمادے

مکتوب :...... اگر ملاحظہ فرما کر چند سطریں بھی تحریر فرمادیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کے

---

[۱] گرمی گزر گئی اس دل کا وہی حال رہا'موسم سرما بھی گزر گیا اوراس دل کا وہی حال ہے

[۲] اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کیلئے دوا بنائی ہے۔

افادہ میں بہت بڑی زیادتی ہوجائیگی اور احقر کیلئے بھی ایک گراں بہا نعمت ہوگی۔
جواب :...... باوجود اپنی عدم صلاحیت کے کچھ لکھ دیا ہے اس کو درست کر لیجئے مجھ کو مہارت نہیں۔

<۸٦

وبعد فقد نظرت فی رسالة التصریح وفجدتہا ممتازة عن سائر الرسائل فی ھذا الباب، لکونہا ممیزة ای تمییز للمسیح علیه السلام عن غیرہ بحیث یزول عنه کل ارتیاب، کماقد وقعت من المصنف الیه الاشارة، فی ھذا العبارة، فانظر ھل غادر ـــــ الی قوله ـــــــ ان لا یسمعہا مسلم ص ۱۰ و ص ۱۱ – وھذا التمییز ھو الروح لجمیع المباحث، لکل منقر وباحث، و العمری لقد اغنت عن سائر الصحف، فلیطف ،حولہا من لم یطف، و ادعو اللہ عز وجل ان ینفع به الطالبین للصواب، من اھل العلم و اولی الالباب، کتبه العبد المفتقر الی رحمته ربه الولی، محمد ن المدعو باشرف علی، عفی عنه ذنبه الخفی و الجلی، للاول اسبوع من جمادی الاولی ١٣٤٥ھ

مکتوب نمبر ۱۱

مورخہ ۱۲/ شوال ۱۳۴۵ھ

مکتوب :...... بعد آداب مستحقہ گزارش ہے کہ اصحاب حالات تو حضرت کی خدمت میں اپنے واردات وحالات لکھتے ہیں، میں سوچتا ہوں کہ کیا لکھوں، لیکن بے لکھے بھی نہیں بنتی کیونکہ غیبت میں یہی ایک ذریعہ ہے جس سے میں اپنے آپ کو حضرت کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں

مائیم وخذف بوسی آں آستاں بلب[۱]

اس ناکارہ کا حال ایک عرصہ سے یہ تھا کہ جب خلوت میں ذکر وغیرہ کے لئے بیٹھتا تو خیالات پریشان ہوتے اور وساوس کا ہجوم ہوتا تھا، لیکن جب جلوت میں ہوتا تو اسکا عکس نظر آتا، یعنی بے اختیار ذکر کی طرف رغبت ہوتی تھی، بازار میں چلتے پھرتے، مجلسوں میں بیٹھے ہوئے بے ساختہ زبان پر کچھ نہ کچھ کلمات ذکر رہتے تھے اور اکثر قلب بھی مشغول ہوتا تھا۔ اب جس وقت سے حضرت کی خدمت سے واپس آیا ہوں بحمد اللہ تعالیٰ خلوت میں بھی وساوس کا ہجوم نہیں ہوتا، خطرات آتے ہیں تو بہت جلد زائل ہو جاتے ہیں، اور اکثر ذکر میں طبیعت لگتی ہے اور اسی وجہ سے اکثر معمول یعنی بارہ تسبیح سے زائد ہو جاتا ہے۔
جواب :...... مبارک ہو

---

[۱] ہم ہیں اور اس آستانہ کی دہلیز کے بوسے ہیں۔

مکتوب :...... جلوت کی حالت میں بھی بہ نسبت سابق ذکر کا داعیہ زیادہ ہے مگر چونکہ اس حالت کے لئے حضرت کی طرف سے اب تک کسی خاص ذکر کی تلقین نہیں اس لئے کیفما اتفق تسبیحات و استغفار وغیرہ کا معمول رکھتا ہوں۔

جواب :...... کافی ہے۔

مکتوب :...... اخیر شب میں بھی حضرت کی توجہ کی برکت سے اکثر آنکھ کھل جاتی ہے اور کچھ نوافل نصیب ہوجاتی ہیں لیکن اس وقت اکثر کسل غالب ہوتا ہے اس لئے اب تک زیادہ دلجمعی نہیں ہوتی۔

جواب :...... حضرت کی عنایات سے امید ہے کہ حق تعالیٰ دلجمعی بھی نصیب فرمادیں گے۔انشاء اللہ

مکتوب :...... ایک ضروری گزارش یہ ہے کہ سفر میں اکثر دقت پیش آتی ہے کہ وقت تو بہت کافی ملتا ہے مگر لوگوں کے سامنے رہ کر معمولات کا پورا کرنا نیز ان سے علیحدہ ہوجانا دونوں گراں معلوم ہوتے ہیں ایسے وقت کے لئے ارشاد فرمایا جائے کہ کیا یہ بہتر ہے کہ کسی کا خیال نہ کیا جائے اپنے وقت پر اپنا کام جاری رکھا جائے یا یہ کہ بجائے جہر کے سرأ ذکر کیا جائے

جواب :...... یہ (سرأ ذکر) ابعد عن التشویش ہے۔

مکتوب نمبر ۱۲

مورخہ ۱۰ محرم ۱۳۴۶ھ

مکتوب :...... اکثر طبیعت چاہتی ہے کہ کوئی عریضہ ارسال خدمت کروں لیکن پھر یہ سوچتا ہوں کہ کیا لکھوں کیونکہ کوئی حال ہو تو لکھا جائے، لیکن بالاخر یہ خیال ہوتا ہے کہ اس بِحالی ہی کی اطلاع دوں

جواب :...... یہی چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ نفع سے خالی نہیں۔

مکتوب :...... احقر کے رسالہ ختم نبوت کا تیسرا حصہ چھپنے سے باقی تھا حال میں تیار ہوکر آیا ہے جس کا ایک نسخہ بذریعہ ڈاک ارسال خدمت کیا ہے امید ہے کہ ملاحظہ سے مشرف فرمایا جائے گا۔نیز جو بات قابل اصلاح نظر آئے اسپر نشان فرمایا جائے گا۔

جواب :...... دوست نہ بیند بجز آں یک ہنر[1] مجھ کو تو سب خوبیاں ہی نظر آئیں۔

مکتوب :...... نیز اگر بار خاطر عاطر نہ ہو اور وقت میں گنجائش ہو تو چند سطریں بطور تقریظ بھی

---

[1] دوست کو تو بجز اس ایک ہنر کے کچھ نظر نہیں آتا

تحریر فرمادی جائیں تو میرے لئے تبرک اور رسالہ کے فوائد میں تضاعف کا سبب ہو گا۔
جواب :...... بلا شائبہ تکلیف کہتا ہوں کہ ارادہ یہ تھا کہ اول سے تھوڑا سا حصہ دیکھ کر باقی کو اس پر قیاس کر کے کچھ لکھدوں گا مگر دیکھنا جو شروع کیا تو حظ پر حظ بڑھتا گیا جس نے رسالہ ختم ہی کرا کر چھوڑا۔ ماشاء اللہ ہر پہلو سے کافی ہے۔ خصوص جہاد مسیلمہ سے جو استدلال کی تقریر کی ہے عجیب اور بے نظیر ہے کہ طالب حق کے لئے تو سب دلائل سے مغنی ہیں۔ پھر مرزا کے شبہات کا جواب دیکھ کر تو علوم سلف کا لطف آگیا کہ قوت کے ساتھ سادگی اور بے تکلفی کو جمع کر دیا جزاکم اللہ تعالیٰ اس طرز کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر کرے آپ سے مسلمانوں کو انشاء اللہ تعالیٰ بہت نفع ہو گا' اشرف علی
۱۵/ محرم ۴۶ھ
یہی سچی عبارت کافی تقریظ ہے۔

مکتوب نمبر ۱۳

مورخہ ۱۶/ ربیع الاول ۴۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... سنو بلوچستان سے واپس آتے ہی دیوبند میں طلباء کا فتنہ[1] شروع ہو گیا جس کی وجہ سے سخت پریشانی رہی۔ یہ حالات غالباً حضرت پر مخفی نہ رہے ہوں گے۔ اس وقت اگرچہ طلباء کے کچھ مطالبات پورے کر کے صلح کرلی گئی ہے' لیکن چونکہ اس سے طلباء کی دلیری اور بڑھتی ہے اس لئے ہروقت اسی قسم کے فتن کا اندیشہ ہے۔
جواب :...... بجز دعا کے کیا ہو سکتا ہے۔ آپ بھی دعائے اصلاح فرمائیے

مکتوب نمبر ۱۴

مورخہ ۹/ جمادی الثانیہ ۴۶ھ

مکتوب :...... یہ ناکارہ خادم' خدمت اقدس سے رخصت ہو کر دیوبند پہنچا
جواب :...... الحمدللہ
مکتوب :...... اذکار و اشغال و نماز وغیرہ میں دل نہ لگنے کی جو شکایت بوقت حاضری حضرت سے کی تھی وہ الحمدللہ کہ حضرت کے فیض صحبت سے تقریباً رفع ہوگئی۔

شکر فیض تو چمن چوں کند اے ابر بہار
کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردہ تست[2]

---

[1] لجنوی فتنہ جو ۴۴ء کے امتحان سالانہ سے شروع ہوا تھا ۱۲ منہ
[2] اے ابر بہار چمن تیرے فیض کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہے' کانٹے ہوں یا پھول سب تیرے پروردہ ہیں

بحمد اللہ اب نماز و ذکر میں طبیعت لگتی ہے۔ آخر شب میں بھی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ طمانیت نصیب ہو جاتی ہے۔

جواب :...... مبارک ہو

مکتوب :...... لیکن دن بھر ایک کیفیت مسرت کی سی رہتی ہے جس میں مجھے تمیز نہیں ہوتی کہ یہ اعجاب بالعبادہ ہے یا طاعت کے لازمی آثار میں سے ہے۔

جواب :...... تلک عاجل بشری المومن[1] اعجاب امر اختیاری ہے اور یہ غیر اختیاری ہے۔ سو اعجاب ہونے کا احتمال بھی نہیں۔

مکتوب :...... نیز آثار عبادت کے ظہور سے دل خوش ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاء ہے۔

جواب :...... اس میں بھی وہی فیصلہ ہے۔

مکتوب نمبر ۱۵ شوال ۴۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... الحمد للہ احقر کا انتظام ہو گیا اور آج پانچ بجے شام کو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے بمبئی کو روانہ ہونے کا ارادہ ہے دل چاہتا ہے کہ سب سے آخر میں حضرت کی بارگاہ عالی سے رخصت ہوں لیکن مولوی محمد طیب صاحب روانہ ہو چکے ہیں اور بمبئی میں میرے منتظر ہیں نیز جہاز کی تاریخ روانگی میں مہلت نہیں، اس لئے اپنی یہ تمنا پوری نہیں کر سکتا۔

تحقیق :...... الخیر فیما وقع، تمام مقاصد کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اشرف علی

مکتوب نمبر ۱۶ ۱۸ ر شوال ۴۶ھ از بمبئی

مکتوب :...... کل حضرت والا کا نامہ بمبئی میں وصول ہوا نہایت مسرت و طمانیت کا باعث ہوا۔ آج بنام خدا جہاز پر سامان بھیجا جاتا ہے، کل بروز بدھ ۱۹ ر شوال ۴۶ھ انشاء اللہ آٹھ بجے صبح کو جہاز بمبئی سے روانہ ہو جائے گا جہاز کا نام دارا ہے مگر ہمارے لئے تو عالم اسباب میں صرف حضرت کی ہمت و دعا کا سہارا ہے۔ یہی ہمارا دارا ہے یہی سکندر

از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس
ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم[2]

---

[1] یہ مومن کے لئے نقد خوش خبری ہے

[2] ہم سے محبت اور وفا کے قصوں کے علاوہ کچھ مت پوچھو، ہم نے سکندر و دارا کے قصے نہیں پڑھے۔

اس وقت ہندوستان سے ناکارہ خادم کا یہ آخری عریضہ ہے 'اگر حق تعالیٰ نے خیرت سے پہنچادیا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد مکہ معظمہ سے یہ شرف حاصل کرسکوں گا۔ دعا کی ضرورت تو ہروقت ہے اور اس وقت بہت زیادہ ہے و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعبادلہ بدنام کنندہ چند نکونامے احقر محمد شفیع از بمبئی ۱۸ شوال ۴۶ھ

جواب :...... مشفقم السلام علیکم بسفر رفتنت مبارک باد 'سلامت روی وباز آئی انشاء اللہ تعالیٰ دعا سے نہ بھولوں گا اپنے لئے بھی ایک درخواست ہے جو عزیز محترم صاحبزادہ سے آپ کو معلوم ہوگی۔ اشرف علی

مکتوب نمبر ۱۷

مورخہ ۱۶ رجب ۴۶ھ

مکتوب :...... آج اس عریضہ کی تحریر کا داعیہ ایک قلبی اضطراب ہے جو چند روز سے موجودہ فتن اور اپنے اساتذہ واکابر میں فساد ذات البین کو دیکھ کر روزافزوں ہے۔ جانبین کے روزانہ جلسے مساجد میں ہورہے ہیں ' بالخصوص لجنۃ الاتحاد کے جلسے تو دن میں کئی کئی دفعہ ہوتے ہیں۔ تمام شہر میں شور محشر برپا ہے۔ اہل شہر میں جو لوگ فریقین میں سے کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں وہ تو ان کی طرف ہیں اور جو لوگ کسی جانب میں نہیں وہ دونوں کو برا کہتے ہیں۔ ادھر میرا نام نہاد علم اور اس کے جو حروف مجھے آتے ہیں وہ زیادہ تر حضرت شاہ صاحب مدظلہم العالی اور پھر حضرت مفتی صاحب مدظلہم کا طفیل ہے۔ میں ہر چند کہ کوئی لفظ کبھی ایسا میری زبان سے نہیں نکلا جو ان حضرات اساتذہ کے لئے باعث گرانی ہو۔ لیکن اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اس جانب کی نفس شرکت بھی فریق ثانی اپنے لئے توہین سمجھتا ہے۔

جواب :...... اس کا تو علاج ہی نہیں اور نہ ضروری ہے۔

مکتوب :...... مجھے الحمدللہ اسکا تو یقین ہے کہ بزرگوں کے راستہ پر وہی جماعت ہے جس کا میں متبع ہوں۔ لیکن ہروقت یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ لوگ میری طرف سے رنگ آمیزیاں کر کے مختلف باتیں ان حضرات کو پہنچاتے ہیں۔ مبادا اس سے ان کو گرانی پیش آکر میرے علم و عمل کے لئے مضر ثابت ہو۔

جواب :...... ایسی مضرت ارزاں نہیں ہے 'ناحق کی کدورت ذرا بھی مضر نہیں 'اطمینان فرمادیں۔ البتہ اپنی طرف سے کوئی بات حدود سے باہر نہ ہونا چاہئے۔

لہ میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک وہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔
لہ آپ کا سفر میں جانا مبارک ' سلامتی سے جائیں اور واپس آئیں۔

مکتوب :...... اس لئے ایک گزارش تو یہ ہے کہ موجودہ فتنہ میں میرے لئے کیا طریقہ رکھنا مناسب ہے دوسرے اس دعاکی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ ان فتن کے شر سے نجات عطا فرمادے اور اس طرح گذارے کہ کسی استاذ کو مجھ سے رنج نہ پہنچے۔

جواب :...... دل سے دعا ہے

مکتوب :...... تیسرے اگر کوئی ورد بھی فتن سے محفوظ رہنے کے لئے تحریر فرمادیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل کروں گا

جواب :...... اللھم انا نعوذ بک من الفتن ماظہر منہا و مابطن[1]

مکتوب :...... نیز موجودہ فتنہ روزانہ ترقی پر نظر آرہا ہے ' طلباء بھی اکثر اسٹرائیک میں شریک ہوگئے ہیں اور جو باقی ہیں وہ برابر ٹوٹ کر اس طرف جارہے ہیں۔سخت پریشانی ہے امید ہے کہ جناب کے ارشادات باعث طمانیت ہوں گے۔

جواب :...... مولانا دوسرے کے افعال پر نظر ہی نہ چاہئے۔ القادر بقدرة الغیر لیس بقادر[2] اپنے افعال درست کر کے بے فکر ہو جانا چاہئے۔

مکتوب نمبر ۱۸ مورخہ

مکتوب :...... یہ عریضہ اس وقت اس لئے لکھ رہا ہوں کہ گنگوہ سے جناب حافظ محمد یعقوب صاحب کا خط اس مضمون کا آیا تھا کہ گراموفون اور فوٹوگراف ' کا رواج آج کل گھر گھر ہو رہا ہے اس کے متعلق مفصل فتوی کی ضرورت ہے (انکا خیال ہے کہ اسکو طبع کرا کر تقسیم کریں) اس ضرورت کے لئے احقر نے جناب کا فتاوی امدادیہ دیکھا تو حوادث الفتاوی ص ۶۷ میں اس کے متعلق حضرت نے کافی بحث فرمائی ہے جس کو دیکھ کر اطمینان ہوا' لیکن ایک خلجان باقی رہ گیا کہ حضرت نے گراموفون کو محض ایک آلہ حاکیہ صوت 'مثل دیگر آلات حاکیہ ٹیلیگراف و ٹیلیفون وغیرہ قرار دیکر اس کے سننے سنانے کو اصل محکی عنہ کے تابع فرمایا ہے۔اس میں یہ خلجان ہے کہ عام عرف و عادت اور اس کی وضع و مقصد کے لحاظ سے یہ محض آلہ حاکیہ معلوم نہیں ہوتا' بلکہ منجملہ آلات تلہی و تلعب اور معازف و مزامیر معلوم ہوتا ہے ' عام طور پر زبانوں پر اس کا نام بھی باجا پکارا جاتا ہے ' یہ دوسری بات ہے کہ اس سے حکایت صوت کا کام لیا جاسکے۔سو یہ تو کچھ نہ کچھ دوتار ' ستار وغیرہ میں بھی ہوتا ہے 'گو اتنا صرف نہو۔اور اس وجہ سے ہندی مثل مشہور ہے (تانت باجی 'راگ پایا) بالخصوص

---

[1] اے اللہ میں ہر قسم کے فتنوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں چاہے ظاہر ہوں یا باطن
[2] دوسرے کی قدرت کے سہارے قادر ہونے والا خود قادر نہیں سمجھا جاتا۔

ہارمونیم باجہ میں تو تقریبا صاف آواز پیدا ہو جاتی ہے ۔یہ صحیح ہے کہ یہاں احداث صوت جدید ہے اور وہاں بعینہ ہوائے متکیف کا سماع ۔ لیکن بہر حال ریکارڈ لگانا اور اس پر اس کی سوئی رکھ کر کسی خاص ہوائے متکیف کا حاصل کرنا یہ بھی ایک درجہ میں احداث صوت کہلا سکتا ہے ۔الغرض عرف وعادت اور عام طور پر اس کی وضع واستعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی منجملہ آلات تغنی کے ہے ۔ٹیلیفون کی طرح آلہ حاکیہ نہیں اس لئے اصوات مباحہ بھی اس کے اندر مباح نہونا چاہئیں ۔اور یہ خیال ہوتا ہے (واللہ اعلم بالصواب) کہ عام آالات تغنی اور گرامو فون میں وہی فرق ہے کہ جو عام آلات تصویر کشی اور فوٹو گراف میں' کیونکہ تصویر کشی میں عام طور پر مصور ایک حسب دلخواہ صورت کا احداث اپنی طرف سے کرتا ہے اور فوٹو گراف ایک محکی عنہ کے تابع ہوتا ہے اور اس کے عکس کو جو غیر قائم تھا مصالحہ کے ذریعہ سے پائیدار بنا دیتا ہے لیکن عکس کو پائیدار بنانے ہی کا نام تصویر کشی رکھا جاتا ہے اور فوٹو گراف اور قدیم طرز کی مصوری کو برابر ناجائز قرار دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ عکس جس وقت تک عکس تھا جائز تھا اور جب بذریعہ فوٹو اسکو قائم کیا گیا تو اب بھی عکس تصویر کہلائے گا ۔اسی طرح ایک جائز کلام جب تک اپنی اصلی صورت میں تھا وہ ایک کلام تھا کہ حسنہ حسن و قبیحہ قبیح' لیکن جب اس آلہ کے ذریعہ اسکو قائم کر کے اعادہ کیا گیا تو یہی ایک تغنی وتلعب ہے ۔امید کہ جواب باصواب سے مطمئن فرمایا جائے گا۔

جواب :...... مشفقم زاد اللہ تعالیٰ کمالاتہم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ

الجواب شبہ کے منشاء کے قابل توجہ ہونے سے دل خوش ہوا اس لئے توجہ کر کے مقام کی توضیح کرتا ہوں ۔میں نے اپنی تقریر میں اباحت حکایت پر صرف اباحت محکی عنہ سے استدلال نہیں کیا بلکہ اس میں ایک قید بھی ہے جو غایت شہرت کے سبب محتاج تصریح نہیں' وہ قید یہ ہے کہ اس حکایت سے نہی وارد نہ کی گئی ہو اس سے شبہ کا جواب حاصل ہو گیا ۔کیونکہ حکایت صورت حیوانیہ (یعنی تصویر) سے نہی وارد ہے' اسی طرح حکایت صوت بواسطہ آلات معازف و مزامیر منہی عنہ ہے فافترق المقیس و المقیس علیہ ورنہ مطلق حکایت صورت تو آئینہ اور پانی میں بھی ہے 'اور حکایت صوت گنبد کی صداایں بھی ہے اور اس میں حرمت نہیں' اگر شبہ کیا جائے کہ فوٹو گراف میں بھی حکایت صوت بذریعہ آلات لہو محرم ہے تو وہ بھی منہی عنہ ہوئی ۔اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ غیر مسلم ہے اس لئے کہ ملاہی محرمہ وہ ہیں جہاں خود ان ملاہی کی صوت مخصوصہ مقصود ہو گو اس میں کوئی خاص لہجہ بھی منضم کر لیا جاوے جیسا ہارمونیم میں ایسا انضمام ہو جاتا ہے اور گرامو فون میں خود اس آلہ کی صوت مخصوصہ مقصود نہیں بلکہ مقصود اصلی صوت محکی عنہ ہے جس کا اس آلہ کے ذریعہ سے محفوظ کر کے اعادہ کیا جاتا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ گرامو فون میں جو صوت بند کر کے

پیدا کی جاتی ہے اگر اصل محکی عنہ پر قدرت ہو جائے تو پھر اس آلہ کی طرف اس وقت التفات بھی نہ کیا جاوے۔ بخلاف ہارمونیم وغیرہ کے ایسے وقت بھی اس سے قطع نظر نہیں کی جاتی اور رازاسکا یہ ہے کہ گراموفون کی خصوصیت نے اس صوت میں خط نہیں بڑھایا لہٰذا اصل کے ہوتے ہوتے اس کا قصد نہیں کیا جاتا۔اور ہارمونیم کی خصوصیت کو حظ خاص میں دخل ہے جو سادہ استماع میں مفقود ہے اس لئے اصل کے ہوتے ہوئے بھی اس کا قصد کیا جاتا ہے' اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ یہ ان ملاہی میں سے نہیں جن کی صوت بخصوصہا مقصود ہوتی ہے اور حرمت ایسے ہی ملاہی کے ساتھ مخصوص ہے کما ذکر ------ رہا یہ شبہ کہ اسکو عرف میں باجا کہتے ہیں اول تو اطلاقات عرفیہ سے حقائق و احکام شرعیہ پر استدلال نہیں ہو سکتا پھر ممکن ہے کہ باعتبار اکثریت استعمال فی اللہ کے اس کو باجا کہا جاتا ہو۔پس اسکو حرمت مطلقہ میں کوئی دخل نہیں۔اگر یہ کہا جاوے کہ علاوہ اطلاق عرفی کے خود واضع کا قصد بھی اس سے تلہی ہے' جواب یہ ہے کہ اس میں واضع کا قصد موثر نہیں بلکہ مستعمل کے قصد کا اعتبار ہے۔غور فرمایا جاوے اگر صوت طبل سحور یا طبل غزاۃ جن کو فقہاء نے جائز کہا ہے واضع نے بقصد تلہی بنایا ہو مگر استعمال کرنے والا بقصد صحیح اس سے کام لے تو کیا اسکو محض بناء بر نیت واضع ناجائز کہا جا سکتا ہے؟ اگر کہا جائے کہ اگر استعمال کرنے والا کا قصد بھی تلہی کا ہو مگر خاص ان ہی ریکارڈوں کا استعمال کرے جن میں اصواۃ مباحہ محفوظ ہیں تو کیا اب بھی حرمت کا حکم نہ ہو گا حالانکہ قصد تلہی کا ہے جواب یہ ہے کہ ہر تلہی حرام نہیں ہوتی۔ حدیث میں لہو میں سے تین چیزوں کا جواز کے لئے استثناء فرمایا گیا ہے۔اور اصل استثناء میں اتصال ہے الابدلیل، ولا دلیل - اس سے معلوم ہوا کہ جن تلہی میں کوئی مفسدہ ہو وہ حرام ہے اور جس میں کوئی غرض صحیح ہو کمافی الثلثة المذکورۃ وہ محمود و مطلوب ہے اور جس میں نہ کوئی مفسدہ ہو نہ غرض صحیح ہو وہ عبث اور خلاف اولی ہے۔پس حکایت صوت مباح میں کوئی مفسدہ تو ہے نہیں ورنہ وہ صوت مباح ہی نہ ہوتی۔اب دو احتمال رہ گئے' اگر غرض صحیح ہے جیسے کسی محقق عالم بعید المکان کا وعظ بند ہو اس کی حکایت محمود ہو گی اور اگر غرض صحیح نہیں تو عبث اور خلاف اولی ہے۔اخیر میں ایک ضروری تنبیہہ کلی بھی معروض ہے وہ یہ ہے کہ یہ تفصیل مذکور خلو عن العوارض کی حالت میں ہے ورنہ اگر کوئی عارض موجب و منع پایا جاوے جب مباح کی اجازت مفضی ہو جائے ابتلاء فی المحرم کی طرف تو اس صورت میں قبیح لغیرہ میں داخل ہو کر واجب المنع ہو جاوے گا

ایک دوسری تنبیہہ جزئی بھی واجب الذکر ہے جس کو احقر نے ۷ جمادی الاخری ۴۶ھ کے فتوی میں ذکر کیا ہے وہ یہ کہ قرآن (بقصد تلہی) سننا اس میں س لئے حرام ہے کہ طاعت کو آلہ تلہی بنانا حرام ہے اور اگر تلہی مقصود نہ ہو تب بھی تشبہ ہے اہل تلہی کے ساتھ لہٰذا

اجازت نہ ہوگی جیسے مائدہ پر ظروف شربت کو بہ حیثیت ظروف خمر رکھنے کو فقہاء نے حرام فرمایا ہے۔

اس جواب میں بھی اگر کوئی مقام قابل کلام ہو بے تکلف لکھیں سمجھ کی باتوں سے دل خوش ہوتا ہے خصوص جب طرز خطاب ماشاء اللہ مہذب ہو۔ زادکم اللہ ادبا

کتبہ اشرف علی، ۵ شعبان ۱۳۴۶ھ

مکتوب ۱۹

رمضان ۴۶ھ

مکتوب:...... گراموفون کے متعلق حضرت کا نہایت کافی و شافی مفصل والا نامہ باعث شفاء صدر و اعزاز ہوا، لیکن ایک دو جگہ کچھ خلجان باقی رہ گیا ہے۔ حضرت کی عنایات کی وجہ سے عرض کرتا ہوں۔

جواب:...... عنایت کی کیا بات ہے یہ تو دین کی خدمت ہے، خدمت لینے والے کا میں خود ممنون ہوتا ہوں، خصوص جبکہ مقصود تحقیق ہی ہو کما رزقتم۔

تحریر خلجان از احقر محمد شفیع:......

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ گراموفون کے متعلق حضرت والا کی مفصل تحریر دیکھ کر اصل مسئلہ میں تقریباً شفاء ہوگئی اور یہ سمجھ میں آگیا کہ حرمت کی کوئی وجہ نہیں، لیکن تھوڑا سا خلجان اس فرق میں باقی رہ گیا ہے جو حضرت نے جملہ معازف و مزامیر اور گراموفون کے درمیان بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ کہ گراموفون کی صوت بھی بخصوصہ مقصود معلوم ہوتی ہے (کمافی سائر المعازف) اس کی صوت میں ایک قسم کی گونج پیدا ہو کر بہ نسبت سادہ استماع کے ایک حظ کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ بہت سے وہ آدمی کہ جن کے سامنے اگر اصل صوت اپنی اصلیت پر پیش کی جاتی تو وہ اس پر کان نہ لگاتے اور اس آلہ میں بند ہونے کے بعد نہایت شوق و ذوق سے سنتے ہیں البتہ ناچ رنگ وغیرہ میں اصل محکی عنہ پر قدرت ہونے کی صورت میں اس آلہ کی طرف توجہ نہیں رہتی جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہاں حظ صوت کے ساتھ دوسرے حظوظ نفس بھی جمع ہوجاتے ہیں، ناچ رنگ اور گانے بجانے کے سوا اور چیزوں کے متعلق عام حالات پر نظر ڈالتے ہوئے یہی خیال ہوتا ہے (واللہ ورسولہ ونوابہ اعلم) کہ اگر ایک طرف اصل وعظ ہوتا ہو اور دوسری طرف گراموفون میں اسی وعظ کی حکایت ہو تو بہت سے آدمی اسکی طرف جھک پڑیں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اس کی صوت مخصوصہ مقصود ہے (مثل سائر الملاہی و المعازف)

(۲)

آخر میں تنبیہ جزئی کے تحت میں جو حضرت نے ارقام فرمایا ہے کہ (اگر تلہی مقصود نہ ہو تب

بھی تشبہ ہے اہل تلہی کے ساتھ لہٰذا اجازت نہو گی) اس کا مقتضی بھی عموم منع معلوم ہوتا ہے کیونکہ مواعظ اور ان کے امثال جو مطلوب فی الدین ہیں ان کے ساتھ یہی تلہی اور تشبہ باھل التلہی منع کرنے کے قابل ہیں اگر چہ تلہی بالقرآن کی حد تک نہ پہنچیں۔اس لئے اگر کوئی شخص غرض صحیح کے ساتھ بھی سنتا ہو تب بھی یہ تشبہ مانع جواز ہو گا۔

(۳)

تنبیہہ کلی کے تحت جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مقتضی بھی حالات و واقعات کو دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے استماع سے مطلقاً منع کیا جائے' کیونکہ اس کی خاص صورت کی اجازت سے ابتلاء فی المحرم کا عام طور پر قوی اندیشہ ہے جیسا کہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام میں تفصیلات وتدقیقات محفوظ نہیں رہتیں۔

الحاصل

اول تو خود اس آلہ کو معازف و مزامیر کے ساتھ ایک گونہ مشارکت ہے جو اصل عدم جواز کا سبب بن سکتا ہے دوسرے اگر اس سے بھی قطع نظر کی جائے اور فی نفسہ اس میں حکایت صوت کو مباح قرار دیا جائے تب بھی خارجی عوارض مثل اندیشہ ابتلاء فی المحرم اس کی ممانعت کے مقتضی ہیں' تیسرے اگر بلا غرض صحیح سنتا ہے تو اس کا عیب اور خلاف اولی ہونا مسلم ہی ہے اور اگر غرض صحیح سے سنتا ہے یعنی ایسی چیز سنتا ہے جو مطلوب فی الدین ہے تو اس صورت میں قصد تلہی یا تشبہ باھل التلہی اس کے لئے مانع ہو گا۔ و اللہ اعلم وعلمہ اتم و احکم

یہ چند معروضات اعتماداعلی العنایات السنیہ پیش کر دیتے ہیں' ورنہ جرات نہ ہوتی تھی '

کرمہائے تو مارا کرد گستاخ

الجواب :...... بعض طبائع کے اعتبار سے قصد صوت مخصوصہ کا انکار نہیں ہو سکتا مگر اس کے عموم کا دعوی بھی مشکل ہے۔بعض طبائع یقیناً ایسی ثابت ہوں گی کہ اگر اصل میں کوئی خط بھی نہ ہو تب بھی محض گونج کے سبب تبع کی طرف التفات نہ کریں۔اور طبل سحور میں بعض کے قصد تلہی سے حکم کی تعمیم مشکل ہے اور اس قصد کی اکثریت و اقلیت کا مدار اجتہاد پر ہے لہٰذا اطلاق منع و تفصیل فی المنع مفتی کی رائے پر ہے۔

اس کے علاوہ ایک امارت مقصودیت اصل کی اور ذہن میں آئی اور وہ امارت قریب قریب سب کے اعتبار سے عام ہے وہ یہ کہ اس آلہ کے مختلف پلیٹوں میں مختلف اصوات بند ہوتی ہیں اور ان میں سے کسی کو کوئی مطلوب ہوتی ہے کسی کو کوئی۔اور یہ تفاوت اصل ہی کے تابع ہے ورنہ ملاہی کے نغمات و اطان سب متقارب ہوتے ہیں۔

اور یہ سب حکم فی نفسہ میں کلام ہے' باقی افضاء الی المحرم یا تشبہ باھل التلھی کے موثر

فی المنع ہونے میں کلام نہیں لیکن ایسے مفاسد عارضہ اور ضرورت میں اگر تعارض ہو' مفاسد کے انسداد کے ساتھ تحصیل ضرورت کا انتظام کر لینے کی صورت میں کیا حکم ہو گا اس کو قواعد سے دیکھ لیا جاوے مثلاً اگر کسی ایسے آلہ میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ کسی نے بلا اطلاع حضرت کے بند کر لیا ہوتا' اور کوئی شخص اس کی تبلیغ عام کے لئے خلوت میں اس کی نقل حاصل کر کے پھر کتابت میں ضبط کر کے اسکو تقریراً یا طباعتاً شائع کر دیتا تو اس خاص مستمع فی الخلوت کے لئے کیا حکم ہو گا یہ قابل تحقیق ہے۔ بخلاف القرآن لعدم ھذہ الضرورۃ فیہ —ثم لنا ان نتسع فی الکلام ونقول ان قبح الملاھی لو کان لعینہا لما ارتفع عن طبل السحور والغزو وجرس الساعۃ لاسیما فی المساجد فاذن ھو لغیرھا فلینظر ان ھذا الغیر ما ھو، وھل ھو متحقق فی ھذا الالۃ اذا لم تکن حاکیۃ عن الصوت الغیر المشروع، وھذا لم اذکرہ فیما کتبت من قبل حذرا عن غلط بعض العامہ فالان ذکرتہ بلسان الخاصہ لینظر وافیہ – ویتاید کون ھذا القبح للغیر بما فی الدر المختار قبیل فصل اللبس من کتاب الحظر والاباحۃ ونصہ: «

" ومن ذلک (ای من الملاہی) ضرب النوبۃ للتفاخر فلو للتنبیہ فلا باس بہ کما اذا ضرب فی ثلثۃ اوقات لتنذکیر ثلاث نفخات الصور لمناسبۃ بینہما فبعد العصر للاشارۃ الی نفخۃ الفزع، وبعد العشاء الی نفخۃ الموت، وبعد نصف اللیل الی نفخۃ البعث وتمامہ فیما علقتہ علی الملتقی" – وفی رد المختار تحت قولہ فبعد العصر الخ ما نصہ: « "اقول وھذا یفید ان آلۃ اللہو لیست محرمۃ لعینہا بل بقصد اللہو منہا امامن سامعہا او من المشتغل بہا، وبہ تشعر الاضافۃ الاتری ان ضرب تلک الالۃ بعینہا حل تارۃ وحرم اخری باختلاف النیۃ، والامور بمقاصدھا، وفیہ دلیل لسادا تنا الصوفیۃ الذین یقصدون بسمعہا امورا ھم اعلم بہا فلا یبادر المعترض بالانکار کی لایحرم برکتہم فانہم السادۃ الاخیار الخ" – وفیہ علی قولہ (وتمامہ الخ) حیث قال بعد عزوہ مامر الی ملاعب للامام البزدوی رحمۃ اللہ علیہ وینبغی ان یکون بوق الحمام یجوز کضرب النوبۃ، وعن الحسن رحمۃ اللہ علیہ لاباس بالدف فی العرس لیشتہر، وفی السراجیۃ ھذا اذا لم یکن لہ جلاجل ولم یضرب علی ہیئۃ التضرب اھ اقول وینبغی ان یکون طبل السحر فی رمضان لایقاظ النائمین للسحور کبوق الحمام، تامل اھ" نعم لو منع منہ سد اللذرائع کان احوط واصون لدین العامۃ لکن مع ھذا لاسبیل لاحد علی احد الی المواخذۃ علی ترک الاحوط والی اساءۃ الظن بہ – واللہ اعلم کتبہ اشرف علی ٦ / رمضان ١٣٤٦ھ –

مکتوب نمبر ۲ — مورخہ ۱۰ رمضان ۱۳۴۶ھ

مکتوب: ...... بعد آداب واجبہ گزارش ہے کہ والا نامہ سامی صادر ہو کر باعث شفا کے

صدر رہوا۔ الحمدللہ کہ مسئلہ زیر بحث میں بجمیع تفاصیلہا شفاء کلی ہوگئی 'فلکم المنة و الشکر

شکر فیض تو چمن چوں کند اے ابر بہار
کہ اگر خار وگر گل ہمہ پروردہ تست[1]

جواب : ...... مشفقی زاداللہ تعالیٰ کمالاتہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

اے وقت تو خوش کہ وقت ماخوش کردی[2]

مکتوب نمبر ۲۱

مورخہ ۳ رمضان ۱۳۴۶ھ

مکتوب : ...... اب یہ ارادہ کیا کہ اگر حضرت اجازت عطا فرمائیں تو آخر عشرہ خدمت اقدس میں گذاروں'

جواب : ...... اگر کوئی کلفت نہ ہو' خوشی سے اجازت ہے 'لیکن رمضان المبارک میں کھانے کا انتظام گھر جیسا نہیں ہوتا 'اب جو سمجھ میں آوے

خواب : ...... تقریباً پندرہ روز گذرتے ہیں کہ احقر نے خواب میں دیکھا کہ میں آخر شب میں اٹھا ہوں' آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو جانب شمال میں آسمان پر یا آسمان کے نیچے فضاء میں (اسمیں شبہ ہے) نہایت خوشخط اور جلی قلم سے نور کی روشنائی سے ایک سطر میں یہ عبارت لکھی ہے : ...... محمد شفیع عفا اللہ عنہ ۔اس سے پہلے بھی کوئی لفظ جیسے مولوی یا اس کے مثل تھا جو مجھے یاد نہیں رہا اور بعد میں بھی دو لفظ کچھ اور تھے وہ بھی یاد نہیں رہے 'امید ہے کہ تعبیر سے مشرف فرمایا جائے گا۔

تعبیر : ...... مبارک ہو انشاء اللہ تعالیٰ بشارت عفو ظاہر ہے۔

مکتوب نمبر ۲۲

مورخہ.........

مکتوب : ...... یہ ناکارہ خادم حضرت والا سے رخصت ہوکر دیوبند پہنچا اور پھر ان ہی ہموم و مشاغل میں گرفتار ہوگیا جن سے تھانہ بھون کے قیام میں نجات مل کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جنت میں ہوں مگر حضرت کی دعا سے ہر مشکل سہل ہوجانے کی توقع ہے۔

جواب : ...... السلام علیکم و رحمۃ اللہ 'اے غائب از نظر بخدا می سپارمت[3]

دل سے دعا میں مشغول ہوں کہ ہر حالت محمود و موافق ہو۔ والسلام اشرف علی

---

[1] اے ابر بہار چمن تیرے فیض کا شکر کیسے ادا کرسکتا ہے پھول ہوں یا کانٹے سب تیرے پروردہ ہیں۔

[2] آپ کا وقت اچھا گذرے کہ آپ نے ہمارا وقت اچھا گذارا

[3] اے نظروں سے غائب میں تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں

مکتوب نمبر ۲۳ — مورخہ ۲ رمضان ۱۳۴۷ھ

مکتوب :...... گذارش یہ ہے، کہ حضرت کی توجہ کی برکت سے بفضلہ تعالیٰ اب ذکر میں اور خلوت میں دل لگتا ہے ہروقت قلب کا یہی تقاضا رہتا ہے کہ کہیں علیحدہ بیٹھوں اور ذکر کروں نماز میں بھی الحمدللہ خطرات بہت کم ہوگئے' ذکر سے اٹھنے کے بعد تو بالکل یہی جی چاہتا ہے کہ کسی سے نہ ملوں نہ کلام کروں' حضرت کی مجلس میں بھی یہی جی چاہتا ہے کہ چپ چاپ ہمہ تن گوش بنکر بیٹھا رہوں۔ عقلی ضرورت سمجھ کر ملفوظات لکھتا ہوں مگر طبیعت اس میں بھی لگتی نہیں وما ذلک الاببرکة ہمتکم السامیة صدقہ اس ساقی کے جس نے درد پیدا کر دیا۔ حضرت کی محبت روز بروز الحمدللہ بڑھ رہی ہے۔ زادھا اللہ تعالی زیادات لا تتناھی ذکر کے بعد جو حب خلوت کا ایک اثر ہوتا ہے جب تھوڑی دیر تک کسی کلام یا کام میں مبتلا ہوتا ہوں وہ اثر باقی نہیں رہتا مگر تھوڑی سی توجہ ذکر کی طرف کرنے سے پھر عود کر آتا ہے۔

جواب :...... سب خیر ہے مبارک ہو' دعائے برکت کرتا ہوں۔

مکتوب نمبر ۲۴ — مورخہ ۷ رمضان ۱۳۴۷ھ

مکتوب :...... ارباب احوال اپنے حالات لکھتے اور حضرت کے ارشادات سنیہ سے مالا مال ہوتے ہیں 'میں سوچتا ہوں کہ حال بے حالی کیا لکھوں کہ یہاں تہی دستی اور بے حسی کے سوا کیا رکھا ہے۔ البتہ جس وقت اس دوکان معرفت پر حاضر ہوا ہوں تو اپنے حسب حال یہ اشعار زبان پر آئے تھے۔

چوں بدکان معرفت آئی
اے تہی دست از نقود عمل
وی گرفتار آزو حرص و ہوی
صد ہزاروں عیوب زیر بغل
تاچہ خواہی خریدن اے مغرور
روز درماندگی بسم و غل 'لے

لیکن حضرت کی عنایات بے غایت نے بتلادیا کہ اس بازار کا نقد یہی ہے

لے اے ایسے شخص جو نیک اعمال کی نقدی سے خالی ہاتھ ہے اور حرص و خواہشات نفس میں گرفتار اور ہزاروں عیوب پہلو میں لئے ہوئے ہیں۔ اے بے وقوف تو اس بیچارگی کے دن دوکان معرفت پر پہنچ کر کھوٹی چاندی سے کیا خرید سکے گا؟

اور اب تو اکثر یہ شعر پڑھا کرتا ہوں

دلے دارم جواہر خانہ عشق است تحویلش
کہ دارد زیر گردوں میر سامانے کہ من دارم[1]

بس یہی ایک حال ہے جس سے دنیاو آخرت میں فلاح کی توقع ہے۔ جس روز حضرت کے اس مکان میں منتقل ہوا اسی شب خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت خانقاہ سے اٹھے ہیں اور حضرت کے ساتھ یہ ناکارہ اور ایک کوئی اور صاحب ہیں۔ جنگل کی طرف نکلے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شکار کے لئے جاتے ہیں' حضرت کے ہاتھ میں ایک کمان ہے ایک درخت کے نیچے پہنچے وہاں چھوٹے چھوٹے پرندے بیٹھے ہیں' خیال ہوتا ہے کہ حضرت ان کا شکار فرمائیں گے' اس کے بعد حضرت کچھ دوڑکر (جیسے اکثر شکار میں پیش آتا ہے) ایک گھوڑے کے تانگہ پر سوار ہوگئے' احقر اور دوسرے صاحب بھی تانگہ میں ساتھ ہیں اسی طرح پرسوں بعد نماز صبح بیٹھا ہوا تھا کہ بین النوم والیقظہ یہ دیکھتا ہوں کہ حضرت کا مکان نہایت رفیع و عالی شان عمارت ہے اور اس کے نیچے زیر سایہ ہی احقر کا مکان ہے۔

جواب :...... ماشاء اللہ تمام احوال نیک فال ہیں اللھم زد فزد

مکتوب :...... آخر شب میں نوافل پڑھتے ہوئے جہاں کہیں قرآن کریم میں اس قسم کا مضمون آتا ہے ھذہ تذکرۃ فمن شاء ذکرہ[2] تو بے ساختہ یہ کہنے کو جی چاہتا ہے اللھم لا نشاء الا ان تشاء[3] اسی طرح دوسرے مواقع ترغیب و ترھیب میں دعا کرنے کو جی چاہتا ہے ایسی حالت میں دل دل میں دعا کی جائے یا لفظ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تحقیق :...... جس کا تقاضا ہو۔

مکتوب نمبر ۲۵

مورخہ ۹ رمضان ۱۳۴۷ھ

مکتوب :...... گذارش یہ ہے کہ ناکارہ فطری طور پر بہت سے علائق دنیویہ میں ایسا مبتلا تھا کہ ہمیشہ وہی محیط قلب و دماغ رہا کرتے تھے' اہل و عیال اور والدین اور وطن و احباب وطن کے تعلقات کا اس قدر غلبہ تھا کہ تین دن سفر میں گزارنا قیامت ہوتا تھا اب حضرت

---

[1] اپنے پہلو میں وہ دل رکھتا ہوں جس کی تحویل میں جواہر خانہ عشق ہے' آسمان تلے ایسا کون ہوگا جو میری جیسی دولت رکھتا ہو۔

[2] یہ نصیحت ہے جو چاہے اس نصیحت کو یاد کرلے

[3] اے اللہ آپ کے چاہے بغیر ہمارے چاہنے کی کیا حقیقت ہے؟

کے توجہ و عنایت کے طفیل سے الحمدللہ قلب ان سب علائق سے فارغ نظر آتا ہے، محبت معتدل بقدر ادائیگی حقوق موجود ہے۔ لیکن ایک تعلق ابھی تک قلب کے لئے باعث تشویش ہے وہ یہ کہ احقر کے متعلق ایک مختصر سا تجارتی کتب خانہ بشرکت مولانا سید اصغر حسین صاحب مدظلہ ہے مگر کاروبار کی ذمہ داری سب میرے متعلق ہے اگرچہ کام ایک ملازم کرتا ہے، اس کے متشتت اور مختلف کام اکثر قلب و دماغ پر ہجوم کئے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ نماز میں بھی۔اتنا فرق تو اس میں بھی ہے کہ پہلے اس کے خیالات و وساوس سے ایک حظ ہوتا تھا اور اب تکلیف محسوس ہوتی ہے مگر دفع نہیں ہوتے۔ان خیالات میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں جن کی تجارت کے لئے ضرورت ہوتی ہے اور بعض محض وساوس اور بے ضرورت خیالات ہوتے ہیں بالخصوص جب کبھی کچھ قرض ہوجاتا ہے یا کوئی معاملہ الجھتا ہے تو اس کی اور زیادتی ہوتی ہے پرسوں سے گھر کے آئے ہوئے چند خطوط کی بناء پر یہی صورت درپیش ہے۔قرض کے تقاضا کے چند خطوط پہنچے۔جن کی وجہ سے تشویش ہوئی اب گزارش یہ ہے کہ

(۱) اس تشویش کی وجہ سے کبھی کبھی خیال ہوتا ہے کہ اس تجارت ہی کو چھوڑ دوں لیکن میری تنخواہ معاش کے لئے کافی نہیں (یعنی جس طرح اب گزر کرتے ہیں اس طرح کافی نہیں اگر مصارف میں کچھ تنگی کی جائے تو ہوسکتی ہے) اس کے متعلق حضرت کا جو ارشاد ہو اس پر عمل کروں۔

تحقیق :...... چھوڑنا مناسب نہیں اور جس تعلق سے الجھن ہو وہ زیادہ مضر نہیں اگر کسی قدر انضباط کام کا ممکن ہو تو مصلحت ہے اور عارضی تشویش انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی رفع ہوجائے گی۔

مکتوب نمبر ۲۶

مورخہ ۱۵ رمضان ۱۳۴۷ھ

خواب :...... نیز خواب میں ہمیشہ اپنے آپ کو حضرت والا کے ساتھ دیکھتا ہوں۔کل دیکھا کہ حضرت احقر کے مکان میں ہیں اور کچھ ضعیف سے ہیں استنجا کے لئے جانا چاہتے ہیں کہ دفعتاً ایک غشی سے طاری ہوئی جس کے متعلق مجھے اس وقت یہ یقین نہیں کہ یہ کوئی حالت باطن ہے یا کسی مرض کے سبب سے ہے۔میں نے یہ حالت دیکھی تو بیساختہ میری زبان سے آہ نکل گئی اور رونے لگا اور پھر حضرت کو اپنے سینے سے لگا کر اٹھا اور جائے قیام پر لے آیا۔یہ عجیب ہے کہ اس اٹھانے اور لانے میں ذرا ثقل مجھے معلوم نہیں ہوا پھر دیکھتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ حضرت صحن کی طرف آئے اور بالکل تندرست ہیں کوئی مضمون شائع کرنے کے لئے دے رہے ہیں۔

جواب :...... مبارک خواب ہے خصوصیات سے قطع نظر خود معیت کا مشاہدہ فال نیک ہے۔

خواب :...... نیز تین چار روز ہوئے احقر کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت والا تینوں حضرات ہمارے مکان میں جمع ہیں اور کچھ مشورہ فرمارہے ہیں۔

جواب :...... انکو مبارک باد دیجئے اس کی تعبیر کا کیا پوچھنا

مکتوب :...... وہ تشویش جو قرض اور معاملات تجارت کے متعلق قلب میں تھی الحمدللہ اب ایک گونہ رفع ہوگئی۔

جواب :...... اللہ تعالیٰ بقیہ کو بھی رفع فرماوے۔

مکتوب نمبر ۲۷

مورخہ ۱۹ رمضان ۱۳۴۷ھ

مکتوب :...... اپنا حال بے حالی تو اس قابل نہ تھا کہ پیش کیا جائے لیکن حضرت کی عنایات و توجہات کے چند ثمرات ہیں جن کو عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے چند روز تک کسل کا غلبہ رہنے کے بعد پرسوں سے الحمدللہ کہ شوق و رغبت میں اضافہ ہوا۔ شب میں امداد المشتاق کا مطالعہ کرتے ہوئے سو گیا تھا۔ صبح کو طلوع آفتاب کے بعد جب پھر سویا تو قبلہ عالم شیخ العرب والعجم حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ کی زیارت سے مشرف ہوا زیادہ تفصیل یاد نہیں رہی لیکن اتنا یاد ہے کہ حضرت غیر معمولی عنایت کے ساتھ اس ناکارہ و آوارہ کی طرف متوجہ ہیں اور ایسا بے تکلف خطاب فرمارہے ہیں جیسے کسی قدیم خادم کے ساتھ ہوتا ہے اس دوران میں یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑے حضرت، حضرت والا کے لباس میں ہیں احقر جبکہ مکہ معظمہ میں حضرت کے مزار اقدس پر حاضر ہوا تو غیر عادی طور پر ایک عجیب کشش معلوم ہوتی تھی پھر منی کو جاتے اور آتے ہوئے میں غفلت کے ساتھ گزر رہا تھا کہ دفعتاً قلب کی توجہ مزار اقدس کی طرف ہوگئی جو اس وقت محاذات میں تھا۔ کل جس وقت خواب میں حضرت موصوف کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اس وقت سے برابر قلب، میں ایک عجیب سرور اور شوق ذکر محسوس کرتا ہوں ایک قسم کی حرارت بھی معلوم ہوتی ہے کبھی کبھی گریہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے مگر خفیف۔ نیز اب تو ہر وقت یہ دل چاہتا ہے کہ بیٹھا ہوا حضرت کو دیکھا کروں۔

جواب :...... مبارک، مبارک

مکتوب نمبر ۲۸

مورخہ ۲۱ رمضان ۱۳۴۷ھ

مکتوب :...... کل آخر میں شب میں کچھ کسل غالب تھا لالٹین روشن کرنے کے بعد پھر لیٹ

گیا تو دفعتاً دیکھتا ہوں کہ حضرت والا کسی دوسرے شخص کو کوئی تنبیہہ فرمارہے ہیں کہ کام نہیں کرتے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مجھے بھی سنانا منظور ہے یہ دیکھتے ہی گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور سارا کسل و غفلت کافور ہو گیا وللہ الحمد، بندہ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است[1]

تحقیق :...... مبارک ہو۔

مکتوب :...... آج عشاء کے وقت اہلیہ کے مکان میں تنہا ہونے کی وجہ اس انتظام میں دیر لگی کہ محلّہ میں سے کسی عورت کو یہاں بلالیا جائے جماعت عشاء میں سے صرف قعدہ اخیرہ ملا اور پھر انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے تراویح بھی گھر میں پڑھنا پڑی جس سے سخت رنج ہوا۔

جواب :...... اس رنج میں بھی حکمت ہے۔طالبین کے اس سے درجے بڑھتے ہیں

مکتوب :...... آخر شب میں اٹھا تو گریہ طاری تھا، نوافل پڑھنا بھی دشوار ہو گیا

جواب :...... یہ بھی منجملہ اس کی حکمتوں کے ہے۔

مکتوب :...... احقر کا خیال مدت سے یہ تھا کہ اس وقت ایک اربعین[2] خدمت اقدس میں گزارے اور اسی لئے قبل رمضان المبارک اس کی کوشش بھی کی کہ کسی طرح ۱۹ یا ۲۰ تاریخ شعبان تک پہنچ جائے لیکن کامیاب نہ ہوا۔بالاخر ۲۱ شعبان کو پہنچا اب والدہ صاحبہ کا تقاضہ ہے کہ عید دیوبند کر، مجھے یہاں پر صبح و شام کی عید چھوڑ کر جانا ایک تو خود ہی گراں معلوم ہوتا ہے پھر یہ دیکھتا ہوں کہ ۲۹ رمضان المبارک کی شام کو بھی گیا تو یہ دن یہاں پہنچے ہوئے انتالیسواں دن ہے اگرچہ گھر سے نکلے ہوئے چالیسواں ہو جاتا ہے اس لئے بھی دل نہیں چاہتا۔

جواب :...... انشاء اللہ اس میں بھی اربعین کی برکت میسر ہو گی گھر سے نکلنا انتظار الصلوۃ صلوۃ اربعین میں داخل ہے۔

مکتوب :...... لیکن ہر حال میں حضرت کا فیصلہ واجب العمل ہے اس سے مطلع فرمایا جائے۔

جواب :...... والدہ کی خوشی اربعین سے بڑھ کر ہے پھر یہاں تو دونوں جمع ہو گئے کما ذکر۔

مکتوب نمبر ۲۹

مورخہ ۲۳ رمضان ۷۰ھ

درخواست :...... ایک درخواست مدت سے مرکوز خاطر ہے، مگر عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی اب احقر کی مدت قیام بہت قلیل باقی ہے اس لئے عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں وہ یہ احقر اگرچہ پہلے حضرت مولانا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت ہو چکا ہے لیکن

---

[1] میں اس پیر میخانہ کا غلام ہوں جس کی مہربانی ہمیشہ رہتی ہے۔

[2] ایک چلہ

صرف بیعت کے سوا کوئی تعلیم وغیرہ پانے کا موقع نہیں ملا۔ اب دل چاہتا ہے کہ حضرت سے تجدید بیعت کر لوں۔ اس درخواست کو شرف قبول عطا ہو گا۔
جواب :...... عذر نہیں مگر رمضان میں وقت نہیں۔
تکملہ :...... پھر دوسرے موقع پر اللہ تعالیٰ نے بیعت کا شرف دو مرتبہ عطا فرمایا۔

مکتوب نمبر ۳

مورخہ ۲۸ رمضان ۷۴ھ

مکتوب :...... عالیجا حضرت کے اس ناکارہ غلام کے موجودہ قیام کا یہ آخری دن ہے اپنا حال اس وقت بالکل یہ ہے

میری محرومیوں کی حد نہ رہی
تیرے الطاف بیشمار ہوئے

اپنی شومی اعمال اور غفلت و تکاسل تو ہر وقت ہر قدم پر سد راہ ہیں، البتہ محض حضرت کی عنایات کی برکت سے اس وقت الحمدللہ ہموم دنیا اور علائق دنیویہ سے ایک گونہ یکسوئی محسوس کرتا ہوں۔ طاعات میں دل لگتا ہے اور دنیوی کاروبار بار عظیم معلوم ہوتے ہیں۔
جواب :...... مبارک۔
مکتوب :...... والدین کے اصرار پر گھر جانے کا ارادہ کر لیا مگر جوں جوں وقت قریب آتا ہے حسرت بڑھتی جاتی ہے۔
جواب :...... یہ بھی نافع ہے گر نیست غیبتے ندھد لذتے حضور[1]
مکتوب :...... نماز میں بالخصوص آخر شب میں ایک حظ عجیب ہوتا ہے اور کبھی کبھی گریہ جاری ہوتا ہے جو رکن صلوٰۃ شروع کرتا ہوں اسکو چھوڑنے کو اس وقت تک دل نہیں چاہتا جب تک بدن تھک نہ جائے۔ بالخصوص سجدہ میں زیادہ ٹھہرنے کو دل چاہتا ہے۔
جواب :...... یہ تو بعض دفعہ بڑوں کو بھی نصیب نہیں ہوتا اور کیا چاہئے۔
مکتوب :...... کل بعد نماز صبح تلاوت قرآن کرتے ہوئے دفعتاً آنکھ بند ہوئی اور بین النوم و الیقظہ دیکھا کہ حضرت والا اس ناکارہ کی طرف غایت شفقت سے متوجہ ہیں۔ اسی طرح دوبارہ آنکھ بند ہوئی تو دیکھا کہ حضرت والا بھی تلاوت میں مشغول ہیں اور یہ آیات ذیل نہایت رقت کے لہجہ میں پڑھ رہے ہیں "ایاك نعبد و ایاك نستعین ○ اهدنا الصراط المستقیم" حضرت کی ان عنایات سے ایک گونہ تسلی ہوتی ہے ورنہ اپنے حال سے تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جو دیکھے گا خواہ مخواہ بزرگوں کی صحبت سے بھی غیر معتقد ہو جائے گا کیونکہ

---

[1] اگر دوری نہ ہوتی تو حضوری کی لذت کا کیا احساس ہوتا؟

الا ن کما کان کا مصداق ہے
تحقیق :...... اس کا ایک مادہ تحقیق استقامت بھی ہے خدا تعالیٰ سے یہی امید رکھنا چاہئے

مکتوب نمبرا ۳
مورخہ . . . . شوال ۷۴ھ

مکتوب :...... امسال منجانب مدرسہ احقر کے لئے اسباق ذیل تجویز کئے گئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں دوشنبہ کو شروع ہوں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ شروع کرنے سے پہلے حضرت سے دعا کی درخواست کروں کہ حق تعالیٰ ان اسباق کے کمی اور کیفی حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ان کو احقر کے اعمال ظاہرہ و باطنہ میں مزید ترقی کا باعث فرمادیں۔ نیز طلباء کے لئے بھی باعث برکت ہو۔
جواب :......بہت توجہ سے دعا کر دی 'اللہ تعالیٰ قبول فرماوے'

مکتوب نمبر۲ ۳
مورخہ ۱۳ ذی الحجہ ۷۴ھ

خواب :...... کل شب آخر شب میں جو بیدار ہوا تو ایک خواب دیکھ رہا تھا کہ میں اپنے مکان کی چھت پر ہوں اور وقت بین العشائین کا سا معلوم ہوتا ہے میں نماز عشاء کے لئے اٹھا تو دیکھتا ہوں کہ ہمارے مکان سے مشرق کی جانب میں آسمان پر نہایت جلی قلم سنہری حرفوں میں (یا اللہ) لکھا ہوا ہے 'اس کے قریب دو تختیاں سنہری معلق ہیں جن پر کچھ تحریر لکھی ہے مگر دور سے پڑھی نہیں جاتی اور کچھ اور کلمات تختیوں سے علیحدہ بھی بخط طغری مختلف شکلوں میں لکھے ہوئے ہیں۔میں یہ تماشا دیکھ ہی رہا تھا کہ ان تختیوں میں سے ایک اپنی جگہ سے علیحدہ ہوئی اور میرے پاس مکان کی چھت پر آکر رکھی گئی 'میں دوڑا کہ اٹھاؤں لیکن دل میں یہ یقین ہے کہ اس لوح کا احترام ایسا ہی فرض ہے جیسے قرآن مجید کا اور یہ بھی خیال ہے کہ مجھے اس وقت وضو نہیں اس لئے ایک رومال سے پکڑ کر میں نے اس سنہری لوح کو اٹھایا ۔اول نظر میں چند کلمات نظر پڑے جن میں سے (اللوح المحفوظ) بھی ہیں۔میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ دولت تو حق تعالیٰ نے عطا فرما ہی دی ہے میں اس کو اطمینان سے بعد نماز پڑھوں گا۔تاکہ جماعت عشاء نہ جاتی رہے اس لئے اس لوح کو اپنے نماز کے تخت پر احتیاط سے رکھ کر میں نماز عشاء کو چلا گیا۔پھر آنکھ کھل گئی۔اگر تعبیر بیان فرمادی جائے تو قضا تعجب ہوکر باعث طمانیت ہو گا اور اگر حضرت کے مذاق کے خلاف ہو تو اتباع مذاق حضرت والا سب سے مقدم ہے۔
جواب :...... میرے خیال میں تو یہ قلب ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت کا نقش ثبت کر دیا گیا۔مبارک ہو'

مکتوب نمبر ۳۳ مورخہ ۲۷ ر شعبان ۸۴ھ

مکتوب :...... کئی روز سے بطفیل حضرت والا یہ بات محسوس کر رہا ہوں کہ اپنے عیوب پر نظر ہونے لگی قدم قدم پر جو گناہ اور غیر مرضی افعال صادر ہوتے رہتے ہیں کرنے کے وقت معاً تنبہ ہو جاتا ہے جیسے کوئی بیدار کر دے اور الحمدللہ باز رہتا ہوں۔

جواب :...... مبارک

مکتوب نمبر ۳۴ مورخہ ۲۸ ر شعبان ۸۴ھ

مکتوب :...... احقر اپنے اندر عیوب و امراض محسوس کر رہا ہے ' (نتوان نهفتن درداز طبیبان)[۱] اس لئے دل چاہتا ہے کہ حضرت والا سے بتدریج عرض کر دوں ۔لعل الله یر زقني صلاحاً[۲] ان میں ایک یہ ہے کہ اپنے اندر امراء کی طرف میلان معلوم ہوتا ہے اور جب کوئی بڑا آدمی اپنی طرف ذرا مائل نظر آتا ہے تو مسرت ہوتی ہے یہاں تک تو صرف قلبی مرض تھا بعض اوقات اسکا اثر جوارح پر بھی اس طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ کوئی اچھا کام کرتے ہوئے اگر وہ سامنے ہے تو خواہش ہوتی ہے کہ وہ دیکھ لے اور اس کام کا کچھ اہتمام بڑھ جاتا ہے جو ایک شعبہ "ریا" معلوم ہوتا ہے ۔امید ہے کہ اگر یہ واقعی مرض ہے تو اس کی اصلاح فرمائی جائے گی اور اگر ایسا نہیں تو غلطی پر متنبہ فرمایا جائے گا۔

جواب :...... ایسے وقت اللہ تعالیٰ کی رویت کا اہتمام کے ساتھ استغفار کیا جاوے کہ وہ میرے اس میلان اور رعایت میلان کو دیکھ رہے ہیں اور یہ بڑی غیرت کی بات ہے کہ وہ اس حالت میں مجھ کو دیکھیں اور اگر پوچھنے لگیں تو کیا جواب دوں گا اس سے خود بخود طبیعت ہٹ جاوے گی۔

مکتوب :...... دوسری گذارش یہ ہے کہ احقر نے حضرت والا کی مجلس میں ملفوظات لکھنے شروع کئے لیکن اب یہ محسوس کرتا ہے کہ لکھنے کی طرف توجہ کرنے میں وہ حظ باقی نہیں رہتا جو محض سننے کی طرف توجہ کرنے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے ' اور یہ خیال گذرتا ہے کہ لکھنے سے دوسروں کا فائدہ متصور ہے مگر اپنا ضرر نظر آتا ہے ۔اب مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ میرا خیال غلط ہے یا صحیح اگر صحیح ہے تو احقر کی موجودہ حالت میں اپنے فائدہ کا اہتمام زیادہ مقدم ہے یا دوسروں کے۔

---

[۱] طبیب سے اپنی بیماری نہیں چھپائی جا سکتی
[۲] شاید اللہ تعالیٰ مجھے نیکی نصیب فرمادیں

جواب : ...... حظ مقصود بھی نہیں پھر جب بعد ضبط دوبارہ اسکا مطالعہ ہو گا اس سے زیادہ حظ مل جائے گا۔

مکتوب نمبر ۵۳

مورخہ ۵ رمضان المبارک ۸۴ھ

مکتوب : ...... احقر آجکل تربیت السالک کا مطالعہ کر رہا ہے ' ایک طرف خدام حضرت والا کے عجیب و غریب حالات و ارادات دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اپنے جمود و خمود پر نظر پڑتی ہے تو حسرت ہوتی ہے ' ہرچند کہ یہ حالات مقصود نہیں لیکن امارات مقصود ہونے کی وجہ سے باعث تسکین ہیں اور فقدان کی صورت میں طبعاً تسحر و افسوس ہوتا ہے ' لیکن اس حسرت کو ظاہر کرنے اور حضرت والا کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کیونکہ یہ بالکل یقین ہے ۔

"آنچہ ہست از قامت ناز یب و زشت اندام ماست
ورنہ تشریف تو بربالائے کس کوتاہ نیست [۱]

نیز
ما نداریم مشامے کہ توانست شنید
ورنہ ہردم وزد از گلشن وصلت نفحات [۲]

اور یہ خوف ہوتا ہے کہ اس بیکاری بلکہ سیہ کاری کے ساتھ ان حالات کا انتظار ۔ ترجو النجاۃ و لم تسلك مسالكها [۳] کی فہرست میں داخل ہوتا ہے '

جواب : ...... نصوص سے بڑھ کر کوئی امارت نہیں جب نصوص شاہد ہوں قرب یا حصول مقصود کے تو دوسرے امارات کو جن میں التباس بھی ہو جاتا ہے لیکر کیا کریں گے راستہ یہی ہے جس پر سفر ہو رہا ہے اسی سے سب ہو رہے گا۔

مکتوب : ...... مگر حضرت والا نے سابقہ پرچہ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا کہ (چندے انتظار کیا جائے اگر یہ خمود رفع نہ ہو تو پھر مشورہ دیا جائے گا) اس لئے جرات ہوئی کہ کچھ عرض کر سکوں ۔ تمنا اس کے سوا نہیں کہ نظر ماسوا سے قطع ہو کر ایک محبوب حقیقی کے ساتھ وابستہ ہو جائے ۔ وما ذالك على الله بعزيز [۴] بس گبر کہ از کرم مسلمان کر دی یک گبر دگر

---

[۱] جو کچھ قدو قامت اور اعضاء کی خرابی ہے وہ میری اپنی ہے ورنہ آپ کی کرم فرمائی تو کسی پر بھی کم نہیں ہے

[۲] ہم وہ حواس نہیں رکھتے جو آپ کی خوشبو سونگھ سکیں' ورنہ آپ کے گلشن وصل سے خوشبودار ہوائیں تو دمادم چل رہی ہیں

[۳] کہ نجات تو چاہتے ہو مگر نجات کے راستہ پر نہیں چلتے

[۴] اللہ پر یہ کچھ مشکل نہیں

کنی مسلمان چہ شود؎

تحقیق : ...... میں نے جو چندے انتظار کو کہا تھا مقصود یہی تھا کہ اگر طبیعت حسب خواہش متاثر ہوگئی طبعی سکون ہو جاوے گا ورنہ عقلی سکون کا طریقہ بتلا دیا جاوے گا چنانچہ بتلا دیا کہ راستہ یہی ہے 'الخ نیز گاہے جمود وخمود ہی علاج ہوتا ہے بہت سے امراض کا اور خصوصیت کے ساتھ عجب و دعوے کا۔

مکتوب : ...... آخر میں یہ عرض کرنا ہے کہ تھانہ بھون کی حاضری کے بعد سے بطفیل نظر کیمیا اثر یہ بات غیر معمولی طور پر محسوس کر رہا ہوں کہ اپنی حقیقت کا انکشاف اور اپنے عیوب کا استحضار بڑھ رہا ہے اور اب یہ حال ہے کہ خانقاہ میں داخل ہو کر جس پر نظر ڈالتا ہوں اپنے سے افضل پاتا ہوں اگرچہ یہ یقین ہے کہ یہ محض (تواضع گدا) ہے لیکن جھل مرکب سے نجات ہونا بھی غنیمت معلوم ہوتا ہے '

جواب : ...... صرف غنیمت ہی نہیں بلکہ مستقل نعمت '

مکتوب نمبر ۳۶

مورخہ ۸ رمضان المبارک شنبہ ۸ ۴ھ

مکتوب : ...... یہ ناکارہ بدنام کنندہ چند نکونامے 'اکثر جب اپنا کوئی حال لکھنے بیٹھتا ہے تو نفس پر اعتماد نہیں ہوتا کہ جس حال کو میں اس وقت محسوس کر رہا ہوں یہ واقعی میرا حال ہے یا کسی سنی یا دیکھی ہوئی بات کا تخیل اس لئے ڈرتا ہوں کہ خلاف واقع بیان نہ ہو جائے '

جواب : ...... الحمدللہ بہت مدتوں میں اپنے ایک دوست کی یہ حالت دریافت ہوئی جو بعینہ میری بھی حالت ہے خواہ کیسی ہی ہو مگر میری ساتھ توافق کی ضرور دلیل ہے 'خیر دو تو ایک حالت میں شریک ہوئے۔

مکتوب : ...... اور اسی بنا پر اکثر بہت سے وقتی احوال پیش کرنے میں کھٹک رہتی ہے جب تک کہ اس پر کسی حد تک استمرار نہ ہو۔اب معلوم نہیں کہ میرا یہ طرز عمل صحیح ہے یا غلط۔

جواب : ...... اگر میری بھی یہ حالت نہ ہوتی تو شاید جواب دے سکتا۔اب بجز اس کے کیا کہوں کہ اس کو میری سی حالت سمجھ کر صحیح سمجھئے اور میں آپ کی سی حالت سمجھ کر صحیح سمجھوں۔ اگر صحیح بھی نہ ہو اے اللہ اسکو صحیح کر دیجئے۔

مکتوب : ...... آخر شب کے نوافل میں الحمدللہ اکثر شوق و رغبت اور سکون و طمانیت نصیب ہوتا ہے 'اور بعض اوقات کیفیت گریہ حالت اضطرار کو پہنچ جاتی تھی 'لیکن چونکہ یہ حالت

؎ کتنے ہی آتش پرستوں کو آپ نے اپنے کرم سے مسلمان بنادیا ایک اور کو آپ مسلمان بنادیں تو کیا فرق پڑتا ہے؟

مستمر نہ رہتی اس لئے میں اسکو خمود ہی سے تعبیر کرتا تھا۔ آج دفعتا خیال ہوا کہ مبادا یہ ناشکری میں داخل ہو اس لئے اصل حقیقت عرض کر دی آخر شب میں طول قیام اور طول سجدہ میں ایک خاص لذت پاتا ہوں اور جس رکن کو شروع کرتا ہوں جب تک تھک نہ جاؤں اس سے منتقل ہونے کو جی نہیں چاہتا۔

جواب :...... مبارک ہو میرے لئے بھی اس کی دعا کیجئے۔

مکتوب :...... نیز چند روز سے بطفیل نظر کیمیا اثر یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اختلاط سے وحشت اور خلوت میں انس ہوتا ہے ۔جب چند آدمیوں میں جمع ہو جاتا ہوں تو طبعی تقاضا ہوتا ہے کہ کسی طرح جلد یہ لوگ چلے جائیں یا میں خود چلا جاؤں ۔ حضرت والا کی مجلس میں بھی دل طبعا اسی طرف مائل ہوتا ہے کہ گم صم بیٹھا رہوں ۔ مگر لذت خطاب اس پر غالب آجاتی ہے ' نیز یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ حضرت والا سے جتنا قریب ہوتا ہوں اتنا ہی انوار و برکات قلب میں سکون و طمانیت کے رنگ میں پائے جاتے ہیں گھر سے زیادہ خانقاہ میں اور پھر خانقاہ کے اور اطراف سے حضرت کی مجلس میں اور پھر اطراف مجلس میں سے حضرت کے قریب میں بتفاوت درجات متفاوت معلوم ہوتے ہیں یہ تو وہ الطاف ہیں جو یقیناً اس ناکارہ کے کسی عمل کا ثمرہ نہیں بلکہ صرف حضرت والا کی عنایات کے نتائج ہیں ۔ لیکن اپنی عملی حالت دیکھتا ہوں تو کہتے ہوئے شرم آتی ہے 'کہ مجھے اتنا کام بھی نہیں ہوتا جتنا عام بازاری لوگ کرتے ہیں ۔ صبح کو نیند کا غلبہ اس قدر ہوتا ہے کہ صبح کی نماز میں بھی ستاتا ہے اور بعد نماز تو بالکل کوئی کام نہیں ہوتا مجبور ہو کر سو رہتا ہوں اور کئی گھنٹے اس نیند میں ضائع ہو جاتے ہیں اس لئے جو ورد قرآن مجید کا مقرر ہے اکثر وہ بھی پورا نہیں ہوتا رات کو پورا کرتا ہوں ۔اس کے ساتھ جب اس پر نظر پڑتی ہے کہ دیوبند سے سفر کرنا ایک گونہ مجاہدہ و عمل کا ادعا ہے اور لوگ یہی سمجھتے ہیں تو بیحد افسوس ہوتا ہے کہ میری مثال ایسی ہوگئی کہ " دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا"

جواب :...... مطمئن رہئے کہ یہ بھی اسی کلی کی ایک جزئی ہے جس کو آپ نے اوپر کی سطروں میں الطاف و نتائج سے تعبیر کیا ہے ' بلکہ اس کے افراد میں سب سے اولی اور اول ہے اللھم زدفیہ ۔جس کی حقیقت انکسار و افتقار و اضطرار و فیہ قیل '

جز خضوع و بندگی و اضطرار ۔ اندریں حضرت ندارد اعتبار[۱]

مکتوب نمبر ۳ ، مورخہ ۲۱ رمضان المبارک شنبہ ۴۸ھ

مکتوب :...... حال اس ناکارہ آوارہ کا یہ ہے کہ اگر کبھی کسی وقت خواب غفلت اور خمود

[۱] خشوع و خضوع اور بندگی و بے چارگی کے سوا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی چیز کا اعتبار نہیں۔

سے نجات ملتی ہے اور اپنی حقیقت پر نظر پڑتی ہے اور پھر حضرت حق جل وعلا کی عظمت کا تصور ہوتا ہے تو ایک عجیب حیرت کا عالم سامنے آجاتا ہے' اور اپنے نفس کو محض مجبور پاتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا سمندر کی موجوں میں ایک تنکا ہے جو

می برد ہرجا کہ خاطر خواہ اوست[1] کا مظہر بنا ہوا ہے۔ اپنا کوئی قول و فعل اپنا نظر نہیں آتا۔ اس حالت میں اگر قرآن مجید پڑھتا ہوں تو فضائل کی ترغیب اور رذائل کی ترهیب پر یہ سوچتا ہوں کہ یا اللہ کچھ بھی میرے بس میں نہیں الا ان یشا اللہ اور ایسے وقت اکثر یہ دعا کرتا ہوں :...... اللھم ان قلوبنا ونو اصینا بیدک لم تملکنا منہا شیا فا ذا انت فعلت ہذا فکن انت ولینا[2] اور کبھی اللھم و اقیۃ کو اقیۃ الولید[3] زبان پر آتا ہے' البتہ یہ عجیب تر ہے کہ عین اس حالت میں جبر محض کا عقیدہ نہیں ہوتا اس انکشاف مجبوریت و مقهوریت کو وجدانی طور پر مسئلہ اختیار کا مزاحم نہیں سمجھتا۔ ایک روز غلبہ عظمت و ہیبت میں اپنے کو "وبلبل ہوں پھر شکستہ فتادہ چمن سے دور" کا مصداق پاتا تھا۔ اور بار بار یہ شعر زبان پر آتا تھا

کیف الوصول الی سعاد و دونہا   قلل الجبال و دونھن خیوف ،[4]

یہاں تک غلبہ یاس ہونے لگا مگر الحمدللہ معاً رحمت الہیہ کی وسعت سامنے آگئی اور ذہن اس طرح متوجہ ہوگیا کہ اپنی طاقت و قوت نے نہ اس حد تک پہنچایا ہے اور نہ آگے اس کی رسائی کی توقع ہے جس رحمت نے یہاں دروازے پر لا ڈالا ہے وہی کسی روز مدد کرے گی تو سب کچھ ہو رہے گا

طاعت و توفیق طاعت ہم زتو ــــ ہم دعا ز تو اجابت ہم زتو'[5]

یہ جو کچھ لکھا ہے اگرچہ سوچ سوچ کر لکھا ہے کہ شاعرانہ تخیل نہ ہو جائے مگر چونکہ یہ حالت مستمر نہیں' ڈرتا ہوں کہ اسکو اپنا حال کہنا بھی جائز ہے یا نہیں۔ مگر اتنی بات بتکرار محسوس کی ہے کہ جب کبھی حضور قلب نصیب ہوا تو یہی حالت محسوس ہوتی ہے۔

---

[1] جہاں اس کا دل چاہتا ہے لیجاتا ہے۔

[2] اے اللہ یقیناً ہمارے دل اور ہماری پیشانیاں آپ ہی کے قبضہ میں ہیں آپ نے ہمیں ان میں سے کسی چیز کا مالک نہیں بنایا' اے اللہ جب آپ نے ایسا کیا ہے تو آپ ہی ہمارے مددگار بن جائیے۔

[3] اے اللہ ویسی حفاظت فرما جیسے نومود کی حفاظت کی جاتی ہے۔

[4] شعار (محبوب) تک کیسے پہنچوں' درمیان ہیں اونچے پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں اور ان سے پہلے خوفناک گھاٹیاں۔

[5] اطاعت ہو یا اطاعت کی توفیق سب تیری طرف سے ہے دعا (کی توفیق) بھی آپ کی طرف سے ہے اور اس کی قبولیت بھی آپ کی طرف سے۔

جواب :...... الحمدللہ دریامیں حوض عطاہوا یہ اسی کی موجیں ہیں جو زیر و زبر کررہی ہیں اگر اس میں غرق ہوگئے یونس علیہ السلام کی سنت نصیب ہوئی اور اگر پار ہوگئے موسیٰ علیہ السلام کی سنت نصیب ہوگئی ' دونوں حالتیں مبارک ہیں ۔میں توبہت خوش ہوااپنے احباب کے لئے ان ہی حالتوں کے معلوم کرنے کا مشتاق رہتاہوں ۔

مکتوب نمبر ۳۸

مورخہ ۲۷ رمضان ۸۴ھ

مکتوب :...... کئی روز سے ارادہ کرتاہوں کہ اپناکوئی حال لکھوں تو حال بیحالی کے سواکوئی سرمایہ پیش کرنے کے قابل نظر نہ آتاکیونکہ خانقاہ میں پہنچ کر جس پر نظر ڈالتاہوں کام میں لگا ہوا دیکھ کر اپنی بیکاری و بیماری کا استحضار ہوکر بعض اوقات تو رونے کو جی چاہتاہے مگر پھر حضرت کے الطاف و عنایات کی طرف نظرہوتی ہے 'تو کچھ دل بڑھتاہے ' اور بعض اوقات اس سے بھی ڈر لگتاہے 'کہ میری اس سیہ کاری کے ساتھ حضرت کے الطاف کہیں مجھ پر حجت ہوکر نہ قائم ہوں ۔الغرض اب حال یہ ہے کہ کچھ حال نہیں اور کام یہ ہے کہ کچھ کام نہیں ۔ صرف حسرت و افسوس ہے کہ ایام عدیدہ آفتاب عالمتاب سے استفا'ہ نور کے لئے نصیب ہوئے تھے مگر محرومی سے وہ بھی یوں ہی غفلت میں گزر گئے ۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسر افنا فی امرنا و اجعل حبک احب الاشیاء الینا و خشیتک اخوف الاشیاء عندنا[1]
اب جوں جوں رخصت کا وقت قریب آتاہے اس حسرت میں زیادتی ہوتی ہے ' البتہ یہ بات محسوس کرتاہوں کہ خانقاہ کاقیام گویاجنت کاقیام تھااور اب پھرگھر کے کاروبار اور مدرسہ کے تعلیمی مشاغل بھی اس وقت ایسے نظر آتے ہیں جیسے کسی گلزار سے نکل کر خارستان میں داخل ہونا۔حضرت والاکی شفقت و عنایت کے سواکوئی سرمایہ نجات نہ پہلے تھا نہ اب ہے اگر اس میں کوئی زیادتی حاصل کرلی ہے تو یہی سود سفرہے ورنہ اپنے اعمال و افعال اور بے تمیزی سے تو ہروقت یہی خطرہ لگارہتاہے کہ خداجانے حضرت والاکو کتنی تکلیفیں پہنچی ہوں گی ۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ
دوسراعرض حال یہ ہے کہ احقر بعد التہجد یابعد نماز فجر جب کسی ذکر و تلاوت میں مشغول ہوتا ہے تو اکثر بین النوم و الیقظہ مختلف صورتیں اور خواب کے طرز پر واقعات دیکھتاہے بارہا حضرت والاکو بھی خطاب کرتے ہوئے دیکھاجو اس وقت یاد نہیں رہا۔ پرسوں دیکھا کہ مولانا سید اصغر حسین صاحب دیوبندی میرے پاس کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہمت و

---

[1] اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو حد سے تجاوز ہوا اسے معاف فرما' اور اے اللہ ہمارے لئے اپنی محبت کو تمام اشیاء کی محبت سے زیادہ کردے اور اپنی خشیت کو ہمارے دلوں میں ہر خوف سے زیادہ کردے۔

توفیق کا نسخہ لینا چاہتے ہو میں نے عرض کیا کہ ضرور میں اسی کا خواستگار ہوں ۔میں متنبہ ہو گیا ۔ غالباً کل دیکھا کہ قرآن مجید پڑھتے ہوئے غلبہ نوم ہونے لگا تو حضرت والا کسی قدر عتاب کی صورت میں سامنے تشریف فرما ہیں فوراً چونک کر کام میں مشغول ہو گیا ۔
جواب : ...... اول حال سے آخر تک یہی امارات ہیں قطع مسافت کے جس پر وصول مرجو ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۔بجوشید و نوشید و مستی کنید [۱]

مکتوب نمبر ۳۹

مورخہ ۲۸ رمضان ۸ ۴ ھ

مکتوب : ...... تہجد کے بارہ میں احقر کی عادت یہ تھی کہ کم از کم نصف پارہ اور زیادہ سے زیادہ ایک پارہ آٹھ رکعتوں میں روزانہ پڑھتا تھا پھر اکثر نشاط نصیب ہوتا تو سجود و رکوع میں بھی دیر لگتی اسی لئے اکثر وقت اسی میں خرچ ہو جاتا تھا اور ذکر کی مقدار اس لئے بہت کم ہوتی تھی پرسوں ترسوں حضرت والا سے یہ سنا کہ مبتدی کے لئے کثرت ذکر زیادہ نافع ہے اسی لئے بعض مشائخ نے تہجد میں صرف سورہ اخلاص پر اکتفا کرنے کا مشورہ دیا ہے 'اس وقت سے یہ خیال ہے کہ اس کا پابند ہو جاؤں کیونکہ ذکر اسم ذات جو قصد السبیل میں عالم مشغول کے لئے بارہ ہزار مرتبہ تجویز فرمایا گیا ہے احقر سے ایک دن بھی بارہ ہزار پورا نہیں ہو سکا' کسی دن بہت ہمت کی تو چھ ہزار تک پہنچا جس کی وجہ اکثر قلت وقت اور کبھی ضعف دماغ ہوتی تھی لیکن ضعف کا تدارک تو دو مجلسوں میں کرنے سے ہو سکتا ہے اور قلت وقت کا اختصار فی التہجد سے 'مگر چونکہ حضرت نے یہ بات عام بیان فرمائی تھی احقر کے لئے تجویز جزئی نہ تھی اس لئے استصواب کی ضرورت ہے ۔
جواب : ...... اس احتمال کا خطور نہایت نافع اور ضروری تھا چنانچہ واقعی وہ عام قاعدہ آپ کی حالت کے مناسب نہیں ۔آپ تہجد میں اختصار نہ کریں ذکر میں اختصار ہو جاوے ۔ اکثار ذکر سے جو مقصود ہے وہ بفضلہ تعالیٰ آپ کو تقلیل میں بھی حاصل ہے ۔
مکتوب : ...... آخر میں یہ گزارش ہے کہ یہ ناکارہ و آوارہ بدنام کنندہ نکو ناماں بارگاہ عالی سے رخصت ہونے پر مجبور ہے 'مگر حضرت کے الطاف و ہمت و دعا کا ہر وقت محتاج اور طالب و انی عنک یا مولا ی غاد و قلبی عن فنائک غیر غادی [۲] دست شیخ از غائبان کوتاہ نیست [۳] جس تفسیر کے ساتھ بھی ہو شکستہ دلوں کا سہارا ہے 'ایک عرض یہ ہے کہ اگر بلا

---

[۱] ابلتے رہئے ' پیتے رہئے اور مست ہوتے رہئے ۔
[۲] اے میرے آقا میں آپ کے پاس سے رخصت ہو رہا ہوں مگر دل آپ کے آنگن سے رخصت نہیں ہو رہا ۔
[۳] شیخ کا ہاتھ غائب لوگوں سے دور نہیں رہتا ۔

تکلف و تامل ممکن ہو تو احقر کے لئے کوئی مختصر جامع نصیحت کا جملہ تحریر فرمادیا جائے جو اس طریق میں احقر کی مدد کر دے۔

جواب :...... میرے تجربہ سے جو چیز سب سے زیادہ نافع ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں ایک گھڑی رہنے کا بھی بھروسہ نہیں وہاں کے لئے تیار رہنا چاہئے وھو الذی امربہفی الحدیث اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح وعدنفسک من اصحاب القبور[1]

مکتوب نمبر ۴

مورخہ ۵ شوال ۱۳۴۸ھ

مکتوب :...... یہ ناکارہ خادم عتبہ عالیہ سے رخصت ہوا اور ایک روز عید کے لئے ہر روز کی دائمی عید نظروں سے غائب ہوگئی۔ (مگر یہ خیال کر کے کچھ تسلی ہو جاتی ہے کہ 'بندہ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است)[2]

جواب :...... مگر نظر ظاہر سے جو کہ مضر نہیں۔

مکتوب :...... یہاں پہنچ کر دو تین روز تک بوجہ تغیر معمولات و اوقات انتشار رہا مگر الحمدللہ کل سے اوقات کے منضبط ہوتے ہی قدرے دلجمعی نصیب ہوگئی۔ معمولات میں دل لگتا ہے۔ دنیوی مشاغل سے جی کچھ گھبراتا ہے۔ اب تو دل یہی چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی صورت ایسی پیدا فرمادیں کہ حضرت والا کی خدمت میں جا پڑوں۔

کنا نومل ان نحظی بقربکم = فالان و اللہ ہذا منتھی املی[3] دیکھئے یہ تمنا پوری بھی ہوتی ہے یا نہیں، دعا کی ضرورت ہے۔

جواب :...... سب مبارک حالات ہیں، دعائے توفیق اصلح کرتا ہوں۔

مکتوب :...... مضمون آداب[4] الاخبار القاسم میں ملاحظہ سے گزرا ہوگا۔ یہاں پہنچ کر احقر نے بھی دیکھا اور اس مرتبہ یہ محسوس کیا کہ جس طرز عبارت کو آج کل پسند کیا جاتا ہے اور اس کا کچھ رنگ میری عبارت میں بھی ہے یہ سب محض فضول ہے۔

---

[1] یہ وہی بات ہے جس کا حدیث میں حکم دیا گیا کہ "جب صبح ہو تو شام کا غالب گمان نہ رکھو اور جب شام ہو تو صبح کا غالب گمان نہ رکھو اور اپنے آپ کو اصحاب القبور (مردوں) میں شمار کرو۔

[2] میں اس پیر میخانہ کا غلام ہوں جس کی مہربانی ہمیشہ رہتی ہے۔

[3] ہم یہ امید کرتے تھے کہ آپ کے قرب کی دولت نصیب ہوجائے، اب تو بخدا ساری تمناؤں کی یہی ایک تمنا ہے۔

[4] حضرت والا کے ارشادات کو احقر نے اپنی عبارت میں لکھا تھا۔ ۱۲ ش

جواب :...... کچھ کا ڈر نہیں اس کو نہ بدلئے۔

زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر۔ تاکہ گیرد مرغ را آن مرغ گیر۔ ؎۱

مجھ کو جس چیز کی لوگوں سے شکایت ہے وہ خروج عن الحقائق ہے۔

مکتوب :...... اور اس وقت کچھ یہ معلوم ہونے لگا کہ حضرت والا کے بغایت مفید مضمون میں اس عنوان نے خوانخواہ حسن غیرمجلوب (متنبی شاعر کے ایک شعر کی طرف تلمیح ہے۔

حسن الحضارة مجلوب بتطرية وفی البداوة حسن غير مجلوب)

؎۲

سے حسن تطریہ کی سی صورت پیدا کر دی۔

جواب :...... اوپر رائے لکھ چکا ہوں۔

مکتوب :...... اس پر مزید یہ ہوا کہ کتابت کی غیر محصور اور فاحش اغلاط نے اور بھی زیادہ کڑوے کریلے کو نیم چڑھا بنا دیا۔

جواب :...... معمولی تغیر اصل مقصود میں مضر نہیں۔

مکتوب نمبر ۱۴

مورخہ ------------

مکتوب :...... اس ناکارہ و آوارہ غریق فی المعاصی و الغفلة کا حال یہ ہے کہ آخر شب میں تین بجے اٹھنے کا معمول ہے مگر کسل کی وجہ سے اکثر دیر ہو جاتی ہے اور اسی وقت سے انضباط اوقات میں خلل پڑنا شروع ہو جاتا ہے ذکر جہر جو بعد التہجد معمول ہے وہ اکثر بالکل یا نصف رہ جاتا ہے پھر صبح کی نماز کے بعد نیند کا غلبہ ہوتا ہے تو سو رہنے کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔ اٹھ کر اگر تلاوت قرآن کا معمول جو تین پارے ہے اگر پورا کرتا ہوں تو ذکر باقی ماندہ رہ جاتا ہے اور اگر ذکر میں مشغول ہوں تو اکثر تلاوت کم ہوتی ہے ' غرض یہ کہ مبتلائے غفلات و لذات یہاں آ کر بھی الان کما کان ؎۳ کا مصداق ہے 'کل قصد السبیل پر مکرر نظر کی تو عالم مشغول کے لئے حضرت نے ذکر جہر بارہ ہزار تجویز کیا ہے اور میں اب تک صرف ڈیڑھ ہزار کرتا تھا۔ یہ دیکھ کر اور بھی حسرت بڑھی کہ مجھ سے کیا کوئی کام ہو سکے گا۔ غیرت آئی تو ارادہ کیا کہ کم از کم چھ ہزار تک پہنچاؤں گا۔ چنانچہ چھ ہزار کیا تو سوا گھنٹہ میں ختم ہو گیا اور

؎۱ اس وجہ سے کہ کبھی شکاری اپنے منہ سے پرندوں کی آواز نکالتا ہے تاکہ ان پرندوں کا شکار کر سکے۔

؎۲ ترجمہ :...... "شہری حسن زیب و زینت کا محتاج ہے جبکہ دیہاتی حسن ان سب چیزوں سے بے نیاز ہے۔

؎۳ جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔

خلاف توقع تکان بھی زیادہ نہیں ہوا۔کل ہی ایک زاید بات محسوس کی جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔وہ یہ کہ بعد صلوۃ الضحی لیٹا تو قلب کو اس طرح متحرک پایا کہ گویا ضرب "اللہ" میں مشغول ہے اس ضرب کو گویا کہ میں سن رہا ہوں اور لذت حاصل کرتا ہوں۔کچھ دیر بعد نیند آگئی اٹھنے کے بعد پھر کیفیت نہ تھی آج بھی دوران ذکر میں یہ کیفیت محسوس ہوتی تھی۔بعد میں نہیں رہی۔

جواب :...... ایسے حالات و انقلابات اکثر پیش آتے ہیں۔کام میں لسٹم پسٹم لگا رہنا چاہئے۔

مکتوب نمبر ۴۲

مورخہ ۱۴ / شوال ۸۴ھ

مکتوب :...... حضرت والا نے احقر کو ذکر اسم ذات کی تعلیم فرمائی ہے اور یہی جاری ہے لیکن ذکر کے وقت اکثر ذہن اس مفرد نام پر اکتفا نہیں کرتا تصور میں اللہ حاضری۔اللہ ناظری۔اللہ معی۔اللہ حسبی[1] وغیرہ جملے کبھی اختیار سے اور کبھی بے اختیار پیدا ہو جاتے ہیں۔

جواب :...... یہ زیادہ مطلوب ہے۔

مکتوب :...... پرسوں ترسوں یہ صورت پیش آئی کہ لفظ اللہ کے ساتھ حسبی وغیرہ کا تصور ذہن میں تھا دفعۃً قلب میں یہ آیت وارد ہوئی ومامسنا من لغوب[2] پھر معلوم نہیں کہ یہ محض تخیل تھا یا کچھ اور اسی طرح ایک روز ذکر کرتے ہوئے ہلال نو کی صورت سامنے آئی مگر اس کی روشنی نہایت قوی اور دل خوش کن تھی۔جو ابتدائی تاریخوں کے ہلال میں عادتاً نہیں ہوتی۔

جواب :...... ایسے حالات اہل طریق کو پیش آتے ہیں اور محمود ہیں گو مقصود نہیں۔

مکتوب نمبر ۴۳

مورخہ ۲۷ / شوال ۸۴ھ

مکتوب :...... تھانہ بھون سے واپس ہونے کے بعد سے ایک خاص بات محسوس کر رہا ہوں جس کو ابتداء اتفاقی سمجھ کر عرض نہیں کیا مگر اب کثرت سے محسوس ہوئی تو عرض کرنا مناسب معلوم ہوا۔وہ یہ کہ الحمدللہ جب کوئی منکر قول و فعل سامنے آتا ہے تو دل میں اکثر کھٹک پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر اجتناب کی توفیق ہو جاتی ہے اور بعض اوقات غفلت سے ابتلاء بھی ہو گیا تو فوراً متنبہ ہو جاتا ہے' اور درمیان میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں اور کبھی بالکل فرط غفلت سے احساس نہ ہوا اور وہ کام کر گزرا تو ایک تکدر اور انقباض کی کیفیت قلب میں صاف معلوم

---

[1] اللہ میرے پاس ہے' اللہ مجھے دیکھ رہا ہے' اللہ میرے ساتھ ہے' اللہ مجھے کافی ہے۔
[2] سورہ "ق" کی آیت جس کا ترجمہ یہ ہے "اور ہمیں کچھ تکان نہیں ہوئی"

ہونے لگتی ہے، جس پر غور کرنے سے اس واقعہ تک ہدایت ہوجاتی ہے۔پرسوں کا واقعہ ہے کہ احقر نے حجام سے خط بنوایا اور داڑھی کے بال فوق القبضہ لینے میں حسب عادت سابقہ کوئی تعرض نہ کیا۔اتفاقاً اس نے قبضہ کے اندر تک لے لیا جو ناجائز تھا مجھے اس وقت نہ خبر ہوئی نہ کوئی احساس مگر حجامت کے بعد غسل و تطہر و تبدیل لباس کی جو کیفیت انبساط عادتاً ہونی چاہئے تھی وہ قطعاً قلب میں نہ پائی۔بلکہ ایک ظلمت سی محسوس ہوتی رہی۔غور کیا کہ یا اللہ کیا بات ہے، اتفاقاً رات کو کاغذات دیکھتے ہوئے ایک کتاب کا ورق سامنے آیا جس میں مادون القبضہ داڑھی کے بال لینے کو باجماع ائمہ ناجائز لکھا تھا۔

جواب :...... وہ تو کام کی عبارت ہے نقل کر کے رکھ لیجئے کوئی خط آئے تو بھیج دیجئے میں تلاش میں تھا۔

مکتوب :...... اس وقت خیال آیا اور اپنے بالوں کو دیکھا تو کم پایا۔تقریباً یقین ہو گیا کہ اس ظلمت کا یہی سبب تھا۔استغفار کیا اور عزم کیا کہ آئندہ اس غفلت سے حجامت نہ بنواؤں۔ اسی وقت وہ ظلمت جاتی رہی اور رغبت الی اللہ کی کیفیت لوٹ آئی۔اس قسم کے حالات کبھی زیادہ صریح اور کبھی خفی اکثر پیش آتے ہیں۔الغرض کشتی ڈانواں ڈول نظر آتی ہے۔

جواب :...... یوں ہی بیڑا پار ہوا جس کا ہوا ہے یہ ڈانواں ڈول غرق کے لئے نہیں اغتنام سلامت کے لئے ہے۔

مکتوب :...... یہ بات جو کبھی دلائل سے سمجھ میں نہیں آتی تھی اب تقریباً بدیہی ہوگئی کہ ہم اور ہمارا عمل کوئی چیز نہیں بلکہ، کریشۃ بارض فلاۃ تقلبھا الریاح کیف تشاء[1] گویا بالکل مشاہد ہے

تحقیق :...... ھنیئالکم العلم[2]

مکتوب نمبر ۴۴

مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۸۴ھ

مکتوب :...... اس ناکارہ خادم کا حال کچھ دنوں سے یہ ہے کہ آخر شب میں غلبہ کسل و نوم کی وجہ سے رکعات مقررہ کا پڑھنا بہت دشوار ہو رہا ہے بعض مرتبہ تو بالکل اٹھا ہی نہیں جاتا اور بعض مرتبہ اٹھ کر پڑھتا ہوں تو غلبہ نوم عاجز کر دیتا ہے اس لئے یہ تو شروع کر دیا ہے کہ بعد سنت عشاء قبل الوتر چار رکعت احتیاطاً پڑھ لیتا ہوں۔ان دونوں وقتوں میں وہ دلجمعی جو پہلے نصیب تھی اب نہیں ہوتی۔دعا کی سخت ضرورت ہے۔

---

[1] جیسے ایک پر کھلے صحرا میں پڑا ہو اور ہوائیں اسے جس طرف چاہیں اڑاتی پھریں۔
[2] آپ کو یہ علم مبارک ہو۔

جواب :...... دل سے دعا ہے اور عدم سے وجود خیر ہے۔

مکتوب نمبر ۵۴

مورخہ ۱۶ محرم الحرام ۹۴ھ

مکتوب :...... ان دنون غلام زادہ کی علالت[1] اس قدر طویل اور شدید ہوئی کہ دن رات میں کوئی گھنٹہ بھی اطمینان نہ ملا مجھے اس بچہ سے زیادہ انس ہے۔طبعیت نہایت بے چین رہی۔

جواب :...... یہ بھی مجاہدہ تھا جو باطن کو نافع ہوتا ہے

مکتوب :...... حق تعالیٰ کا ہزاران ہزار شکر ہے کہ اس نے حضرت کی دعا سے ان مختلف شدید امراض کی الجھنوں سے نکالدیا۔

جواب :...... یہ مشاہدہ ہے نعمت کا۔جو صحت اصل کے زمانہ میں نظر سے غائب تھا اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے۔

درد از یارست و درماں نیز هم
دل فدائے اوشد و جاں نیز هم،[2]

مکتوب :...... اس بدنام کنندہ چند نکو ناماں کا حال بے حالی پہلے ہی قابل حسرت وافسوس تھا اور اب جب سے رات چھوٹی ہوئی تو آخر شب کی نوافل اکثر تو ناغہ ہوگئیں اور کبھی ہوئی بھی تو منازعت نوم کے ساتھ اور تقریباً ایک ایک ماہ سے تو بچہ کی علالت کی وجہ سے رات کا اکثر حصہ غیر منظم بیداری میں گزرتا رہا اور دن کو بھی افکار سے فرصت نہ ہوئی، ذکر اسم ذات کا جو معمول ہے وہ بھی اکثر ناغہ ہوتا رہا، البتہ چلتے پھرتے کوئی ذکر بالخصوص لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھتا رہا۔الغرض دل چاہتا ہے کہ حضرت کے دوسرے متوسلین کی طرح میں بھی کام میں لگوں مگر کبھی حوادث کبھی غفلت سنگ راہ ہوجاتے ہیں۔

جواب :...... ایسے انقلابات سب کو پیش آتے ہیں مگر دھن اور دھیان لگا رہنا چاہئے اسی طرح مقصود تک رسائی ہو جاتی ہے۔

مکتوب :...... حضرت والا کی عنایات بے غایات کا شکر ادا نہیں ہو سکتا مگر۔ ماند اریم مشامے کہ توانست شنید۔ورنہ ہردم وزداز گلشن وصلت نفحات۔مگر جب کبھی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو صرف اس سے تسلی ہو جاتی ہے کہ خدام والا میں نام تو ہے۔

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس ست[3]

یہ کامل امید ہے کہ خداوند عالم حضرت کی نظر عنایت کو قائم رکھیں تو یہ ناکارہ بھی محروم نہ رہے گا۔

جواب :...... آپ میرے لئے بھی یہی امید رکھئے اور دونوں دونوں کے لئے دعا کرتے

---

[1] محمد زکی سلمہ مراد ہیں۔ ۱۲ منہ

[2] درد بھی دوست کی طرف سے ہے، اور دوا بھی اسی کی طرف سے، دل بھی اس پر قربان جائے اور جان بھی۔

[3] "بلبل" کے لئے یہی اعزاز کافی ہے کہ وہ "گل" (پھول) کا قافیہ ہے

رہیں انشاء اللہ تعالیٰ

یوسف گم گشتہ باز آید بکنعان غم مخور
کلبہ احزان شود روزے گلستان غم مخور [۱]

مکتوب نمبر ۴۶

مورخہ ۱۴ ذی الحجہ ۸۴ھ

مکتوب : ...... عرصہ سے حاضری کا ارادہ کرتا ہوں لیکن عوائق و موانع کا ہجوم ہو جاتا ہے جس وقت جماعت مدرسین نے تھانہ بھون کا قصد کیا مجھ سے بھی کہا گیا۔ حضرت کی زیارت عین مراد تھی اس کے شوق میں اس وقت تو چلنے کے لئے عرض کر دیا لیکن بعد میں غور کیا تو دو وجہ سے اس وقت حاضر ہونا غیر مناسب معلوم ہوا۔ اول تو جس مقصد کے لئے جماعت کا قصد تھا مجھے اس کے متعلق (بعد حضرت والا کے تصمیم عزم کے) کچھ عرض کرنے کی ہمت نہ تھی۔ اگرچہ صورت مجوزہ احقر پر شاید سب سے زیادہ شاق تھی اور ہے مگر تصمیم عزم کے بعد تو۔ فاترک ما ارید لمایرید [۲]۔ کو مذہب بنانا ہی اچھا معلوم ہوا۔

جواب : ...... بارک اللہ تعالیٰ فی مشربکم [۳]

مکتوب : ...... دوسرے میں چاہتا تھا کہ سب اجتماعی صورت سے نہ جائیں اور اگر جائیں تو اس میں بہت اختصار کریں۔ کیونکہ اجتماعی صورت میں حضرت والا کی تکلیف و تشویش خاطر کا خیال تھا بالخصوص اس وجہ سے کہ سب حضرات سے حضرت کی پوری بے تکلفی نہیں۔ ان امور کی وجہ سے احقر نے تو اپنا ارادہ فسخ کر دیا۔

جواب : ...... جزاکم اللہ تعالی علی ھذا الرعایۃ، [۴]

مکتوب : ...... ایک مختصر مجلس میں حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب مدظلہم نے بھی میرے خیال کی بہت تائید کی اور اپنے نجانے کا بھی یہی سبب بیان فرمایا۔

جواب : ...... میں ان کے لئے بھی یہی دعا کرتا ہوں۔

مکتوب : ...... اس کے بعد تعطیل عید الاضحی پر ارادہ حاضری کو محول کیا تھا، جس کا ہر روز اسی خیال میں گزر گیا کہ آج چلا جاؤں لیکن آج تعطیل کا صرف ایک باقی رہ گیا ہے اور مشاغل و زواھل سے نجات نہ ملی۔ الھانی الصفق بالاسواق [۵] یہ بھی معلوم ہے کہ اپنی غفلت و سیہ کاری ہی نے موانع کی صورت زیبا اختیار کر رہی ہے۔

درد سرما ہمیں سرما است۔ بارے کہ بدوش ماست دوش ماست [۶]

---

[۱] گم شدہ یوسف کنعان میں ضرور واپس آئے گا، غم نہ کر، غم کدہ ایک دن گلستان بنکر رہے گا غم نہ کر۔

[۲] اپنے ارادہ کو ان کے ارادہ کے سامنے چھوڑ دینا

[۳] اللہ تعالیٰ آپ کے طور طریق میں برکت عطا کرے۔

[۴] اس رعایت کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں

[۵] بازاروں کے کاروبار نے مجھے غافل کر دیا۔

[۶] ہمارا سر، خود ہمارا درد سر ہے اور ہمارے کندھوں کا بوجھ خود ہمارے کندھے

جواب :...... بعد صوری بعض اوقات قرب معنوی کو زاید کر دیتا ہے فان اصل القرب المحبۃ وقدتزید المحبہفی البعد الظاھری [۱]

مکتوب :...... یہ ناکارہ سراپا غفلت و معصیت ہے صرف حضرت والاکی نظر عنایت کا سہارا اور عالم اسباب میں اس کے سوا کوئی ذریعہ نجات نہیں امید کہ دعاوہمت سے اس غریق معاصی کی دستگیری فرمائی جائے گی۔

جواب :...... بسروچشم دعاکرتاہوں۔

مکتوب نمبر ۴۷

مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۹۴ھ

مکتوب :...... یہ خادم ناکارہ و آوارہ وبد نام کنندہ نکونامان۔علم و عمل سے بے بہرہ تو پہلے ہی تھااب کچھ غفلتوں نے ایسا گھیرا ہے کہ خدا کی پناہ۔

جواب :...... شکر کیجئے کہ احساس غفلت سے تو غفلت نہیں جب احساس ہوگیا علمی علاج تو ہو گیا، اب عملی علاج باقی رہاسووہ بقدر وسع اختیاری ہے اختیار کیجئے۔دعابھی کرتاہوں۔

مکتوب :...... ادھرروز افزوں عالمگیر فتن اور بالخصوص مدرسے کے داخلی فتنے الگ پریشان کیئے دیتے ہیں۔حضرت کی دستگیری کے سوا کوئی چارہ کار عالم اسباب میں نظر نہیں آتا۔

جواب :...... آپ کا اندرون فتن سے پاک ہونا چاہئے سووہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

مکتوب :...... کبھی جی چاہتا ہے کہ سب سے انقطاع محض اختیار کرلوں۔لیکن اس میں بھی بہت سی مشکلات ہیں ایسے فتن کے وقت کیا دستور العمل سب سے زیادہ مفید ہے حضرت ہی تجویز فرماسکتے ہیں۔

جواب :...... صبروتوکل۔

مکتوب :...... آخر شب کی نفلیں عرصے سے ناغہ ہورہی ہیں غلبہ نوم وکسل نے عاجز کر دیا ہے گوبعد العشاء چار رکعت بہ نیت تہجد پڑھ لیتاہوں۔مگر جی خوش نہیں ہوتا۔

جواب :...... خدا تعالیٰ تو خوش ہوتا ہے۔

مکتوب نمبر ۴۸

مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۹۴ھ

مکتوب :...... قوت وصحت کے کم ہوجانے سے اکثر ارشاد نبوی ﷺ کا خیال آکر حسرت ہوتی ہے کہ نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ و الفراغ [۲] اب جی چاہتا ہے کہ کوئی دین کا کام کروں مگر ضعف اور کسل سے مجبور ہونا پڑتا ہے۔

جواب :...... غالباًاس حدیث کی تفسیر میں ذہن کو کچھ ذہول ہوااگر اس کی تقریر لکھ کر مع اس خط کے بھیجئے تو پھر میں کچھ عرض کروں اور آپ کے تردد کا جواب اسی پر موقوف ہے۔

---

[۱] کیونکہ قرب کی بنیاد محبت ہے اور کبھی کبھار ظاہری دوری میں محبت بڑھ جاتی ہے۔

[۲] دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ دھوکے میں پڑے رہتے ہیں ایک صحت اور دوسرے فراغت (فرصت)

مکتوب :...... ادھر مدرسہ کے حوادث و فتن بھی باوجود انتظامی امور سے بالکل یکسو ہونے کے طبعی طور پر رنج دہ ہو رہے ہیں۔
جواب :...... طبعی امر ہے۔
مکتوب :...... اس وقت دہلی سے آکر یہ معلوم ہوا کہ حضرت والا نے (دار العلوم کی) سرپرستی سے استعفا دیدیا ہے تو اس رنج و تکلیف کی حد نہ رہی۔
جواب :...... ہرگز عقلاً رنج نہ ہونا چاہئے کیونکہ اس میں خود مدرسہ کی مصلحت ہے کسی موقعہ پر عرض کر دوں گا یا اس کے قبل مشاہدہ ہو جائے گا۔
مکتوب :...... اب تو یہی جی چاہتا ہے کہ حق تعالی میرے لئے بھی کوئی ایسی صورت فرما دیں کہ اس بند سے خلاصی ہو۔
جواب :...... اسکو "بند" کیوں سمجھا جائے اگر خلاف طبع بھی کوئی امر ہو تو اس کو "پند" سمجھئے۔
مکتوب :...... اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی کہ حضرت والا کے استعفا کے جدید اسباب کیا ہوئے۔
جواب :...... ابھی میں نے بجز مولوی طیب کے کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ مصلحت مدرسہ کے خلاف ہے چندے اور دیکھ لوں پھر آپ سے بھی ظاہر کر دوں گا۔
مکتوب :...... لیکن ملازت مدرسہ سے سخت دل برداشتہ ہے
جواب :...... ہرگز ہرگز ایسا خیال نہ کیا جائے مدرسین کا ان قصوں سے کیا تعلق۔

اجازت بیعت و تلقین از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ

مشفقی مولوی محمد شفیع صاحب مدرس دار العلوم دیوبند سلمہ اللہ، السلام علیکم
بے ساختہ قلب پر وارد ہوا کہ آپ کو مع دوسرے بعض احباب کے بیعت و تلقین کی اجازت ہو۔ پس توکلا علی اللہ اس وارد پر عمل کرنے کے لئے آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق آپ سے اس کی درخواست کرے تو قبول کر لیں۔ اس سے متعلم کے ساتھ معلم کو بھی نفع ہوتا ہے، میں بھی دعا کرتا ہوں اور اپنے خاص محبین پر اس کو ظاہر بھی کر دیجئے۔ بنظر احتیاط بیرنگ لفافہ بھیجتا ہوں۔ والسلام

بندہ اشرف علی از تھانہ بھون ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ

مکتوب نمبر ۴۹

مورخہ ۴ جمادی الاولی ۱۳۴۹ھ

مکتوب :...... والا نامہ گرامی صادر ہوا۔ دیکھ کر حیرت میں رہ گیا کہ ناکارہ و آوارہ شفیع

اور بیعت و تلقین کی اجازت ''صلاح کار کجا و من خراب کجا''[۱] میں تو واللہ باللہ کسی بزرگ سے بیعت ہونے کا بھی سلیقہ نہیں رکھتا سلوک کے ابتدائی مراحل سے بھی روشناس نہیں۔ کسی دوسرے کو کیا تلقین کروں گا اور پھر ایسا کون بے وقوف ہوگا جو مجھ سے درخواست بیعت کرے گا۔ بار بار والا نامہ کو دیکھتا اور اپنی سیہ کاری پر نظر کرتا ہوں تو حیرت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اور یوں معلوم کہ مجھ جیسے غفلت شعار سیہ کار کو اتنے بڑے منصب سے نوازنا کہیں اس منصب کی بدنامی کا سبب نہ ہو اسی خیال سے یوں جی چاہتا ہے کہ اس کی اشاعت نہ ہو تو اچھا ہے۔

جواب : ...... یہی تو بنا ہے اس اجازت کی کہ آپ اپنے کو ایسا سمجھتے ہیں۔

مکتوب : ...... اس والا نامہ کے بعد سے ہر قدم پر اپنی نا کارگی کا مزید احساس ہونے لگا۔

جواب : ...... انشاء اللہ تعالیٰ بہت نفع ہوگا۔

مکتوب نمبر ۵

مورخہ یکم جمادی الثانی ۹۴ ۱۳ھ

مکتوب : ...... جب سے حضرت والا نے خطاب خاص سے معزز فرمایا ہے میری ست اور کمزور طبیعت کے لئے ایک تازیانہ ہوگیا ہے، کسی وقت اس کا تصور ذہن سے نہیں جاتا کہ مجھ جیسا نا کارہ و آوارہ طریق سے قطعاً نا آشنا اور بزرگوں کی یہ عنایات کہیں مجھ پر حجت نہ ہوں۔ بالخصوص جب سے دیوبند میں غیر اختیاری طور پر اس کا چرچا ہوا ہے ہر وقت اس سے ڈرتا ہوں کہ لوگ مجھے دیکھ کر میرے بزرگوں کو بدنام کریں گے۔ اس کا الحمدللہ اتنا فائدہ بھی ہوا کہ گناہوں سے بچنے کی کچھ ہمت بڑھ گئی۔ اور نماز میں کچھ منجانب اللہ تعالیٰ حضور کی ایک کیفیت پیدا ہونے لگی جو پہلے نہیں تھی بلکہ پہلے یہ کیفیت گاہ گاہ ہوتی تھی اور اب الحمدللہ اکثر رہنے لگی۔

جواب : ...... مجھ کو یہی امید تھی۔

مکتوب : ...... احقر نے اپنے ایک سابق عریضہ میں حدیث مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ و الفراغ الحدیث لکھ کر اپنی کمزوری و بیماری کی وجہ سے اظہار حسرت کیا تھا۔ میرا یہ خیال چونکہ حدیث کے معنی غلط سمجھنے پر مبنی تھا۔ حضرت والا نے تنبیہہ فرمائی تھی اور دریافت کیا تھا کہ اس کی تفسیر تیرے ذہن میں کیا ہے، سو عرض ہے کہ اس حدیث کی تفسیر احقر کے خیال میں یہ تھی کہ بہت لوگ ان دونوں گرانقدر نعمتوں کی وقت پر قدر نہیں کرتے

---

[۱] اصلاح حال کہاں، اور مجھ جیسا تباہ حال کہاں

اور بیکار کھو دیتے ہیں بعد میں افسوس و ندامت کا شکار ہوتے ہیں جو غیر نافع ہے، حضرت والا کی اس تنبیہہ سے کچھ تنبہ ہوا اور خیال ہوا کہ غالباً اس کا جزو ثانی یعنی تعقیب حسرت و ندامت حدیث کا مدلول نہیں بلکہ مقصود حدیث صرف یہ ہے کہ ان دونوں نعمتوں کی ان کے وقت میں قدر کرنی چاہئے اور ان سے کام لینا چاہئے۔

جواب :...... یہی مقصود ہے اور مدلول

مکتوب :...... نہ یہ کہ بعد الفوت اس کے فوات پر حسرت و غم میں مبتلا ہوں۔

جواب :...... یہ حدیث کا مدلول نہیں مستقل مسئلہ ہے۔

مکتوب :...... دعا وہمت سے دستگیری کی احتیاج بھی اور زیادہ محسوس ہونے لگی۔

جواب :...... میں حاضر ہوں۔

مکتوب :...... یہاں تو ہنوز روز اول ہے

جواب :...... نہایت کی تفسیر عود الی البدایت[1] انشاء اللہ تعالیٰ یہ روز اول وہی ہدایت ہے۔

مکتوب نمبر ۱۵

مورخہ ۹ رجب ۹ ۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... مگر الحمدللہ حضرت والا کی عنایات قدیمہ اور منن جسیمہ کے طفیل سے حضرت اقدس کا تصور کبھی قلب سے نہیں جاتا اور اسی کو سرمایہ سعادت سمجھتا ہوں اور اسکو بھی محض حضرت والا کی عنایات کا فیض سمجھتا ہوں ورنہ اپنے اعمال و احوال تو اس قابل کہاں ہیں؂

من کہ باشم کہ بران خاطر عاطر گذرم[2]

تحقیق :...... یہی احوال ہیں جن کے لئے بے ساختہ دل سے نکلتا ہے؂

احوال یہ اللہ کرے اور زیادہ

مکتوب :...... کوئی جدید حال قابل ذکر نہیں اتنا ہے کہ الحمدللہ تعالیٰ نماز میں بہ نسبت سابق حضور اور دلجمعی کی کیفیت اکثر پیدا ہو جاتی ہے اور ہر کام میں اور ہر حال میں یہ دھیان اکثر رہنے لگا ہے کہ یہ سب حق تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہیں اسی لئے لوگوں کی دوستی و دشمنی کی طرف زیادہ التفات نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے بڑی راحت میں ہوں۔ وللہ الحمد۔ امید کہ استقرار اور ترقی کی دعا سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ کیونکہ کسی وقت اطمینان

---

[1] کمال کا مطلب ہی ابتداء کی طرف لوٹنا ہے۔
[2] میں اس قابل کہاں کہ اس معطر دل میں میرا گذر ہو۔

نہیں ذرا سی دیر میں حالت بالکل بدل جاتی ہے۔
جواب :...... انشاء اللہ تعالیٰ استقامت بھی ہوگی اور ترقی و برکت بھی ہوگی۔
مکتوب :...... ایک گزارش ہے کہ عرصہ سے پابندی جماعت میں اکثر قصور ہو رہا ہے ہر نماز کے لئے مستقل ارادہ کرتا ہوں کہ وقت سے پہلے مسجد میں پہنچوں لیکن کچھ مشاغل کی کثرت سے اور کچھ غفلت اور شرارت نفس سے اکثر دیر ہی ہو جاتی ہے اور کبھی ایک رکعت اور کبھی زیادہ، جماعت سے رہ جاتی ہے اور یہ مرض مدت سے مستمر ہے افسوس ہوتا ہے اور کوشش بھی کرتا ہوں مگر کامیاب نہیں ہوتا۔ حضرت کی دعا و ہمت کی سخت احتیاج ہے کہ حق تعالیٰ تحریمہ اولی کی پابندی نصیب فرمادیں۔
جواب :...... خاص طور پر ہمت کی حاجت ہے، سہل یہ ہے کہ بہت پہلے سے تیار ہو جانا چاہئے اور پھر چاہے اسی کام میں لگ جائیں اگر اس قابل کام ہو مسجد میں بیٹھ کر کرلیں۔

مکتوب نمبر ۵۲

مورخہ یکم رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ

مکتوب :...... بہ نسبت مفرد اسم ذات کے کلمہ طیبہ کا ذکر زیادہ پسند ہے۔
جواب :...... یہی میرا مذاق ہے خود بھی اس پر عمل ہے
مکتوب :...... اسکے علاوہ جب کبھی کچھ فراغت ملتی ہے بارہ تسبیح معمول مشائخ کو جی چاہتا ہے اور تمام عبادات میں نوافل کی طرف طبعاً زیادہ رغبت ہے، اور اس میں کبھی کبھی ذوق، خشوع بھی حضرت کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے آخر شب کا تمام وقت نماز ہی میں ختم ہو جاتا ہے، تطویل قرات و سجود و رکوع میں بعض اوقات تو اتنا جی لگتا ہے کہ کسی دوسرے کام کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ اس لئے بھی ذکر میں کمی آتی ہے۔
جواب :...... وہ بھی ذکر ہی ہے۔
مکتوب :...... یہ احقر کا حال ہے جس کو پیش کر کے یہ درخواست ہے کہ مجھے کس ذکر کو معمول بنانا چاہئے۔
جواب :...... اوپر لکھ دیا۔
مکتوب :...... اور کس قدر
جواب :...... بقدر تحمل اور امید مداومت

مکتوب نمبر ۵۳

مورخہ ۴ رمضان ۱۳۴۹ھ

خواب :...... کل شب جمعہ میں سحر کے بعد احقر لیٹا ہوا تھا اور اذان کی آواز سن رہا تھا کہ

بین النوم و الیقظہ[1] دیکھا کہ مرشد المرشدین سید الواصلین حضرت حاجی صاحب نور اللہ
مرقدہ کی قبر شریف کسی مکان میں ہے جس کے متعلق یہ خیال ہوا کہ یہ تھانہ بھون ہی میں
ہے، قبر شریف خام مٹی کی بنی ہوئی ہے، (علی خلاف ما زرتہ فی مکۃ المکرمہ)[2] اور
دیکھا کہ قبر شریف سرہانے کے جانب سے کچھ شکستہ ہے، میرے مرشد حضرت والا دامت
برکاتھم اپنے دست مبارک سے اسکی اصلاح و مرمت فرمارہے ہیں اور یہ ناکارہ خادم
حضرت کے ساتھ مٹی جمانے میں شریک ہے۔

جواب : ...... سر اصول میں سے ہے، حضرت کے اصول کو بعض نافہم شکستہ کرتے ہیں، اللہ
تعالیٰ انکی اصلاح کی توفیق بخشیں۔

مکتوب نمبر ۵۴

مورخہ ۹/رمضان ۱۳۴۹ھ

مکتوب : ...... عرض حال اس بے احوال و اعمال کا یہ ہے کہ خانقاہ میں حاضر ہو کر بھی
باوجود یہ کہ ہر وقت کام کرنے والوں کو دیکھتا ہوں کچھ کام کرنے کی ہمت نہیں ہوتی البتہ
حسرت ہے اور اس کی امید کہ "لعل اللہ یرزقنی صلاحا"،[3] دیوبند سے مع اہل و عیال
شد رحال کرنے کی وجہ سے ایک چرچا ہوتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ عبادت و ریاضت کے
لئے جارہا ہے، اور یہاں دونوں کا صفر ہے، ڈرتا ہوں کہ "یحبون ان یحمدوا بما لم
یفعلوا"[4] کی فہرست میں نہ آجاؤں۔ اور یہ میری حاضری مجھ پر حجت نہ ہو جائے، جیسا
کہ حضرت والا کے ایک وعظ میں "کیۃ من نار و کیتان من النار"[5] کی شرح میں دیکھا اپنے
ظاہری حال سے ادعاء ید کی وجہ سے یہ شدت ان کے معاملہ میں کی گئی ورنہ نفس دینار کا
جمع کرنا تو گناہ نہ تھا۔ نیند کی یہ کثرت ہے کہ کم از کم رات کو پانچ گھنٹہ سوتا ہوں اور گھنٹہ
ڈیڑھ گھنٹہ پھر سونے میں گذرتا ہے، غرض کھانے سونے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ چاہا تھا
کہ یہاں رہتے ہوئے تکبیر اولی کا چالیس روز التزام کروں گا شومئی اعمال سے وہ بھی نہیں
ہو سکا کئی مرتبہ مسبوق بھی ہو گیا۔ ہر روز سے اس کا نیا عقد کرتا ہوں مگر چند دن کے بعد پھر
ٹوٹ جاتا ہے، غرض حال بحالی یہ ہے، حضرت والا کی دستگیری کی سخت ضرورت ہے، پرسوں

---

[1] سونے اور جاگنے کی درمیانی حالت میں
[2] مکہ مکرمہ میں قبر کی جیسی زیارت کی تھی اس کے برخلاف۔
[3] شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیکی عطا کردیں۔
[4] جو کام نہیں کیا اس کی تعریف کے خواہش مند ہیں۔
[5] ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے، دیکھیں مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق، الفصل الثالث حدیث نمبر۵

صبح کو ذکر کرنے بیٹھا کچھ کچھ نیند آرہی تھی بین النوم و الیقظۃ (جیسے اکثر کچھ کچھ واقعات نظر آیا کرتے ہیں) پرسوں ایک عجیب صورت ہوئی کہ ذکر لا الہ الا اللہ کرتے ہوئے ایک مرتبہ ایک سیاہ کتا نظر پڑا۔ پھر ایک مرتبہ ایک بچھو دیکھا۔ مگر کتا بھی ضعیف ہے و نحیف ہے اور بچھو بھی بہت خشک و پژمردہ ہے اور یہ محسوس ہو رہا ہے کہ سردی سے افسردہ ہے اس لئے کاٹتا نہیں واللہ اعلم یہ پریشان خوابین ہیں یا اپنی رذائل کی شکلیں۔ دعا کی سخت حاجت ہے۔

جواب :...... کس دھندے میں پڑ گئے بقدر وسع کام کئے جائیں۔ جو کوتاہی ہو جائے استغفار سے تدارک کیجئے۔ جب مربی دیکھتا ہے کہ بچہ دوڑ کر آنا چاہتا ہے، مگر گر گر پڑتا ہے اس وقت وہ اس کو آغوش میں اٹھا کر مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

"گرچہ رخنہ نیست عالم راپدید
خیرہ یوسف وارمی باید دوید [1]
مابدان مقصد عالی تنوا نیم رسید
ہاں مگر پیش نہد لطف شما گامے چند" [2]

مکتوب نمبر ۵۵

مورخہ ۱۴ شوال ۹ ۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... احقر حضرت گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر دو مرتبہ حاضر ہوا اور اسی طرح حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی، پہلی مرتبہ میں کوئی خاص اثر محسوس نہ تھا مگر دوسری مرتبہ حضرت گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر یوں محسوس ہوتا تھا کہ غایت شفقت سے متوجہ ہیں۔

جواب :...... تعجب ہی کیا ہے

مراز ندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجان گرتو آئی بہ تن' [3]

مکتوب :...... اور وہ کیفیت جس کی شکایت حضرت والا سے کی تھی الحمدللہ اسی وقت سے رفع ہو کر رقت و انبساط کی کیفیت پیدا ہو گئی۔

جواب :...... مبارک ہو۔

مکتوب :...... یہاں آکر جس دم بھی کرنا شروع کیا کئی روز سے کرتا ہوں مگر ہنوز تین منٹ سے زاید کی طاقت نہیں ہوتی جس میں تقریباً سو مرتبہ اسم ذات ہو جاتا ہے حسب ارشاد تین

---

[1] اگرچہ بظاہر (بچ نکلنے کا) عالم میں کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح دوڑ لگادینی چاہئے (راستہ خود کھل جائے گا)

[2] ہم اس بلند منزل تک نہیں پہنچ سکتے لیکن اگر آپ کا لطف چند قدم ہمارا ساتھ دے (تو منزل کچھ دور نہیں)۔

[3] مجھے اپنی طرح ہی زندہ سمجھو، تم اگر جسم کے ساتھ آؤ گے تو میں روح کے ساتھ آؤں گا۔

مرتبہ کرتا ہوں مگر زیادہ کرنے پر بھی قدرت پاتا ہوں۔
جواب :...... کچھ سانس زیادہ کر لیجئے مثلاً دو
مکتوب :...... اور اس کے بعد دیر تک یہ اثر محسوس کرتا ہوں کہ ذکر کی رغبت اور اختلاط و مکالمہ سے نفرت تقریباً بدرجہ اضطراب ہو جاتی ہے۔
جواب :...... الحمدللہ علی النفع [1]
مکتوب :...... صبح کو ذکر بارہ تسبیح میں اکثر ایک نعاس کی سی کیفیت پیدا ہو کر مختلف آوازیں اور مختلف اشکال نظر پڑتی ہیں نعاس بھی اس درجہ کی کہ ذکر بند نہیں ہوتا بلکہ آواز کا نغمہ بھی نہیں بدلتا۔
جواب :...... خیر تربیت کا یہ بھی ایک طریقہ ہے جس کا سامان غیب سے ہو گیا۔
مکتوب :...... گنگوہ میں خانقاہ کی مسجد میں بعد نماز صبح ذکر میں مشغول تھا تو دیکھا کہ کوئی بزرگ معاملات مدرسہ کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی فکر کی چیز نہیں صرف بیس دن کی بات ہے' (ہذا او مثلہ تقریباً) پرسوں ترسوں ایسے ہی حال میں حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ نہایت شاداں و فرحاں آرہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ معاملات مدرسہ کے متعلق بشارت دے رہے ہیں۔
جواب :...... اللہ صادق کرے۔
مکتوب :...... کل اسی صورت میں ایک اور عجیب سی صورت نظر آئی۔ دیکھا کہ کسی ہندو کا سر کٹا ہوا میرے سامنے رکھا ہے' (اگر یہ محض متخیلہ کے مخترعات نہیں اور اس کی حقیقت پر احقر کو مطلع کرنا خلاف مصلحت بھی نہ ہو تو اس عجوبہ کی تعبیر معلوم کرنے کو جی چاہتا ہے۔
جواب :...... زیادہ تر اثر ہے ہندوؤں کا نیا رنگ اس کا سر کٹنا اس رنگ کا فنا ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم۔
مکتوب :...... الحمدللہ کہ احقر کو ان چیزوں کی طرف التفات نہیں ہوتا بلکہ اندیشہ ہوتا ہے کہ حاجب مقصود نہ ہوں اور اس لئے عرض بھی کیا ہے کہ اگر یہ کوئی مضر صورت ہے تو اس کا علاج ارشاد فرمایا جائے۔
جواب :...... ھو ترک الالتفات فحسب [2]
مکتوب :...... ایک حال کچھ دنوں سے یہ ہے کہ میرے سامنے میری کوئی کتنی ہی مدح کرے اس کا ذرا اثر نہیں ہوتا بلکہ (خجل از پائے زشت خویش) [3] کی کیفیت ہو جاتی اور یہ خیال ہوتا ہے کہ۔

---

[1] الحمد للہ کہ نفع ہوا۔
[2] بس ترک التفات ہی چاہئے
[3] اور وہ (مور) خود اپنے بدصورت پاؤں سے شرمندہ ہے

و کیف تنام العین وہی قریرة
ولم تدر فی ای المحلین تنزل [1]

مدح کے متعلق تو الحمدللہ یہ کیفیت ہے مگر مذمت وتقبیح کا اثر طبیعت پر اب بھی کافی ہوتا ہے گو جذبہ انتقام کو محکوم صبر کر دینے پر الحمدللہ قدرت ہو جاتی ہے۔ وما ذالک الابفضل عنایاتکم السامیة[2] (وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم)[3]

جواب : ...... یہ سلامت فطرت کی دلیل ہے۔

مکتوب : ...... ایک اور حال یہ ہے کہ ایک مدت سے حضرت والا کی توجہات کو ایک شعا نوری کی شکل میں متشکل اس طرح کا محسوس پاتا ہوں کہ حضرت کی سمت سے نکلتی ہے اور اس نالائق خادم کے قلب پر پہنچتی ہے، اور اس رشتہ کی وجہ سے میں کسی شہر میں کسی جگہ ہوں حضرت کی جائی اقامت کی سمت کو بغیر کسی غور و فکر کے محسوس کرتا ہوں اور ایک ایسا جاذبہ پاتا ہوں جیسے قطب نما کو جانب قطب، اور بعض اوقات تو اس کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ شام کو جنگل کی طرف نکلتا ہوں تو یوں جی چاہتا ہے کہ تھانہ بھون کی سمت اختیار کروں تاکہ جس قدر بھی قرب ہو اور بعد کم ہو غنیمت سمجھوں۔

جواب : ...... یہ مناسبت تامہ کا اثر ہے۔

مکتوب : ...... جس وقت زاید از حاجب مکالمہ و مخالطت سرزد ہو جاتی ہے اسی وقت سے ان سب حالات میں کمی محسوس ہونے لگتی چنانچہ آج شب سے بھی یہی صورت ہو رہے ہیں۔ رات کو دیر سے سونا ہوا۔ آخر شب کی نفلیں ناغہ ہو گئیں۔ وقت ضحی میں قضا کی،

تحقیق : ...... ایسے امور سب کو پیش آتے ہیں۔

جواب : ...... انشاءاللہ سب خیر ہے، دعا کرتا ہوں۔

مکتوب نمبر ۵۶

مورخہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ

مکتوب : ...... جب سے تعلیم کا کام شروع ہوا ہے بارہ تسبیح کا ورد مکمل نہیں ہوتا۔ آخری دو چار تسبیحات باقی رہ جاتی ہیں اور چونکہ خلوت بھی کم ملتی ہے قلب کی وہ اگلی سی کیفیت معلوم نہیں ہوتی۔

جواب : ...... ایسے تقلبات و اسباب تقلبات سب کو پیش آتے ہیں جس سے اصل مقصود پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

---

[1] آنکھ پرسکون ہو کر کیسے سوجائے؟ جبکہ یہی پتہ نہیں کہ جنت اور دوزخ میں سے کہاں جا کر ٹھہرنا ہے۔
[2] یہ سب کچھ آپ کی بلند و بالا توجہات و عنایات کی بدولت ہے۔
[3] ورنہ میں تو وہی خاک (مٹی) ہوں جو کہ تھی۔

مکتوب :...... حضرت عمرابن عبدالعزیز ؒ کے مدینہ طیبہ کو قاصد برائے ابلاغ اسلام بھیجنے کی روایت اب تک متداولہ میں تو نظر نہیں آئی لیکن خلاصہ الوفا باخبار دار المصطفیٰ جو جلیل القدر محدث سمہودی ؒ کی تصنیف ہے اس میں اس روایت کو نقل کیا ہے، جن کے الفاظ علیحدہ پرچے پر لکھ کر ملفوف ہیں تاکہ اگر ضرورت ہو تو اپنے پاس رہنے دیا جائے۔

جواب :...... رکھ لیا اور غنیمت سمجھا ابن تیمیہ ؒ کو خیالی خطاب ہے۔

مکتوب :...... نیز آداب الاخبار میں جو حضرت نے ایک کلیہ تحریر فرمایا ہے کہ ہر کلام کے قلم سے لکھنے کا وہی حکم ہے، جو زبان سے کہنے کا بلھو اشد - اس کے متعلق عمدہ القاری شرح صحیح میں نیز شرح فارسی للمشکوۃ شیخ عبدالحق دھلوی میں - حدیث المسلم من سلم المسلمون من لسانہ الحدیث کے تحت میں نقل صریح نظر پڑی - اس کے الفاظ بھی اسی پرچہ پر نقل کر کے مرسل ہیں۔

جواب :...... وہ بھی ذخائر میں رکھ لیا۔

مکتوب نمبر ۵۷

پنج شنبہ ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ

مکتوب :...... یہ ناکارہ خدام بدنام کنندہ چند نکونام کسی وقت بھی کثرت ذکر و حلاوت فکر سے کسی معتدبہ وقت کے لئے بہرہ اندوز نہیں ہوا - جس کا سبب یہی ہے کہ ؎

ماندار یم مشامے کہ توانست شنید - ورنہ ہردم و زد از گلش وصلت نفحات[1]

لیکن جس طرح تھا، افتاں خیزاں چل رہا تھا - مگر ایک عرصہ سے یہ کیفیت ہے کہ اول تو علائق و مشاغل سے فرصت نہیں ہوتی اور جو کوئی مختصر سا وقت قبل از نماز صبح ذکر کے لئے رکھا ہے اس میں بھی نیز بعد نماز صبح بھی جب ذکر کے لئے بیٹھتا ہوں اس قدر غلبہ نوم ہوتا ہے کہ معمول پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اس میں ضعف قویٰ اور طاقت سے زائد کام دن میں کرنے کو بھی شاید دخل ہو مگر زیادہ تر محض کسل و غفلت معلوم ہوتی ہے امید کہ دعاء سے دستگیری فرمائی جائے گی اور اگر کوئی علاج بھی ارشاد ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جواب :...... دعا بھی کرتا ہوں - اگر وقت یا مقدار ذکر کی بدل دی جائے نفس مقصود حاصل رہے، لگے لپٹے رہنے سے حرمان نہیں رہتا، پھر بھی کسل کا شائبہ یا شبہ ہو متفرق اوقات میں استغفار سے تدارک کرتے رہنا چاہئے، اور یاس و پریشانی کو نہ آنے دینا چاہئے۔

---

[1] ہم وہ حواس نہیں رکھتے کہ سونگھ سکیں، ورنہ آپ کے گلشن وصل سے تو ہر وقت خوشبودار ہوائیں چلتی ہی رہتی ہیں۔

مکتوب نمبر ۵۸ مورخہ ۲۱ محرم الحرام ۵۰ ۱۳ھ

مکتوب :...... ایک ضروری عرض اس وقت یہ ہے کہ مدرسہ میں موجودہ مفتی صاحب کے متعلق ارباب حل وعقد کو عام شکایت ہے اس لئے وہ تبدیل کرنا چاہتے ہیں پہلے بھی اس سلسلہ میں ایک مرتبہ میرا نام لیا گیا تھا مگر نامکمل بات ہو کر رہ گئی تھی اس مرتبہ پھر یہ سلسلہ اٹھا ہے اور یہاں اکثر حضرات مجھے اس کام کے لئے مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ کام فی نفسہ سخت ہے اور پھر مجھ جیسے ناکارہ و نا اہل کے لئے جس کو اس کام کی اب تک کچھ زیادہ نوبت بھی نہیں آئی گو یہ تجویز ہوا ہے کہ حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب یا مولانا اعزاز علی صاحب کے ملاحظہ کے بعد فتاوی روانہ کئے جایں گے۔ باز ھم ابتدائی کام تو مجھے ہی کرنا پڑے گا۔ البتہ یہ نفع بھی اس میں معلوم ہوتا ہے کہ اگر کام قابو میں آگیا تو دینی نفع بھی بہت بڑا ہے اور درس تدریس میں جو دماغی تکلیف میری وسعت سے زائد ہورہی تھی اس میں تخفیف ہوجائے گی۔ ایسی حالت میں مجھے کیا کرنا چاہئے اس کا حل حضرت ہی کی زبان فیض ترجمان سے چاہتا ہوں۔

جواب :...... قبول کرلینا چاہئے حدیث ان اکرھت علیھا اعنت[1] علیھا او کما قال میں وعدہ ہے۔

مکتوب :...... ترجمہ قرآن مجید شروع کرانے کے بعد سے یہ عجیب بات محسوس کرتا ہوں کہ جو تکلیف و محنت مجھے مدرسہ کے چھ سبق میں ہوتی تھی اب ایک اور سبق اضافہ ہوجانے کے باوجود اتنا تعب محسوس نہیں ہوتا اور قوت و غفلت کی بھی جو کیفیت پہلے تھی اب اتنی نہیں معلوم ہوتی۔

جواب :...... ھذا من برکات القرآن انشاء اللہ تعالی۔

مکتوب نمبر ۵۹ مورخہ ۲۴ صفر ۴۹ ۱۳ھ

(حضرت قدس سرہ نے زوجہ مفقود کے متعلق اپنا ایک فتویٰ دارالعلوم دیوبند میں تصدیق کے لئے احقر کی معرفت بھیجا تھا اس پر یہاں کے حضرات کے دستخط کراکر واپس کیا بعض مواقع میں کچھ شبہات تھے ان کی نشان دہی کے لئے احقر نے عریضہ لکھا جسکا خلاصہ یہ ہے۔)

---

[1] اگر تمہیں زبردستی یہ کام سپرد کردیا گیا تو منجانب اللہ تمہاری مدد ہوگی۔ (اصل حدیث کے لئے دیکھیں مشکوۃ المصابیح باب النذور والایمان الفصل الاول اور کتاب الامارۃ کی الفصل الاول)

مکتوب :...... یہ معمولی شبہات تھے جو اس لئے عرض کر دیئے کہ حضرت والا کی عادت شریفہ معلوم ہے کہ بار خاطر نہ ہوگا۔

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

اور دوسری ضروری گذارش یہ ہے کہ آخر شب کی نفلیں بالکل ناغہ ہو رہی ہیں۔گھڑی میں الارم لگا کر رکھتا ہوں آنکھ بھی کھل جاتی ہے مگر غلبہ نوم وکسل کے باعث اٹھنے پر قدرت نہیں ہوتی۔امید ہے کہ دعا وہمت سے دستگیری فرمائی جائے گی۔

(فتویٰ کا کام جو دار العلوم دیوبند میں احقر کو سپرد کر دیا گیا تھا اس کے متعلق لکھا کہ) فتویٰ کا کام فی نفسہ سخت مشکل ہے بالخصوص مدرسہ دیوبند میں کہ یہاں فتاوی کی کثرت ہے اور لوگ اہم فتاوی کو یہاں بھیجتے ہیں۔پھر یہ کہ یہاں فتویٰ لکھنے کا ایک خاص طرز پڑا ہوا ہے اس میں مفتی پر کام بہت بڑھ جاتا ہے بایں وجوہ ابتداء میں طبیعت گھبراتی تھی مگر تھانہ بھون سے واپسی کے بعد ہی سے حضرت والا کی عنایات اور توجہ کا نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہو رہا ہے کہ الحمدللہ زیادہ الجھن نہیں ہوتی جس مسئلہ کی تلاش ہوتی ہے وہ آسانی سے ملجاتا ہے اور جس میں شفاء نہیں ہوتی اکابر دار العلوم سے تحقیق کر لیتا ہوں۔بہرحال یہ جو کچھ ہوا حضرت کی دعا و توجہ کا نتیجہ اور آگے بھی اسی کا محتاج ہوں۔

جواب :...... از اشرف علی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔فتویٰ مسجل ہو کر پہنچا سب حضرات کے لئے دل سے دعا کی، شبہات کی یادداشت رکھ لی سب مشورے کام کے ہیں اجمالا دیکھ لیا اطمینان سے سب مواقع کو ان ہی مشوروں کے موافق درست کر لوں گا۔اسی لئے وہ حصہ خط کا اپنے پاس رکھ لیا ہے۔خدا نہ کرے بار کیوں ہوتا بے حد مسرت ہوئی طبعا بھی جس کی وجہ خصوصیت مذاق ہے اور عقلاً بھی جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ علامت ہے بغور دیکھنے کی بھی اور دینی مصالح پر نظر کرنے کی بھی اور میری خیر خواہی پر بھی۔آپ کے دستخط کو تاثر کا نتیجہ سمجھ سکتا تھا۔قیام لیل حسب تمنا کے لئے بجز ہمت کوئی تدبیر نہیں، اگر ہمت کام نہ دے تو حسرت سے بھی اس کی ایک گونہ تلافی ہو جاتی ہے۔۲۴/ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

مکتوب نمبر ۶

مورخہ ۱۱/ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... حضرت کا یہ ناکارہ خادم بفضلہ تعالیٰ عافیت وراحت سے بسر کرتا ہے اگرچہ حقیقی عافیت وراحت سے محروم ہے۔

جواب :...... محرومی کا علم مقدمہ ہے عدم حرمان کا کیونکہ یہ علم تنبیہ ہے اور تنبیہ سے توجہ ہوتی ہے اور عدم کی توجہ سے حضرت حق کی توجہ ہوتی ہے اور حق کی توجہ کے بعد

محرومی کہاں؟

مکتوب : ...... وما عافیته من عمره ینقص و ذنوبه تزید[1] (قال مالک رحمه الله « زرقانی) حال و قال سب ابتر ہیں ۔ بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود ۔[2] بزرگوں کے انتساب نے اور بھی (بزمینم درکرد[3]) کا حال کر دیا ہے ۔ خداوند عالم اپنے ہی فضل سے رحم فرمادیں تو نجات کی صورت نکل سکتی ہے ورنہ اپنے عمل سے تو غرق وہلاک ہونے میں کسر نہیں ۔

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی ۔ ورنہ من از عمل خویش بغایت دورم[4]

حضرت والا کی عنایات و توجہات کی دستگیری کے سوا عالم اسباب میں کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا اسی نے پہلے تاریکیوں سے نکالا تھا یہی انشاء اللہ اب بھی میری غفلت و قسوت کا خاتمہ کرے گی ۔ بار دیگر ماغلط کردیم راہ[5]

جواب : ...... یہ سب امارات ہیں کامیابی کے انشاء اللہ ۔

مکتوب : ...... آخر شب کی نوافل عرصہ دو ماہ سے تقریباً نصیب نہیں ہوتی ۔ اگرچہ انکو قضاء کرلیتا ہوں مگر وظیفہ وقت تو فوت ہوا ۔

جواب : ...... فان ذلک وقتها[6] تو اس کو بھی وقت ہی بتلا رہا ہے ۔

مکتوب : ...... کچھ دنوں سے کاموں میں مشغول ہو کر جماعت نماز کے بھی اجزاء تو اکثر اور بعض اوقات کل بھی فوت ہو جاتی ہے ۔

جواب : ...... یہ امر قابل اہتمام ہے ۔

مکتوب : ...... زمانہ فتنہ اختلاف کا ہے لوگوں کی حکایت و شکایت سے قلب و زبان بھی سالم نہیں رہتیں ۔

جواب : ...... ایسا ہو جائے تو استغفار و اصلاح سے تدارک کر لیا جائے اور اللہ تعالیٰ سے

---

[1] اس شخص کی کیا عافیت جس کی عمر کم ہوتی جارہی ہے اور گناہ بڑھتے جارہے ہیں ۔ (امام مالک ؒ کے مقولہ کی طرف اشارہ ہے جسے شرح موطا میں علامہ زرقانی نے ج ۱ ص ۳ پر نقل کیا ہے)

[2] حیرانی اور پریشانی میں ہوں کہ میرا انجام کیا ہو گا ۔

[3] اور بھی زمین میں دھنسا دیا ہے ۔

[4] اگرچہ آپ اپنی رحمت کے لحاظ سے مجھے بہت قریب ہیں مگر اپنے عمل کی بدولت آپ سے بہت دور ہوں ۔

[5] پھر ہم سے راستہ میں چوک ہوگئی

[6] اشارہ ہے حدیث شریف کی طرف کی "جو آدمی کسی نماز سے سوگیا یا بھول گیا تو جب اسے یاد آئے تو اسی وقت وہ نماز پڑھ لے کیونکہ (اب) یہی اس کا وقت ہے"۔

دعائے حفاظت۔

مکتوب : ...... انجکشن کے متعلق حضرت کے ارشاد کے موافق کتب فن کی طرف مراجعت کی اور ایک تحریر لکھ لی ہے جو بغرض ملاحظہ ارسال خدمت ہے اگر صحیح ہے تو دستخط فرمادیئے جائیں ورنہ غلطی پر متنبہ فرماکر ممنون فرمایا جائے۔

جواب : ...... میرے نزدیک تو صحیح ہے ہی اتفاق سے کئی علماء اس وقت جمع تھے سب نے دیکھ کر اتفاق کیا دستخط کر دیئے گئے۔

مکتوب : ...... اگر صحیح اور قابل اشاعت سمجھا جائے اور مولوی شبیر علی صاحب کی رائے ہو تو النور کے لئے اس کی نقل کرالی جائے۔

جواب : ...... مولوی شبیر علی سے نقل کے واسطے کہدیا بعد نقل مرسل ہے۔اس وقت نقل دیکھ لی اور تصحیح و مقابلہ بھی کر لیا مگر شائع نمبر پر ہو گا۔میں نے اس وقت تخمینہ کیا تو اندازسے ۸ مہینہ بعد شائع ہونے کی امید ہے۔البتہ اگر (میں تو نہیں) کوئی اور رائے دیدے کہ اس کو شعبان کے النور میں یا رجب میں شائع کر دیں یعنی ایسے پرچے میں جو رمضان سے پہلے نکل جائے تو رمضان میں فائدہ ہو۔

مکتوب نمبر۱۶

مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

مکتوب : ...... کئی روز سے حضرت والا کی یاد خصوصی طور پر سرمایہ دل بے مایہ بنی ہوئی ہے جس ماحول میں آج کل اوقات گذر رہے ہیں اس میں اگر کوئی سرمایہ راحت و سکون ہے تو صرف یہی ہے۔ے

ہم اسیروں کی ہے ایک باد صبا پرسان حال
پوچھ جاتی ہے کہ کیا باقی رہا میعاد میں

حضرت کی مجلس مقدس آنکھوں میں پھرتی ہے کبھی تو جی چاہتا ہے کہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر در دولت پر جاپڑوں (وما ذالک علی اللہ بعزیز) عریضہ لکھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ حضرت کا والا نامہ صادر ہو کر نور قلب و چشم ہوا۔لیکن میری شومی اعمال کہ ارشاد گرامی کی تعمیل کا شرف حاصل نہ کر سکا۔اس لئے کہ حضرت شاہ صاحب آج سے چار روز پہلے یعنی چھ شنبہ ۱۸/ ربیع الثانی ڈابھیل کے لئے دیوبند سے روانہ ہو چکے ہیں اور خط کا جواب اور بالخصوص کوئی مفصل تحقیق حضرت شاہ صاحب کی بالکل عادت نہیں یہ بھی سوچا کہ ڈابھیل میں کوئی جاننے والا بے تکلف ہو تو حضرت کی اجازت سے اس کے پاس بھیج دوں لیکن کوئی قابل اطمینان آدمی سمجھ میں نہیں آیا۔مجبوراً واپس ارسال خدمت کرتا ہوں۔

جواب : ...... اب یوں سمجھ میں آیا کہ پھر آپ کے پاس بھیجوں اگر کسی مدرس صاحب سے

توقع ہو کہ ان سوالوں کو حل کر سکیں گے گو اجمالاً ہی سہی تو اسے حل کرایا جائے اور بعد حل پھر شاہ صاحب کے پاس بھیج دیا جائے (جس پتہ پر میں بتلاؤں) اور اگر حل نہ ہو تو بدون حل ہی ان کی خدمت میں بھیج دیا جائے۔ جن کی معرفت جا سکتا ہے ان کے نام کا لفافہ ملفوف ہے، ڈاک میں چھوڑ دیں، پھر وہاں سے براہ راست میرے نام جواب آجائے گا۔

مکتوب :...... حضرت کی دعا و ہمت کی سخت ضرورت ہے۔ کوئی عمل و قابلیت تو ایسی نہیں جو جالب عنایات و توجہ ہو۔ البتہ دعا و عنایت کی طرف اجوح الخدام[1] ہوں اور (ہر کجا رنجے شفا آنجا ورد)[2] کے مصداق کا متوقع۔

جواب :...... من غم تو میخورم تو غم مخور[3]

مکتوب نمبر ۶۲ مورخہ ۲۳ جمادی الاولی ۵۰ ۱۳ھ

مکتوب :...... حضرت کا جوابی کارڈ زائد تھا وہ بھی ملفوف ہے کیونکہ یہ عریضہ پہنچنے ہی والا تھا۔ اور اس سے قطع نظر بھی یہ جی چاہتا ہے کہ اس ناکارہ غلام کے پاس جب کبھی ضرورت ہو جوابی کارڈ یا لفافہ نہ بھیجا جائے کہ اس سے مغائرہ صوریہ ظاہر ہو کر طبیعت میں اتنی مسرت باقی نہیں رہتی جتنی اس کے بغیر ہوتی۔

جواب :...... کبھی کبھی ایسا بھی کر لوں گا، خیر اس وقت قلب کا تقاضا ہوا۔

مکتوب نمبر ۶۳ مورخہ ۲۸ جمادی الاولی ۵۰ ۱۳ھ

(حضرت حکیم الامۃ دام ظلہم نے تحریر فرمایا تھا، کہ احتیاطاً ایک استفتاء مرتب کر کے اکابر کی خدمت میں پیش کر دیجئے۔ مضمون اس کا یہ ہو گا کہ ہمارے اضلاع میں اس وقت سے پچاس برس پہلے مہر لینے کو عیب سمجھتے تھے نہ عورت مانگتی تھی نہ اسکا ورثہ۔ اگر مدیوں مہر کا ترکہ اس کے ورثہ میں تقسیم ہو گیا اس زمانہ کے مہر کا عورت کے ورثہ کو دینا واجب ہو گا؟ اور اگر کوئی خود نہ دے تو کیا عورت کے ورثہ کو مطالبہ کا حق ہے؟ اس کے متعلق مکتوب ذیل ہے۔)

مکتوب :...... مسئلہ معلومہ کے متعلق استفتاء مرتب کر کے رکھ لیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ در چار روز میں مسئلہ کے مظان و مواقع میں تلاش کر کے اور پھر لکھ کر[4] اکابر کی خدمت

---

[1] آپ کے تمام خدام میں سب سے زیادہ حاجت مند ہوں۔
[2] جہاں بیماری ہوتی ہے وہیں شفاء پہنچتی ہے۔
[3] میں تمہارا غم کھا رہا ہوں تم غم مت کرو۔
[4] اس فتویٰ کے متعلق تفصیل آگے مکتوب ۶۵ میں آرہی ہے۔

میں پیش کروں گا کیونکہ اور کسی کو شاید اتنی فرصت نہ ہو کہ خود لکھے۔
جواب :...... بہت مناسب' سوال میں یہ بھی لکھنا مناسب ہو گا کہ اس وقت کا عرف دونوں امر کو محتمل تھا معافی کو بھی۔اور عدم اخذ کے ایسی غالب عادت کو بھی کہ عفو کی حاجت بھی نہ سمجھی جاتی تھی۔
مکتوب :...... نیز رسالہ القول للضبوط ترجمہ الامو المحکم المربوط (معروف بہ آداب الشیخ والمرید) طبع ہو کر آگیا ہے اس کے پچاس نسخے بدست موصوف (مولوی حمید حسن صاحب) ارسال خدمت کرتا ہوں انکو قبول فرماکر حسب صوابدید صرف فرمائیں تو عین کرم و عنایت ہوگی۔
جواب :...... بہت ہی مسرت ہوئی اب طالبین کو الجھنیں کم پیش آئیں گی۔قیمت معلوم ہو جائے تو بعد صرف ان نسخوں کے آپ کے یہاں کا پتہ مع قیمت بتلا دیا کروں۔
مکتوب :...... یہ ناکارہ خادم محض حضرت والا کی دعا وہمت کے سہارے پر زندگی بسر کر رہا ہے ورنہ در حقیقت میری زندگی شرمندگی کی مرادف ہے۔
جواب :...... یہی اعتقاد تو عین زندگی اور عین بندگی ہے۔
مکتوب :...... رنگوں کا ایک استفتا چند روز سے آیا ہوا رکھا ہے بعض علمائے رنگوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور گمان ہوتا ہے کہ ہمارے مولانا ظفر احمد صاحب نے شاید مخالفت کی ہوگی۔نفس مقاصد کو دیکھ کر تو کوئی زیادہ کراہت پیدا نہیں ہوتی لیکن ان تمام امور کے ساتھ اتفاق کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔اس لئے حضرت والا سے یہ درخواست ہے کہ ملاحظہ فرما کر یہ مطالع فرما دیا جائے کہ اس کی موافقت کی جائے یا مخالفت 'پھر مفصل جواب احقر لکھ لے گا۔
جواب :...... عنوان تو کچھ نیا سا ہے لیکن معنوں قابل نکیر نہیں میرے خیال میں موافقت کر کے چند شرطیں لگا دی جائے۔
(۱) کام کرنے والے صالح متدین ہوں جن کے قلب میں علماء شریعت و حاملان شریعت کی عظمت و وقعت اور عملاً حفظ حدود کا اہتمام خاص ہو۔(۲) سرپرست کسی محقق و متقی عالم کو بنایا جائے اور احکام شریعہ میں اس کا فتویٰ عمل کے لئے معین ہو اور انتظامات بحتہ میں خواہ اس کی رائے احد الشقین کی مرجح ہو۔(۳) اگر کوئی صاحب رائے یا صاحب علم اس میں اختلاف کرے اس کو نیک نیتی پر محمول کر کے اس سے متاثر نہ ہو۔(۴) اہل اختلاف کو بھی اس میں مشورہ لکھ دیا جائے کہ اختلاف کی ایسی صورت اختیار نہ کریں جس سے اصل تحریک کو صدمہ پہنچے۔کیونکہ وجوہ اختلاف کا حاصل صرف یہ ہے کہ اس میں نفع کی امید نہیں باقی کوئی معتد بہ ضرر بھی نہیں دیکھلایا گیا تو عدم ضرر یقینی اور نفع مجتھد فیہ تو اس صورت میں اختلاف کرنا کیا ضرور؟

مکتوب نمبر ۶۴ مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ

مکتوب : ...... دوسرا فتویٰ دربارہ[1] دین مہر ورثہ مدیوں مہر کے متعلق جانبین وجوب و سقوط کی وجوہ کچھ کچھ پیش نظر ہیں کسی جانب میں ہنوز شرح صدر نہیں یہاں کے اکابر سے دریافت کیا تو وہ بھی مختلف نظر آئے۔ حضرت مولانا اصغر حسین صاحب مدظلہم کی رائے یہ ہے کہ کوئی دین مہر ہو یا دوسرا بغیر عفو صریح کے محض عدم مطالبہ کی وجہ سے اور نہ اس رواج عدم اخذ کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب سقوط کی طرف مائل ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب عام عادت عفو اور استعفاء کی تھی اور اس وقت بھی کوئی مطالبہ نہیں کرتا تو مسلم متوفی کی طرف جو حسن ظن کرنا چاہئے کہ اس نے ادا یا معاف کرا لیا ہو گا۔ لہٰذا جب تک کہ ورثہ مدیوں دعویٰ نہ کریں اور عدم عفو وغیرہ کا ثبوت نہ دیں تو معاف سمجھا جائے گا۔ احقر نے بھی بعض روایات مناسبہ بالباب جمع کی ہیں مگر اطمینان نہیں خیال یہ ہے کہ اگر یہی صورت رہی تو ایک مضمون بطور بحث لکھ کر حضرات کے سامنے پیش کروں گا اور وفاقاً یا خلافاً ہر ایک کی رائے اس پر لکھوا کر پیش کر دوں گا تاکہ مسئلہ کے متعلق صورہ محتملہ جمع ہو جائیں۔

جواب : ...... یہ تدبیر بہت اچھی ہے۔

مکتوب : ...... اسی سلسلہ میں جواب والا نامہ گرامی میں تاخیر ہو گئی۔

جواب : ...... کچھ حرج نہیں مجھ کو تو کبھی تقاضا ہوتا ہی نہیں ان سب عوارض پر نظر رہتی ہے۔

مکتوب نمبر ۶۵ مورخہ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

مکتوب : ...... یہ ناکارہ و نالائق غلام بدنام کنندہ چند نکو نامان مدت سے ایک ایسی بے حسی و جمود و خمود کی حالت میں ہے کہ معمولات اول تو کچھ ہیں ہی نہیں اور جو ہیں وہ بھی دقت و تکلف کے ساتھ پورے ہوتے ہیں آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر ارادہ ہوا کہ کوئی پرچہ لکھوں۔ لیکن شرم آتی ہے کہ کیا لکھوں۔ پھر آج یہ خیال کیا کہ حال بے حالی بھی کی اطلاع دوں کہ۔ نتواں نہفتن درد از طبیبان[2] حضرت کے افادات و عنایات اور نظر کیمیا اثر کی تاثیرات تو مشاہد ہیں کہ تمام اہل خانقاہ ان سے بہرہ اندوز ہیں۔ لیکن اپنے اندر مادہ قابل ہی نہ ہو تو

---

[1] مکتوب ۶۰ میں جس فتویٰ کا ذکر ہے۔ ش

[2] طبیب سے درد نہیں چھپانا چاہئے۔

اس کا کیا علاج ہے۔

ماندا ریم مشامے کہ توا نست شنید
ورد ہر دم وزد از گلشن و صلت نفحات [۱]

لیکن ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی ہے کہ۔

داد حق راقابلیت شرط نیست
بلکہ شرط قابلیت دادا اوست [۲]

اس لئے اپنے آقائے کریم اور طبیب مہربان کی خدمت میں عرض ہے۔

تو دستگیر شو ای خضر پے خجستہ کہ من
پیادہ میروم و ہمرہان سوار انند [۳]
ساقیا یک جرعہ دہ زاں آب آتش گوں کہ من
درمیان پختگان عشق اوخام ہنوز [۴]

اس وقت تک اپنا کوئی نظام الاوقات بھی صحیح طور پر مرتب نہ ہوا تھا اب رمضان المبارک شروع ہو گیا۔ اب یہ ارادہ ہے کہ نظام الاوقات اور معمولات حسب تفصیل ذیل رکھوں یا اگر حضرت کی رائے مبارک میں کوئی ترمیم مناسب ہو تو اس کی تعمیل کروں۔ آخر شب میں کچھ نوافل اور پھر ذکر۔

ذکر کے متعلق حضرت والا نے بارہ تسبیح معمول مشائخ کی تلقین فرمائی تھی اور پھر بوجہ قلت فرصت و کمزوری، دماغ اس میں اختصار کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اس لئے مدت سے یہ معمول ہے کہ لا الہ الا اللہ دو صد بار۔ اور الا اللہ دو صد بار اسم ذات دو ضربی دو صد بار۔ یک ضربی یک صد بار یہ دائمی معمول ہے اور زیادہ فرصت و نشاط کے وقت زیادہ کر لیتا ہوں۔ اس وقت یہ دریافت کرنا ہے کہ یہی معمول یہاں بھی رکھا جائے یا کچھ ترمیم و تغیر مناسب ہے۔

جواب :...... کافی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

[۱] ہم وہ حواس ہی نہیں رکھتے کہ جس سے سونگھ سکیں، ورنہ آپ کے گلشن وصل سے تو کرم کی ہوائیں چلتی ہی رہتی ہیں۔

[۲] اللہ تعالیٰ کی عطا کے لئے انسان کی قابلیت شرط نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطاء، انسان کی قابلیت کے لئے شرط ہے۔

[۳] اے مبارک قدم والے خضر! میری دستگیر کر، کیونکہ میں پیدل چل رہا ہوں اور میرے ہمراہی سوار ہیں۔

[۴] اے ساقی مجھے اس آتشی رنگ والی شراب عشق کا ایک گھونٹ پلادے کیونکہ عشق میں تمام پختہ کاروں کے درمیان ایک میں ہی اب تک خام ہوں۔

مکتوب :...... پھر نماز صبح کے بعد اکثر رمضان المبارک میں غلبہ نوم ستاتا ہے اس لئے غالبًا ایک گھنٹہ اس میں بھی صرف ہو گا۔ سو کر اٹھنے اور حوائج ضروریہ سے فارغ ہونے کے بعد گھر کا کوئی ضروری کام ہوا تو کر دیا ورنہ تحریر فتاوی میں کتب خانہ میں حاضر ہو کر مشغول ہو گیا اور قبل فتاوی کے ایک پارہ قرآن شریف تلاوت کرنا بھی معمول رکھنے کا ارادہ ہے 'اور پھر اگر شرف حاضری مجلس نصیب ہوا تو دو پہر تک اس میں ورنہ فتاوی ہی میں وقت خرچ ہو گا۔ بعد ظہر حاضری مجلس اور بعد مناجات مقبول کا وظیفہ اور پھر گھر کے متفرق کام یا جنگل کی طرف چلا جانا۔ بعد مغرب مولوی محمد طیب کے ساتھ ایک پارہ قرآن شریف صلوۃ الاوبین میں سننا۔ اور ہر نماز فرض حضرت کے اقتداء میں پڑھنے کے بعد عدالت والی مسجد میں مولوی طیب صاحب کے ساتھ دو بارہ قرآن شریف تراویح میں سننا۔

پھر بعد تراویح بقیہ فتاوی کی تحریر یہاں تک کہ غلبہ نوم پیدا ہو۔ اس نظام الاوقات میں اگر کچھ ترمیم کی ضرورت ہو تو مطلع فرمایا جائے اور اگر یہی مناسب ہو تو برکت اور مداومت کی دعا سے سرفراز فرمایا جائے۔

جواب :...... انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اللہ تعالیٰ برکت فرمائے۔

مکتوب نمبر ۶۶   مورخہ ۹ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... بارگاہ سامی مین حاضر ہو کر حضرت کی جوتیوں کی طفیل سے الحمدللہ یہ تو ہوا کہ غرور سے ایک گونہ نجات ہوئی اور اپنے کچھ مصائب گویا متمثل ہو کر کے شرمندہ مثل زنگی آئنہ دیدہ ہوں [۱] کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اور یہ اچھی طرح واضح ہو گیا کہ تمام اہل خانقا میں سب سے زیادہ ناکارہ و آوارہ بدنام کنندہ خانقاہ میں ہی ہوں۔ کئی روز سے حزن کی کیفیت اور حسرت بڑھ رہی ہے کہ جب آفتاب ہدایت کے مواجہ میں بھی میری تاریکی کا یہ حال ہے تو آئندہ کیا ہو گا۔

جواب :...... یہ استدلال متکلم فیہ ہے یہ ایسا استدلال ہے کہ ستارہ کہے کہ جب آفتاب کے سامنے بے نور ہوں تو شب کو کس قدر بے نور ہوں گا بعض اوقات بعض احوال کا ظہور قرب میں نہیں ہوتا بعد میں ہوتا ہے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ان فکروں میں نہ پڑنا چاہئے جو ہو سکے کرتا رہے نہ ہو سکے نادم رہے۔

مکتوب :......

شراب لعل وجائے امن و یار مہربان ساقی

---

[۱] اس حبشی کی طرح جس نے پہلے پہل آئینہ دیکھا تھا۔

دلا کے بہ سود کارت اگر اکنون نخواھد شد [1]

حضرت کے سب خدام اپنے اپنے کام ہیں اور رفیع حالات میں اور اس ناکارہ کا کام صرف یہ ہے کہ کام کرنے والوں کو دیکھتا اور غبطہ کرتا ہے۔ وقت کچھ ایسا تنگ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کام نہیں ہوتا اور ایام عمر گذرتے جاتے ہیں نیند کی کثرت نے اور بھی تباہ کر دیا۔ اب بجز اس کے کہ حضرت والا سے استغاثہ کروں عالم اسباب میں کیا چارہ ہے۔

جواب :...... سب کا جواب معروض ہو چکا ہے۔

مکتوب :......

ازاں رحمت کہ وقف عام کردی
جہاں را دعوت انعام کردی
نمی دانم چرا محروم ماندم
رہیں ایں چنین مقسوم ماندم [2]

جواب :...... جب نمی دانم ہے پھر فکر ہی نہیں مصیبت تو میدانم میں ہے، [3]

مکتوب :...... امید کہ اس نالائق خادم کی خاص طور سے دستگیری فرمائی جائے گی کہ مستحق کرامت گناہ گارانند [4]

جواب :...... مطمئن رہنا چاہئے کہ بعض ترقی اطمینان ہی پر موقوف ہے۔

مکتوب نمبر ۷۶

مورخہ ۱۰ ر مضان المبارک ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... عریضہ منسلکہ کل احقر نے بکس میں ڈالا تھا اور صبح کی نماز کے وقت جبکہ غالبا حضرت والا نے اسکو ملاحظہ فرمایا تقریباً اسی وقت میں احقر مسجد میں بیٹھا ہوا ذکر بارہ تسبیح میں مشغول تھا۔ آخری تسبیح پڑھتے ہوئے بغیر کسی قسم کے نوم کے آنکھیں بند تھی ایک عبارت دوھرے حرفوں میں لکھی ہوئی سامنے آئی جس میں سے صرف یہ لفظ احقر نے پڑھا اور اس کی ہیت بھی پوری طرح یاد رہی (کنت) اس کے بعد پھر ایک عبارت سامنے آئی جو پڑھی

---

[1] گلابی شراب، پرامن مقام اور ساقی بھی مہربان دوست ہے تو اے دل اب بھی تیرا کام نہ بنا تو کب بنے گا؟

[2] جس رحمت کو آپ نے وقف عام کردیا ہے، تمام جہاں والوں کے لئے دعوت انعام کردی میں نہیں جانتا کہ اس دعوت سے میں کیسے محروم رہوں۔ اور ایسا بدقسمت کیسے رہوں؟

[3] یعنی جب آپ کی طرف سے "میں نہیں جانتا" ہے تو پھر کیا فکر ہے؟ مصیبت یہ سمجھنے میں ہے کہ "میں جانتا ہوں"۔

[4] گناہگار ہی نگاہ کرم کے مستحق ہیں۔

نہیں گئی۔اس سے فارغ ہو کر حضرت والا کا جواب منبر پر سے اٹھا کر پڑھا تو گویا ثلج صدر ہو گیا اور حضرت نے جو امر اطمینان فرمایا تھا گویا عین اطمینان ہو گیا۔اللہ تعالیٰ اس دولت کو تا دیر خیر و عافیت کے ساتھ ہمارے لئے قائم و دائم رکھے۔آمین۔

جواب :...... آپ کی خوشی سے خوشی ہوئی ادامها الله تعالی بکلینا[1] اور گو اس "کنت" کا سیاق و سباق معلوم نہیں لیکن کنت کا مدلول اکثر وہ حالت ہے جو پہلے تھی اب بدل گئی اور آپ کا حاصل مضمون یہ تھا کہ تاریکی نہیں گئی اور میرے جواب کا حاصل یہ ہے کہ جاتی رہی گو ظہور موخر ہو۔تو ان قرائن سے ظاہرا "کنت" اپنے مدلول مذکور کے اعتبار سے میرے جواب کی تائید ہے کہ کنت مظلمافیماسبق ولم تبق کذ الک الا ن[2] و الله اعلم

مکتوب نمبر ۶۸

مورخہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... حضرت کے ارشادات ملفوظ و مکتوب کے بار بار استحضار سے پریشانی الحمدللہ بالکل رفع ہوگئی اور اب حال یہ ہے کہ اسکا گویا مشاہدہ کرتا ہوں کہ سارے اہل خانقاہ مجھ سے افضل ہیں اور اکثر (بلکہ اگر کل بھی کہوں تو شاید غلط نہ ہو) کے متعلق یہ احساس ہوتا ہے کہ افضلیت کے ساتھ مجھ سے اکمل بھی ہیں اور ان سب کے مجمع میں اپنا وجود ننگ و عیب معلوم ہوتا ہے۔

احمدللہ کہ جہل مرکب سے جہل بسیط کی طرف آگیا اور اب کسی کام کی اہلیت اپنے اندر نہیں پاتا اور اس کی وجہ سے پریشانی تھی لیکن حضرت کے ارشاد کے بعد وہ تو رفع ہوگئی اور یہ کہہ کر دل بہلاتا ہوں کہ مدارج علیا کی طلب اس کم ہمتی و ضعف کے ساتھ محض طلب عبث ہے تیرے لئے تو یہی کافی ہے کہ طالبین کی فہرست میں تیرا نام ہو اور ان کے طفیل میں جان بخشی ہو جائے۔

جواب :...... مبارک مبارک۔

مکتوب :...... لیکن اسکا یہ اثر ضروری ہے کہ اس وقت فتویٰ لکھنا ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام میرے بس کا نہیں۔اس لئے حیران ہوں کہ کیا کروں کیا یہ درخواست کروں کہ مدرسہ والے مجھے اس سے معافی دیں اور پھر درس میں لے لیا جائے کیونکہ وہاں غلطیاں چل نہیں سکتیں۔شاید دیانتا میرے لئے بہ نسبت اس کام کے وہ کام اچھا ہو۔

جواب :...... جب اللہ تعالیٰ نے خشیت کا یہ غلبہ دیا ہے تو اعانت بھی ہوگی جیسا احادیث

---

[1] ہم دونوں کے لئے اللہ تعالیٰ یہ خوشی باقی رکھیں۔
[2] یعنی تم پہلے تاریکی میں تھے مگر اب ایسے نہیں رہے۔

میں وعدہ ہے 'اگر مدت معتد بہا کے بعد اس کی ضرورت محسوس ہوگی بعد میں مشورہ ہروقت ممکن ہے۔

مکتوب نمبر۶۹

مورخہ---رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

بحضرت سیدی وسندی وکھفی ومعتمدی وسیلۃ یومی وغدی متعنا اللہ تعالی بطول بقائہ بالخیر -بعد تحیۃ ماثورہ وآداب واجبہ یہ ناکارہ خادم شفیع دیوبندی عرض پرداز ہے کہ بفضلہ تعالیٰ اب حضرت والد صاحب دام مجدھم بالکل عافیت سے ہیں۔کل جمعہ کی نماز کے لئے بھی مسجد میں تشریف لے گئے تھے۔

جواب :...... مبارک ہو۔

ہاتھ پر کسی قدر خفیف سا اثر باقی ہے-مالش جاری ہے محض حضرت والا کی دعا کی برکت ہے کہ اتنی جلدی مرض کا اثر بالکل زائل ہو گیا ورنہ اطباء کو بھی اس کی توقع نہ تھی۔

شکر فیض تو چمن کند ای ابر بہار [1]

جناب والا حضرت کی عنایت محبت ہی کی وجہ سے مجھے اس وقت یہاں آنا پڑا اور نہ پہلے موقعہ پر حاضر ہونے کے وقت ہی اطمینان ہو گیا تھا خیر اب تو۔ الخیر فیما وقع انشاء اللہ پڑھ کر دل کو تسلی دیتا ہوں نیز حضرت مرشد العالم رحمۃ اللہ کے مقولے سے کہ فرمایا تن بھندوستان و دل بمکہ بہ کہ تن بمکہ و دل بھندوستان [2] دیوبند میں ہوں مگر ہروقت حضرت کی مجلس کا نقشہ آنکھوں میں ہے۔کئی روز تک تو ایسی کیفیت رہی کہ لوگوں سے ملنا ایک مصیبت معلوم ہوتا تھا جب کوئی بات کرتا یوں جی چاہتا کہ کسی طرح جلدی ختم کر دے اور میری جان چھٹے۔ تنہا ٹھرے رہنے میں قدرے سکون ہوتا تھا۔اب بھی یہی حالت باقی ہے مگر پہلے سے کم۔دربار عالی کی حاضری کے وقت بھی یہ ناکارہ خلائق محض غفلت وکم ہمتی سے وقت ضائع کرتا تھا اور یوں سمجھتا تھا کہ میں اپنی شومی اعمال سے یہاں بھی محروم ہی ہوں لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ ۔ میخانہ کے محروم بھی محروم نہیں ہیں۔کام کچھ نہ کرتا تھا مگر کام کرنے والوں کی صحبت تھی اور نظر فیض اثر سامنے تھی میں نے دربار کی حاضری ہی کے وقت ایک قطعہ لکھا تھا۔

چوں بدکان معرفت آئی
ای تہی دست از تقوی و عمل

---

[1] اے ابر بہار! چمن تیرے فیض کا شکر کیسے ادا کرے؟

[2] جسم ہندوستان میں ہو اور دل مکہ، تو یہ اس سے بہتر ہے کہ جسم مکہ میں ہو اور دل ہندوستان میں پڑا ہوا ہو۔

ہاں مگر لطف شہ کند مددے
بناگہ رسی یکنز امل [۱]

اب بھی اس طرح کا سہارا ہے کہ ۔دست شیخ از غائبان کوتاہ نیست [۲]

جواب :......ھذا اکل فال حسن لی [۳]

حضرت والا نے احقر کو ذکر لا الہ الا اللہ کی تلقین فرمائی تھی اور تعداد کو اس پر محمول کیا تھا کہ جس قدر آسانی بمداومت ہوسکے چند روز تک کیا تو چھ سو مرتبہ ہوسکا۔نیز ذکر بارہ تسبیح معمول مشائخ کو کبھی کبھی چاہتا تھا ان دونوں میں کر کے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ اس پر بھی مداومت کر سکتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ۔اس لئے عرض ہے کہ ذکر بارہ تسبیح یا صرف کلمہ طیبہ چھ سو مرتبہ ان دونوں میں سے کس کی مداومت احقر کے لئے انفع ہے تاکہ ہمیشہ کے لئے اسکو معمول بنالوں۔

جواب :......سال بھر تک بارہ تسبیح پھر تہلیل۔

مکتوب نمبر ۷ مورخہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

مکتوب :......یہ نالائق غلام بدنام کنندہ خانقاہ اس کی توقع نہیں رکھتا کہ اپنے سے کبھی بھی کوئی عمل ایسا ہوسکے گا۔جو ذریعہ وصول ہو۔کیونکہ کمند کوتہ و بازوی ست و بام بلند۔[۴] سارے ہی اسباب ناکامی جمع ہیں اس لئے اکثر یہ شعر پڑھا کرتا ہوں۔

کیف الوصول الی سعاد و دونھا –قلل الجبال و دونھن خیوف [۵]

لیکن حضرت والا کی عنایات وفیوض وبرکات کا شکر یہ کس زبان سے ادا کروں کہ بایں ہمہ پریشانی نہیں اور اسکا دل میں تقریباً یقین ہے کہ انشاء اللہ محروم نہ رہوں گا۔

جواب :......انشاء اللہ تعالیٰ۔

مکتوب :......اور یہ سمجھتا ہوں کہ اگر محروم رکھتا ہوتا تو یہاں آنے ہی کی توفیق نہ ہوتی جس

---

[۱] اے وہ شخص جو تقوی اور عمل سے خالی ہاتھ ہے دوکان معرفت پر کیسے چلے آئے؟ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اچانک بادشاہ کی مدد آجائے اور امید کے خزانے تمہارے ہاتھ لگ جائیں۔
[۲] مرشد کا ہاتھ غائب مریدوں سے دور نہیں ہوتا۔
[۳] یہ سب میرے لئے نیک فال ہے۔
[۴] کمند چھوٹی ، بازو کمزور اور چھت اونچی
[۵] سعاد (محبوب) تک کیسے پہنچوں جبکہ درمیان میں پہاڑوں کی چوٹیاں اور ان سے پہلے خوفناک گھاٹیاں ہیں۔

نے زیر بام پہنچادیا ہے وہی شاید کسی وقت آگے بھی کھینچ لیں ۔اس لئے اپنے اس حال بیحالی پر بھی کبھی کبھی سرور ہوتا ہے اور اپنی حسب حال احقر نے یہ شعر لکھا ہے جس میں امید بھی ہے کہ شاعری نہیں بلکہ حال ہے اور غلط فہمی ہوئی ہے تو تمنا ہے کہ یہ حال ہو جائے۔

حال بیحالی ما آمد تماشائی غریب ـــ کام ناکامی است مارا نامرادی خود مراد[1]

جواب : ...... بیشک۔

مکتوب : ...... اب حال یہ ہے کہ جو کچھ لکھا پڑا تھا تقریباً سب سے ایک ذہول سا معلوم ہوتا ہے سوائے اس کے کہ حضرت کی خدمت میں حاضر رہوں یا تنہائی میں پڑا رہوں کسی کام میں جی نہیں لگتا۔تمام متعلقہ کاروبار ایک آفت نظر آتے ہیں۔

جواب : ...... اسی حالت میں کام کرنا مجاہدہ کا کام دیگا۔

مکتوب : ...... اب گھر جانے کا وقت قریب آگیا لیکن جب اس کا تصور بھی آتا ہے جو سخت اذیت ہوتی ہے ۔اسکو کسی طرح جی نہیں چاہتا کہ یہ حالت کم بھی ہو اور پھر یہ سوچ ہے کہ اگر یہی حال رہا تو کام فتاویٰ وغیرہ کا کیسے چلے گا۔

جواب : ...... خوب چلے گا۔

مکتوب : ...... کل بعد مغرب حضرت والا کی نظر فیض اثر نے معلوم نہیں کیا کر دیا کہ عجیب سرور محسوس کرتا تھا اور آج مدت کے بعد آخر شب کی نماز میں حضرت کی برکت سے وہ کیف محسوس ہوا کہ جو شاید لجا دلوھم بالسیو ف[2] کہنے والوں کے حال کا کوئی حصہ تھا۔

قربان نگاہ تو شوم باز نگاہے ۔[3]

جواب : ...... ایک باز کیا بہت سے باز انشاء اللہ تعالیٰ۔

مکتوب : ...... امید کہ بقاء ورسوخ کی دعا فرمائی جائے گی۔

جواب : ...... دل سے

مکتوب : ...... اپنا تو یہ حال ہے کہ یہاں کی ایک گھڑی مغتنم معلوم ہو رہی ہے اور ادھر گھر سے جلد واپسی کا تقاضا ہے ۔ما درچہ خیالیم وفلک درچہ خیال[4] مجبوراً یہ خیال کیا ہے کہ

---

[1] ہمارا حال بے حالی عجیب تماشا بن گیا کہ اب مقصود میں ناکامی ہی خود مقصود نظر آتی ہے۔

[2] اشارہ ہے حضرت ابراہیم بن ادھم مشہور مقولہ کی طرف "واللہ انا لفی لذۃ لو علمہا الملوک لجادلونا علیہا بالسیوف" خدا کی قسم ہم ایسی لذت میں ہیں کہ اگر بادشاہوں کو اس لذت کا پتہ چل جائے تو وہ اس کی خاطر تلواریں سونت کر ہم پر چڑھ دوڑیں۔ (فتح الملہم ص ۶۳۲ ج ۱)

[3] میں تیری نگاہ کے قربان ایک نگاہ اور

[4] ہم کس خیال میں ہیں اور آسمان کس خیال میں۔

اگر حضرت والا اجازت عطا فرمادیں تو پرسوں ۲۸ / رمضان روز شنبہ سہ پہر کی گاڑی سے واپسی دیوبند کا قصد کروں۔

جواب :...... ضرور۔

مکتوب نمبر۱ ۷

مورخہ ۴ ؍شوال ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... تھانہ بھون کی ساعات میمونہ چشم زدن میں ختم ہوگئیں اب پھر وہی "گھر پہ جالی" کا مشغل ہے۔ ہر قدم پر جد امجد کی سنت خروج عن الجنتہ کا منظر معلوم ہوتا ہے یکسوئی اول تو کبھی نصیب ہی نہیں ہوئی اس مجمع خیر کی برکت سے جو کچھ آثار معلوم ہوتے تھے اب وہ بھی رفتہ رفتہ کم ہو رہے ہیں۔ حضرت کی تعلیم کی برکت سے اعتقاد ہے کہ یہ مطلوب نہیں لیکن اب تو تمام تر تمنا یہی ہے کہ تشعب ہموم سے نجات ہو اور حضرت کی دعا سے ہم واحد ھم آخرۃ کی دھن لگ جائے۔

جواب :...... لگے رہئے سب ہوجائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

مکتوب :...... اپنی نالائقی اور کم حوصلگی کی وجہ سے حاصل کچھ نہ ہوا لیکن حاضر دربار سے الحمدللہ یہ ضرور حاصل ہوا کہ حاصل کرنے کی چیز کا پتہ لگ گیا ولعل اللہ یحدث [۱] بعد ذلک امرا۔ حضرت کی مجلس میں اکثر تذکرہ رہا اور ہمیشہ رہتا ہے کہ طریق کا حاصل اصلاح اخلاق و اعمال باطنہ و تصحیح مقامات ہے کئی روز سے دفعتاً خیال آیا کہ میں نے اس کی طرف کبھی ہمت ہی صرف نہیں کی۔ اور نہ تفصیلاً اعمال باطنہ میں غور کیا کہ کس کس کی اصلاح میرے لئے زیادہ ضروری تابتصحیح مقامات چہ رسد۔[۲] اس لئے عرض ہے کہ مجھے اس معاملہ میں کیا کرنا چاہئے ان اعمال کی تفصیل میں اب غور کروں یا نہیں اور اگر کروں تو اس کی کیا صورت ہے اگر کوئی کتاب دیکھنے کی ضرورت ہو تو حضرت ہی تجویز فرمادیں۔

جواب :...... کسی مستقل اہتمام کی حاجت نہیں میرے مواعظ کا مطالعہ میں رکھنا کافی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

مکتوب نمبر۲ ۷

مورخہ ۱۴ ؍شوال ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... احقر نے عرصہ ہوا کہ خطبہ جمعہ کے بارہ میں ایک رسالہ بجواب استفتاء لکھا تھا۔ جی چاہتا تھا کہ حضرت کی نظر فیض اثر سے گذارنے کا شرف حاصل کروں لیکن کثرت

---

[۱] شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور صورت پیدا فرمادیں۔
[۲] کیونکہ مقامات کی تصحیح تک تو کہاں پہنچوں گا۔

مشاغل کے ساتھ حضرت کے ضعف و علالت کا خیال کر کے اب تک ایسے ہی چھوڑے رکھا۔یہ دو سراپرچہ بھی دس دن کا لکھاہوا رکھا ہے اب بھیجتاہوں میرے لئے صرف یہ بھی کافی ہے کہ حضرت کے دست مبارک میں پہنچکر خالی واپس آجائے اور کوئی نام تجویز فرمایا جائے۔

جواب :...... الاعجوبه فی عربیة خطبة العروب۔گوبہت سلیس تونہیں مگر زیادہ عویص (مشکل) بھی نہیں اور موضوع پر کافی دال ہے اور عربیہ و عروبہ میں صنعت تجنس بھی ہے عروبہ بمعنی جمعہ مشہور ہے منکر و معروف دونوں طرح مستعمل ہے۔

مکتوب :...... اور اگر کہیں کہیں سے ملاحظہ بھی فرمالیا جائے اور تصدیقی دستخط ہو جائیں تو زہے شرف۔

جواب :...... میں ان دونوں امر کے لئے خود بے چین ہوں ضرور کروں گا۔

خواب ...... جناب مولوی محمود صاحب رامپوری دیوبند تشریف لائے تھے انہوں نے دو خوابین احقر کے متعلق بیان فرمائے۔ایک یہ کہ دارالافتاء میں جس جگہ احقر بیٹھتا ہے وہاں پر حضرت گنگوہی ؒ کو آرام فرمادیکھا۔

دوسرا یہ کہ احقر ایک جگہ کھڑا ہے اور مولوی صاحب بھی ہیں اور پاس ایک مٹکا رکھا ہوا ہے جس میں شراب ہے مولوی محمود صاحب نے فرمایا کہ یہ تو حرام ہے میں نے کہا ہاں حرام کیا بلکہ نجس بھی ہے اس کے بعد ہی میں نے ایک گلاس بھر کر اس میں سے پی لیا۔

جواب :...... حرام اس وقت مومن کے پینے کے لائق ہوتا ہے جب وہ متبدل بہ حلال ہو جائے اشارہ ہے کہ رذائل متبدل بفضائل ہونے والے ہیں۔

بقیہ خواب ...... اور پھر مولوی محمود صاحب نے بھی پیا کہ جب مفتی پی رہا ہے تو ہمیں کیا عذر ہے اور پھر وہ اس اندیشہ میں رہے کہ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے نشہ ہو گا اور کیا کیا حال ہو گا لیکن کچھ نہ ہوا۔انتھی

جواب :...... کچھ نہ ہونا موید ہے اسی تعبیر کا کہ وہ شراب نہ رہی تھی۔

مکتوب نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... مسئلہ مفقود کے متعلق جس قدر سوالات تھے ان میں سے اکثر کے جوابات کتب مالکیہ میں صراحۃ یا قریب بصراحت نکل آئے ہیں۔اہم سوالات میں سے صرف یہ باقی ہے کہ ثبوت نسب اولاد بوقت واپسی بجانب زوج اول کس کی ساتھ ہو گا۔بعض کتابیں دیکھنی باقی ہیں۔اگر ان میں یہ بھی نکل آیا تو انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ سوالات بھیجنے کی ضرورت نہ رہے گا یا محض بطور احتیاط رہے گی۔یہ سب انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مع

عبارات سوال وجواب ارسال خدمت کروں گا۔
جواب :......بہت مسرت ہوئی جزاکم اللہ تعالیٰ۔

مکتوب نمبر ۴۷ مورخہ ۳ شوال ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... احقر خدمت سے واپس آیا تو گھر پہنچ کر معلوم ہوا کہ میرے خسر صاحب سخت فالج میں مبتلا ہو کر غازی آباد سے اس طرح آئے ہیں کہ بیہوشی میں دو روز تک ریل ہی میں کبھی سہارنپور کبھی میرٹھ جاتے آتے رہے زبان اور ہاتھ پاؤں قابو میں نہ تھے ۔یہ صاحب حضرت والا سے خاص عقیدت رکھنے والے اور سب اپنی بزرگوں کے نہایت معتقد ہیں ۔ایک مرتبہ تھانہ بھون شریف حاضر بھی ہوئے ہیں ۔اب الحمدللہ ہوش و حواس صحیح ہیں قدرے تکلف کے ساتھ بولتے ہیں ۔حضرت کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں اور دعا صحت کے لئے نہایت عاجزانہ درخواست کرتے ہیں ۔اگر کوئی تعویذ ممکن ہو تو وہ بھی عنایت فرمایا جائے عین بندہ نوازی ہوگی ۔الخ

جواب :...... السلام علیکم ۔سخت قلق ہوا تعویذ تو کہاں کہاں بندھے گا (پھر سمجھ میں آیا کہ اس کا سبب دماغ ہے وہاں بندھ سکتا ہے اس لئے لکھدیا) ایک عمل (بھی) لکھتا ہوں بعد نماز فجر چینی کی تشتری پر باوضو لکھ کر پلایا جایا کرے ۔سورہ فاتحہ مع بسم اللہ اور ذیل کی دو دعائیں ۔(۱) یاحی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ و بقائہ یاحی (۲) الھم انی اعوذبک من الجنون و الجذام وسیئی الاسقام ۔اور کوئی دوا کھانے کی یا مالش کی ہو اس پر بھی یہی پڑھدیا جائے ۔دعا بھی کرتا ہوں ۔اشرف علی ۔کل شنبہ سے ارادہ ہے کہ ایک قرآن انتخاب آیات احکام کے لئے ختم کروں دعا کیجئے۔

مکتوب نمبر ۵۷ مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... پہلے والانامہ کے ساتھ حضرت والا کی مرسلہ فہرست آیات احکام سورہ بقرہ کی وصول ہوگئی ۔بہت بڑا کام ہوگیا۔ ترتیب احقر نے شروع کر دی ہے ۔اس بے علمی و بے سروسامانی کے ساتھ قلت ہمت و فرصت سارے ہی اسباب بیکاری جمع ہیں لیکن حضرت کی دعا و توجہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو پورا فرمائیں گے ۔
جواب :...... انشاء اللہ تعالیٰ 'اللہ تعالیٰ مدد فرمائے ۔
مکتوب :...... دورہ تفسیر میں ابن کثیر نصف آخر احقر کے متعلق کی گئی تھی کتابوں کے آنے میں دیر ہوگئی مگر کل الحمدللہ وہ بھی شروع کرادی ہے ۔نئی کتاب ہے اور پھر غیر مخدوم 'نہ کوئی حاشیہ نہ شرح 'سوائے اعانت الھیہ اور حضرت کی توجہ کے کوئی سامان نہیں ۔

جواب :...... دل سے دعا کرتا ہوں۔

(مشورہ جدیدہ مفیدہ) قرآن میں قراءت مختلفہ ہیں غالباً ان تفسیرات مجوزہ دورہ میں سب قراءت کی توجیہ کا التزام نہیں کیا گیا اس لئے میں نے ایک رسالہ اس موضوع پر لکھا ہے جس کا نام "وجوہ المثانی فی توجیہ الکلمات والمعانی" ہے معلوم ہوا دیوبند کے کتب خانہ تجارتی میں ملتا ہے اگر اس کو ملاحظہ کر کے رائے ہو تو وہ پڑھانے کے قابل ہے کیونکہ قراتیں سب سب قرآن ہیں اس لئے ان کی توجیہات کا جاننا تکمیل ہے دورہ تفسیر کی۔

مکتوب :...... آج صبح بروز جمعرات الحمدللہ گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے [1]

جواب :...... مبارک ہو۔

مکتوب :...... امید کہ لڑکے کا نام حضرت ہی تجویز فرمائیں گے۔ پہلے غلام زادہ کا نام محمد زکی ہے اس کے مناسب یا جو حضرت کے نزدیک مناسب ہو تجویز فرمادیں۔

جواب :...... آپ کے نام کے مناسب محمد رفیع یا عبدالسمیع، اور بھائی کے نام کے مناسب محمد صفی یا محمد حنی یا محمد تقی یا محمد نقی۔

مکتوب :...... اور برکت عمر و صلاحیت کی دعا سے سرفراز فرمائیں۔

جواب :...... دل سے دعا ہے۔

مکتوب نمبر ۷۶ — مورخہ ۷ ذوالحجہ ۱۳۵۰ھ

مکتوب :...... ایک فتویٰ یہاں کے علماء میں مختلف فیہ ہو گیا اس لئے حضرت کی رائے مبارک معلوم کرنا ضروری معلوم ہوا۔ مستفتی کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت والا کے پاس بھی فتویٰ انہوں نے بھیجا ہے اور حضرت نے بھی اس میں طلاق بائنہ کا وقوع تحریر فرمایا ہے، یہی احقر نے لکھا تھا۔ مگر سہارنپور سے اس کے خلاف رجعیہ لکھا گیا ہے اور مولوی ریاض الدین صاحب کے فتویٰ محررہ سابقہ میں بھی اس کی تائید کی گئی ہے، دعوی عدالت میں دائر ہے، مولوی ریاض الدین صاحب رجعیت کا اقرار عدالت میں کر آئے ہیں اور اب دوسری جانب سے مجھے طلب کرایا جارہا ہے کیونکہ دوسرے فریق نے میرے زمانہ میں فتویٰ طلب کیا تھا۔ مجھے سابقہ فتوی مولوی ریاض الدین صاحب کی اطلاع نہ تھی ورنہ کسی طرح ٹال دیتا۔ اب فریقین کے ہاتھوں میں میرا اور مولوی ریاض الدین صاحب کا مختلف فیہ فتویٰ پہنچ گیا۔ ایک تو اس تعارض سے مدرسہ پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے، دوسرے

---

[1] محمد رضی سلمہ مراد ہیں۔ ش

نفس فتویٰ میں اطمینان کی ضرورت ہے' باوجود بہت غور و تفتیش کے میرا خیال اب بھی بائنہ ہی کا ہے۔

جواب ...... میرے نزدیک ضروری ہے کہ جو فریق آپ کو طلب کراتا ہے اس سے بلا کر کہا جائے کہ مجھ کو بلانا مفید نہیں میں عدالت میں کہہ دوں گا کہ جواب تو میرا ہی لکھا ہوا ہے لیکن دوسرے فتویٰ کو دیکھ کر مجھ کو تردد ہو گیا جس کے متعلق میں تحقیق جدید کر رہا ہوں اس لئے میں اپنے اس فتویٰ کو آخری تحقیق اور حجت نہیں سمجھتا پھر بھی اگر وہ طلب کرائے عدالت میں یہی کہا جائے اور یہ واقعہ بھی ہے کہ تردد ہو گیا اس صورت میں دونوں محذور سے حفاظت ہے۔

مکتوب :...... صورت سوال یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق نامہ بایں الفاظ لکھتا ہے 'میں نے تجھ کو طلاق دیدی اور میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔اس خط کو دیکھ کر تم اپنے کو مجھ سے علیحدہ سمجھنا۔

میں نے اس کے متعلق ایک یادداشت لکھی ہے وہ بھی ارسال خدمت ہے ملاحظہ فرمالیا جائے۔

جواب ...... میری سمجھ میں اب بھی بینونۃ ہی آرہی ہے اگر مولوی ریاض الدین صاحب کا یا سہارنپور کا جواب لکھا ہوا دیکھا جائے تو مزید غور کا موقع مل سکتا ہے اور اس صورت میں دوسرے اہل علم کو بھی دکھلایا جا سکتا ہے۔

مکتوب نمبر ۷۷   مورخہ ۳۰ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ

مکتوب :...... یہ ناکارہ و نالائق بدنام کنندہ چند نکونامے اپنے اسی حال بے حالی میں ہے زیادہ حسرت اس کی ہے کہ جب کبھی غور کرتا ہوں تو خود طلب ہی کا فقدان محسوس ہوتا ہے تا مطلوب چہ رسد۔

جواب :...... احساس فقدان یہ بھی ایک قسم ہے طلب بلکہ وجدان کی

بلا بودے اگر این ہم نبودے[1]

مکتوب :...... لیکن حضرت کا ایک ملفوظ مبارک یاد ہے جس سے کچھ دل کو تسلی سی ہو جاتی ہے اور پھر اس سے بھی ڈرتا ہوں کہ تسلی خود محمود نہیں۔ ملفوظ یہ ہے کہ یہ وہ دربار ہے جہاں بھیک ملنے کے لئے زنبیل لانا اگرچہ شرط ہے مگر زنبیل بھی خود اس دربار سے تقسیم

---

[1] اگر یہ بھی نہ ہوتا تو مصیبت ہوتی۔

ہوتی ہے اس لئے اہل طلب کو تو مطلوب کی تلاش ہو گی اور میرا مرض چونکہ عدم مرض ہے اس لئے مجھے تو خود طلب کی تمنا ہے 'اور اس کا بھی کوئی سامان بغیر حضرت کی دعاو ہمت کے نظر نہیں آتا۔

جواب :...... سب ہو رہے گا لگا لپٹا رہنا چاہئے۔

مکتوب :...... اپنی محرومی پر اس لئے اور زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ بڑوں کا نام بدنام ہونا ہے۔

جواب :...... اور اگر انہیں بدنامی ہی میں مزا آئے۔

مکتوب :...... حضرت صاحبزادہ حکیم مولانا مسعود احمد صاحب گنگوہی ؒ کی وفات کا حال تو معلوم ہو چکا ہو گا۔

جواب ...... ہو گیا افسوس

مکتوب :...... وفات سے چند روز قبل حسب ارشاد حضرت موصوف 'حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے حضرت گنگوہی ؒ کے کتب خانہ کی تقسیم بین الورثہ کا ارادہ فرمایا اور اعانت کار اور تقدیم کے لئے منجملہ چند اور حضرات کے احقر کو بھی ساتھ لیا اس بہانہ سے دو مرتبہ گنگوہ کی حاضری اور حالت مرض میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیارت نصیب ہو گئی۔

جواب ...... غنیمت ہوا۔

مکتوب :...... حضرت گنگوہی کے مزار اقدس پر حاضر ہوا تو باوجود اپنی بے حسی کے اتنا محسوس ہوتا تھا کہ حضرت شفقت کے ساتھ متوجہ ہیں اور ساتھ ہی اپنے دولت باطن سے حرمان کا استحضار اور زیادہ ہوا۔

جواب :...... یہ احساس اور یہ استحضار دونوں مبارک ہوں۔یہ استحضار وہی احساس ہے۔

مکتوب :...... احکام القرآن کی تصنیف کے وقت ایک مشورہ۔آیات احکام مجتہد فیھا کی تفسیر کا کام احقر نے شروع کر دیا تھا اور ایک حد تک ہو بھی گیا۔لیکن اب اس کی ضرورت پیش آئی کہ کسی کو اجرت دیکر عبارتیں نقل کراؤں۔جس میں اچھا خاصہ خرچ ہے اس لئے یہ خیال ہوا کہ پہلے یہاں کے حضرات سے اس کا استصواب کروں کہ اگر اس کے داخل درس کرنے کا ارادہ ہو تب تو اس کام پر اپنا وقت اور روپیہ صرف کروں ورنہ حسب ارشاد حضرت والا کوئی زیادہ حاجب کا کام نہیں بہت سی مستقل تفاسیر آیات احکام کی پہلی سے موجود ہیں۔اس بنا پر حضرت مولانا حسین احمد صاحب اور بعض دوسرے لوگوں سے ذکر کیا تو ان کی گفتگو سے اس کا کوئی خاص اہتمام یا ضرورت معلوم نہ ہوئی اور نہ یہ کہ اگر تیار ہو گیا تو درس میں لے ہی لیا جائے گا۔

اس لئے اب حضرت والا سے یہ درخواست ہے کہ اگر اس کام کو فی نفسہ حضرت کی نظر

مبارک میں کوئی اہمیت ہو اور قطع نظر دار العلوم کے درس سے اس کا کوئی معتدبہ فائدہ متصور ہو تو اس کو جاری رکھا جائے ورنہ ملتوی کر کے کوئی دوسرا ضروری کام کروں۔
جواب ...... اگر یہاں آنے کا اتفاق ہوا تو زبانی عرض کر دوں گا۔

مکتوب نمبر ۸۷

مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

مکتوب :...... میرا حال تباہ یہ ہے کہ مختصر سے مختصر ذکر کا معمول رکھا تھا اس پر بھی مداومت نہیں ہوتی۔ جماعت نماز بھی اکثر مسبوق ہونے کی نوبت آتی ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو آئندہ کے لئے احتیاط کا عزم کر لیتا ہوں مگر پھر جس دینی یا دنیوی مشغلہ میں ہوتا ہوں اس کو فوراً چھوڑ دینے اور جماعت اور تکبیر اولیٰ کی طرف سبقت کرنے میں غفلت ہوتی ہے جانتا ہوں کہ قصور اختیاری ہے اور استعمال اختیار کی کوشش بھی کچھ کرتا ہوں مگر غفلت سب پر غالب آجاتی ہے۔ آخر شب کی نوافل تو مدت سے وقت پر نہیں ہوتیں صبح کو صلوٰۃ ضحیٰ کے ساتھ قضاء کرتا ہوں۔ نتوان نھفتن درد از طبیبان۔ میرا وجود اگر میرے ہی لئے باعث ننگ ہوتا تو اتنا فکر نہ ہوتا۔ مگر شرم اس کی آتی ہے کہ حضرت والا کی غلامی کی نسبت لوگوں میں مشہور ہوگئی۔
جی چاہتا ہے کہ کوئی اس نسبت کو نہ سنتا تو اچھا ہوتا۔ اس لئے دعاوہمت کا بہت زیادہ محتاج ہوں۔
جواب :...... اس کا سبب ضعف جسمانی ہے جس کا اثر عزم پر طبعا ہوتا ہے جس میں ایک گونہ غیر اختیاریت کا بھی درجہ ہے مگر یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ اس کا احساس ہے اور اسکا قلق ہے اسی میں لگا رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی کی برکت سے درجہ مطلوبہ بھی میسر ہو جائے گا حقیقتاً یعنی وقوعاً یا حکماً یعنی اجراو اثراً یہ حالت ضعہ کو بکثرت پیش آتی ہے۔ لیکن چھوڑ خوباں سے چلی جائے اسد۔ گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی۔ چلنے سے نہ رکیں۔
خواب ...... شب گزشتہ میں احقر گھر والی میں مسجد میں آکر لیٹ گیا تھا۔ لیٹنے کے متصل ہی اول توجہ دیکھا کہ والد صاحب مجھے یکایک فرماتے ہیں کہ تیری ترقی ہوگئی'
جواب :...... حضرت معاویہؓ کو شیطان نے تہجد سے سلا دیا پھر اگلی شب جگانے کی وجہ یہ بیان کی کہ آپ روئے پیٹے بہت اور درجہ بڑھ گیا۔ شاید اسی حسرت مذکورہ بالا پر اجر بڑھا ہو'

مکتوب نمبر ۸۹

مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

مکتوب :...... حاضری کے وقت جو بے حالی و بدحالی کی شکایت کی تھی بفضلہ تعالیٰ بارگاہ

سامی سے واپسی کے بعد اس میں خاص تغیر شروع ہوا اور حضرت کی دعا و توجہ کی برکت سے غفلت و قسوت گونہ رفع ہوئی والحمدللہ ۔شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار۔

جواب :...... بارک اللہ۔

مکتوب :...... میں سمجھتا ہوں کہ حضرت کے خدام میں سب سے زیادہ ضعیف الھمہ والقوہ اور سخیف الحال یہی ناکارہ ہے۔

جواب :...... یہ سمجھنا ہی تو بڑی نعمت ہے۔

مکتوب نمبر۸۰ مورخہ ۴ جمادی الاولی ۱۳۵۱ھ

مکتوب :...... بہاولپور ریاست میں قادیانی سے مسلمان عورت کا نکاح فسخ ہو جانے کا مقدمہ عدالت میں چلا اس کی پیروی کے لئے استاذ محترم حضرت شاہ صاحب کافی روز پہلے بہاولپور پہنچے دوسرے علماء کو بھی بلایا گیا جن میں میرا بھی نام تھا' میں حاضر ہوا اور بحمدللہ بیان بھی دیا حضرت شاہ صاحب کی بیان کی بھی ترتیب تھی' واپسی پر طبیعت علیل تھی 'حضرت کو اطلاع دی 'حسب ذیل جواب آیا۔

از اشرف علی 'السلام علیکم 'سعی بہاولپور مبارک ہو حق تعالیٰ کے نزدیک تو انشاء اللہ مشکور ہی ہے۔خلق میں بھی مشکور ہو اور جماعت حقہ منصور ہو اور اس کی موافق قانون منظور ہو آمین۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ صحت ہوئی اللہ تعالیٰ قوت بھی بخشے۔یہاں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی تعب نہ ہو گا۔ آزادی و بشاشت سے جتنا کام ہو سکے کیا جائے گا اگر رہ جائے گا کسی دوسرے وقت میں مکمل کر دیا جائے گا۔اب کی بار جی چاہتا ہے کہ سفر کا کرایہ بھی قبول کیجئے اور مدت قیام میں کھانا بھی 'خواہ گھر کا پکا' ہو خواہ ملا جی کے کھانے کی قیمت اور وہاں کسی طبیب سے اپنی مزاج کے موافق کوئی حریرہ یا کسی چیز کا شیرہ' خواہ کوئی غذا وغیرہ جس سے قبل و دماغ کو قوت پہنچے تجویز کرا لیجئے' یہاں اس کا انتظام کیا جائے گا اس میں تکلف نہ کیا جائے اور اگر مدرسہ تنخواہ وضع کرے اتنی مقدار بھی پیش کی جائے گی۔بخدمت والد صاحب وجمیع اہلبیت سلام و دعا' اشرف علی'

مکتوب نمبر۸۱ مورخہ ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۵۱ھ

مکتوب :...... حضرت والا کی ایک تحریر آئی تھی رسالہ ذیل کے متعلق کہ از اشرف علی' بمشفقم مولوی محمد شفیع صاحب سلمہ 'السلام علیکم اپنے جس رسالہ کا آپ نے ذکر کیا تھا' یعنی انساب کے متعلق اور معلوم ہوا تھا کہ وہ مکمل نہیں اگر اس کی تکمیل کر کے یہاں بھیجد یجئے تو میں بھی کچھ لکھدوں۔زبانی بھی کہا تھا اب پھر یاد دہانی کرتا ہوں باقی خیریت ہے سب کو دعا و

سلام ۔از تھانہ بھون ۔

مکتوب :...... رسالہ الانتساب الی غیرانساب قریب الختم ہے ۔

جواب ...... الحمدللہ ۔اگر کوئی اور اچھا نام ذہن میں آجائے وہ رکھ لیا جائے کیونکہ رسالہ کے مضامین میری نظر میں نہیں، ممکن ہے کہ ان کے اعتبار سے یہ نام بے جوڑ ہو ۔

مکتوب :...... انشاء اللہ وہ بھی جلد ارسال خدمت کروں گا۔ برادرم مولوی محمد طیب صاحب نے حضرت کا والا نامہ پہنچادیا تھا۔ میں نے چاہا کہ رسالہ قریب الختم ہے بجائے جواب کے رسالہ ہی بھیجدوں مگر اتفاقاً دیر ہوگئی اس لئے آج عریضہ ہی لکھنے کا قصد کر رہا تھا کہ منشی صاحب حامل عریضہ نے قصد تھانہ بھون ظاہر کیا تو ان کے ہاتھ بھیجدیا۔

مکتوب :...... رسالہ حیلہ ناجزہ، اپنی نہایت ضعیف رائے اور بہت ہی قلیل علم کے ساتھ لکھ تو دیا ہے اگر پہلے مولوی عبدالکریم صاحب دیکھ کر اس کی اصلاح کر دیں تو پھر شاید وہ حضرت کے ملاحظہ کے قابل ہو جائے ۔

جواب ...... خیر اصلاح کی تو کیا ضرورت ہے مگر مجھ کو آسانی ہو جاتی لیکن وہ بیماری سے اس کے متحمل نہیں مفقود تک میں دیکھ چکا ہوں آگے ان کو دیا ہے اگر نہ دیکھ سکے میں ہی دیکھ لوں گا پھر بعد تکمیل جزو ثالث مشوروں سے اطلاع دوں گا۔

مکتوب :...... اور چونکہ احقر نے اس کے طرز تحریر کو تقریباً بالکل ہی بدل دیا ہے اس لئے غرض ہے کہ اگر سابق طرز ہی کو زیادہ مفید خیال فرمایا جائے تو احقر کو اسی طرز پر دوبارہ کر دینے میں بھی ذرا تکلف نہ ہو گا۔

جواب ...... نہیں جدید ہی تجویز مناسب ہے ۔

وہ وکیل صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں بہت خوشی سے کوشش کے لئے آمادہ ہیں ۔

مکتوب :...... بعد اتمام عریضہ حضرت کا وہ والا نامہ بھی وصول ہوا جو بتوسط برادر عزیز مولوی محمد طاہر صاحب سلمہ حضرت نے ارسال فرمایا۔ وکیل صاحب کی رائے دوبارہ حیلہ ناجزہ اور کونسل میں پیش ہونے کی تجویز سے مسرت ہوئی اور بقیہ جزو کے بہت جلد پورا کر کے بھیجنے کی مزید تاکید ہوگئی اب انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پورا ہو جائے گا۔

جواب ...... اس کے متعلق اوپر لکھا گیا ہے ۔

مکتوب نمبر ۸۲

مورخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ

مکتوب :...... یہ ناکارہ غلام عرصہ سے کچھ ایسے تشتت میں مبتلا رہا کہ رسالہ معلومہ کے تیسرے جزو کا اتمام نہ ہو سکا اور چونکہ اتمام کا انتظار امروز و فردا میں رہا کوئی عریضہ بھی اس عرصہ میں نہ لکھ سکا ۔چند روز بخار میں بھی مبتلا رہا۔ آج اس جزو کو تمام کر کے ارسال

خدمت کرتا ہوں خدا کرے کہ پسند خاطر عاطر ہو۔
جواب ...... بحمد اللہ تعالیٰ پسند آیا اور خوب پسند آیا۔اور تفصیلی مطالعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ پسند آئے گا۔
مکتوب :...... یہ بحث بلا قصد کچھ طویل ہوگئی ارتداد کی حقیقت اور صحیح تعریف اور قادیانیوں کے ارتداد کا مسئلہ ایک مستقل جزو بن گیا۔اگر اس رسالہ کے ساتھ اس جزو کو اتنا مفصل رکھنا مناسب نہ سمجھا جائے تو اس کو جدا گانہ رسالہ[1] بنا دیا جائے اور اس کا خلاصہ درج رسالہ ہذا کر دیا جائے گا۔
جواب ...... جیسا مشورہ ہو گا۔
مکتوب :...... مولوی عتیق احمد صاحب دیوبندی سے مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت کا تسلسل معلوم ہوا' شاید وہ تو پہلے اجزاء کو بھی نہ دیکھ سکے ہوں گے۔
جواب ...... دیکھ رہے ہیں کہتے ہیں کہ تھوڑا سارہ گیا ہے 'ان کا پرچہ بھی ملفوف ہے۔
مکتوب :...... حضرت والا کو بھی زیادہ فرصت نہیں ملتی۔وہ پہلے دیکھ لیتے تو بہتر ہوتا۔
جواب ...... ایسا ہی ہوا پھر انشاء اللہ تعالیٰ میں دیکھوں گا اور چونکہ میرے ذہن میں زیادہ تحقیقات نہیں آتیں میں انشاء اللہ تعالیٰ جلدی دیکھ لوں گا۔پھر اس کے بعد ضرورت ہے یہاں آپ کے آنے کی تین چار روز کے لئے شروع رجب میں اگر ممکن ہو تو آگے تنگی نہ ہوگی۔
مکتوب :...... رسالہ الانتساب الی غیر الانساب میں بھی آخر کی ایک بحث باقی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس ہفتہ میں وہ بھی پورا ہو جائے گا۔
جواب ...... اتمہا اللہ تعالیٰ۔
مکتوب :...... احقر کے لئے اب تک کوئی مستقل مکان نہ تھا' والدین کے ساتھ رہتا تھا' بالخصوص مردانہ نشست کے لئے تو دہلیز تک نہ تھی'جس کی وجہ سے تنگی ہوتی تھی۔مکان قدیم کے پشت پر ایک افتادہ جگہ بہت سے شرکاء کی تھی جس کے حصے مدت سے خرید رہا تھا۔ اب حصہ باقی رہ گیا ہے جو اصل مالک کے تصرف سے بوجہ بینہ کی ڈگری کے نکل چکا ہے اور بینہ کے تصرف میں بوجہ عدم قبضہ و دخل اب تک نہیں آیا اس لئے بالفعل اصل مالک سے تعمیر مکان کی اجازت اس معاہدہ پر لے لی ہے کہ اگر بانجام یہ جگہ تمہارے پاس رہی تو تم سے ورنہ جس کے قبضہ میں جائے گی اس سے بیع نامہ کرالیں گے۔اور بنام خدا تعمیر شروع

---

[1] پھر رسالہ حیلہ ناجزہ کا جزو بھی قرار دیا' اور علیحدہ بھی بنام "حکم الازدواج علی اختلاف دین لازواج" شائع ہوا - ۱۲ ش

کر دی ۔اس تعمیر میں اور بھی پڑوسیوں نے کچھ جھگڑے کئے جس میں اپنے حق سے قطع نظر کر کے جھگڑے چکا دیئے صرف یہ بینہ کا قصہ باقی ہے جو غیر اختیاری ہے اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے کہ کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے ۔
جواب ...... دل سے دعا ہے اگر کوئی بنئے کا ملنے والا اس کو یہ سمجھا کر کہ تیرے تو کام کی نہی مفت میں پیسے ملجائیں گے اس سے بیع نامہ لکھوادے اور دستخط مالک قدیم کے بھی ہو جائیں تو شاید سہولت ہو۔کسی قانون دان سے بھی مشورہ کر لیا جائے ۔
مکتوب :...... تعمیر مکان میں اس قدر ہموم متفرقہ جمع ہو گئے کہ سخت تشتت و تفرق کا باعث ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے سخت تنگ ہوں ۔
جواب ...... بالکل صحیح ہے میرا مشاہدہ ہے ۔
مکتوب :...... مکان کے متعلق اس دعا کی بھی سخت ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ مبارک فرمادے اور اس وسعت مکان کو مکان حقیقی کی وسعت کا ذریعہ بنائے اور اپنی مرضیات میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔
جواب ...... سب دعائیں کرتا ہوں ۔
(ضروری تکلیف) صوفی محمود نے اپنے دواخانہ کی فہرست بھیجی ہے بعض ادویہ میری ضرورت کی ہیں ۔کیا کسی موثوق بہ ذریعہ سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے یہ مبالغہ نہیں اگر اطمینان ہو جائے تو پھر منگالوں ۔ میری ضرورت کا حال تقویت اعضاء و ہضم طعام و تقویت اعصاب ہے، خواہ ان ہی سے رائے لے لی جائے ۔

مکتوب نمبر ۸۳

مورخہ ۱۲ رجب ۱۳۵۱ھ

مکتوب :...... حضرت والا کی یہ تجویز کہ مولانا عبد الکریم صاحب کو یہاں بھیجدیا بہت ہی مناسب ہوئی ۔تاخیر بہت ہو گئی ہے اور ہوتی جارہی تھی کام کا ایک معتد بہ حصہ الحمد للہ ہو چکا ہے توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی فراغت ہو جائے گی ۔
جواب ...... ایسی جلدی نہ کی جائے کہ اخلال کا احتمال رہے ۔
مکتوب :...... اور پھر مولوی صاحب کے ساتھ احقر بھی حاضر خدمت عالیہ ہو کر جن امور میں حضرت سے مراجعت کرنی ہے وہ پیش ہو جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ کی تکمیل ہو جائے گی ۔
جواب ...... بڑی ہی مسرت ہوئی اس تکمیل نے میرے دماغ کی تنقیص کر دی ۔

کر دی۔

مکتوب : ...... اعلاء السنن[1] کی جلد پنجم کی کتابت مکمل ہو چکی اور ششم بھی قریب الختم ہے ہفتم کے مسودہ کے لئے مولانا شبیر علی صاحب کا خط آج آگیا ہے جس میں روانہ کرنے کو لکھا ہے ۔یک صد روپے بغرض اجرت کتابت علی الحساب بھی آج پہنچ گیا۔اطلاعاً عرض ہے۔

جواب ...... منجملہ منقصات دماغ کے ایک یہ کام بھی ہے مگر اب اہتمام شروع ہونے سے دماغ کو بھی سکون ہونے لگا ہے 'اللہ تعالیٰ مع الخیر تکمیل فرمادے ۔ میرا امر فطری ہے کہ جو کام آپ کے ہاتھ آجاتا ہے اس سے سکون ہو جاتا ہے نہ کہ تکمیل کے یقین کی بناء پر کہ یہ تو غیب ہے بلکہ تیقن اہتمام کی بناء پر کہ مشاہد ہے ۔

(بعض ضروری اطلاعات) (۱) یاد نہیں میری لکھی ہوئی تمہید محفوظ ہے اگر نہ ہو حسب حالت لکھی جائے ۔ (۲) مولوی صاحب کے کھانے کی قیمت ضرور لی جائے ۔ (۳) دو استفتے مرسل ہیں جواب کے بعد وہاں ہی ڈاک میں چھوڑ دیں یہاں لوٹانے کی ضرورت نہیں ۔اگر مدرسہ کے کام کے ساتھ نہ لکھے جائیں تو اس کی اجرت مولوی عبد الکریم صاحب سے لے لی جائے اسی طرح رسالہ کے کام کی بھی ۔

مکتوب : ...... انساب کے متعلق سیاہ کردہ اوراق ارسال خدمت ہیں تشتت ذہن کے وقت مختلف اوقات میں لکھا گیا ہے 'اگر حضرت والا نے نظر فرمالی تو ضروری ترمیمات کے بعد مشاید کچھ مفید ہو جائے ۔

جواب ...... جی تو چاہتا تھا کہ دیکھ کر خط لکھوں مگر اطمینان سے دیکھنے کو جی چاہتا ہے جس میں ذرا توقف مظنون ہے خط میں دیر مناسب منصب نہیں ۔ مفید تو ماشاء اللہ اب بھی ہے البتہ غالباً عبارت میں مزید ہو جانا مظنون ہے ۔

مکتوب : ...... نام تجویز کردہ سابق الانتساب الی غیر الانساب یا اور کوئی جیسی رائے عالی ہو تجویز فرمادیا جائے ۔

جواب ...... میرے نزدیک تو مناسب ہے میں نے اگر کچھ لکھا اس ضمیمہ کا نام بھی اس کا مرادف رکھوں گا ۔الانتما الی غیر الاباء ۔

---

[1] اعلاء السنن کی تصنیف پر حضرت ؒ نے تقریباً پچاس ہزار روپے خرچ فرمایا' اور بڑا وقت صرف فرمایا مگر اس کی طباعت میں دیر ہورہی تھی' بھائی مولانا شبیر علی صاحب' طباعت کا انتظام کررہے تھے مگر کاتب ست رفتار اور دوسرا کاتب میسر نہیں' اس لئے حضرت کے مشورے سے اس کی کتابت کا انتظام اس ناکارہ کے سپرد ہوا تھا۔ ۱۲ ش ۔

مکتوب نمبر ۸۴

مورخہ ۱۱ر رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ

مکتوب :...... یہ ننگ خانقاہ ناکارہ غلام چند روز سے حاضر آستانہ عالیہ ہے اول روز سے برابر اس ارادہ میں رہا کہ اپنے طبیب مشفق کے سامنے اپنا حال عرض کروں۔ لیکن یہ خیال قلب پر مستولی ہو گیا کہ حضرت کے تمام خدام اپنے اپنے حالات طیبہ عالیہ لکھتے ہیں اور میں جب کبھی لکھتا ہوں تو وہی بے حسی و بے حالی و سیہ کاری کا رونا ہوتا ہے یہ حال تو متعین ہی ہے اس کو لکھ کر کیوں حضرت والا کا وقت ضائع کیا جائے کیونکہ اس حالت کے بدلنے کا طریق حضرت والا تعلیم فرما چکے ہیں اور معلوم ہے اب جو کچھ ہے صرف اپنی حرکت و ہمت کا قصور اور غفلت و قسوت کا نتیجہ ہے' ہرچہ از ماست کہ بر ماست [۱] اور یہ خیال کیا کہ جب تک خود کوئی حرکت نہ کروں اور ہمت کا استعمال نہ کروں اس وقت تک فضول اپنی تباہ حالی کے شکوؤں سے حضرت والا کا وقت ضائع نہ کروں گا۔ اسی خیال میں ایک عشرہ گذر گیا۔ مگر خداوند تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ چند ہی روز میں ؎

لقائے تو جواب ہر سوال ۔ مشکل از حل شود بے قیل و قال [۲]

کا مصداق سامنے آگیا اور حالت بدلنی شروع ہوئی ظلمت و غفلت کے بادل کائی کی طرح چھٹنے شروع ہو گئے۔ شکر فیض چمن چوں کند ای ابر بہار [۳] اور اب حضرت کے فیض نظر سے الحمدللہ نماز و ذکر وغیرہ میں جی لگتا ہے اور دوسرے تمام تعلقات وبال معلوم ہوتے ہیں جو کچھ کرتا ہوں بدرجہ اضطرار کرتا ہوں۔ حضرت سے التجا ہے کہ اس میں ترقی اور بقاء کی دعا سے سرفراز فرمایا جائے کیونکہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جہاں آستانہ علیہ سے جدائی ہوئی اس قسم کی کیفیات بھی آہستہ آہستہ رخصت ہو جاتی ہیں اور طبیعت ادب پر غالب آکر پھر وہی قدیم حالت قائم کر دیتی ہے۔

جواب :...... یوں ہی رسائی ہو جاتی ہے' بچہ کی اگر صحت بھی مختلف رہتی ہو تب بھی ایک دن بالغ ہو جاتا ہے۔

مکتوب نمبر ۸۵

مورخہ ۲۶ر محرم الحرام ۱۳۵۲ھ

مکتوب :...... کئی روز ہوئے معلوم ہوا کہ حضرت والا کے سر مبارک میں محراب کی ٹکر

---

[۱] جو کچھ ہم پر (مصیبت) ہے وہ ہماری اپنی وجہ سے ہے۔
[۲] تیری ملاقات ہر سوال کا جواب ہے' بلا قیل و قال ساری مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔
[۳] اے ابر بہار چمن تیرے احسانات کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہے؟

سے چوٹ آگئی سخت پریشانی ہوئی لیکن ساتھ ہی زخم کے اندمال اور شفا کی خبر بھی سن لی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

جواب ...... اخیر کی حالت تو قابل شکر ہے ہی اول کی حالت بھی اس لئے قابل شکر ہے کہ دیر تک خون جاری رہنے سے تو معلوم ہوتا تھا چوٹ ہے لیکن الم ذرہ برابر نہ تھا۔

مکتوب : ...... حضرت والا کا مرسلہ منی آرڈر ۔ا روپے منجانب خواجہ صاحب وصول ہوا ہمشیرہ صاحبہ کے سپرد کر دیا۔ عجائب قدرت سے ہے کہ ہر ماہ میں خدا تعالیٰ کچھ نہ کچھ ایسے ہی غیبی سامان فرما دیتے ہیں۔

جواب ...... ان کے ایسے ہی الطاف ہیں۔

مکتوب : ...... دو مہینہ میں حضرت میاں صاحب مدظلہم کی معرفت کچھ روپیہ بقدر گذارہ وصول ہو گیا اس ماہ میں اتفاقاً کہیں سے کوئی صورت نہ نکلی تنگی تھی اور میرا قصد تھا کہ میں کہیں سے قرض کر کے ان کو دوں گا۔

جواب ...... اگر کبھی ان کو تنگی ہوا کرے بے تکلف اطلاع کر دیا کیجئے میں دو امر کا اطمینان دلاتا ہوں ایک یہ کہ اگر انتظام نہ ہو سکے گا فکر نہ کروں گا، دوسرا مقدار کا خیال نہ کروں گا خواہ ایک روپیہ کا انتظام ہو سکے۔

مکتوب : ...... حضرت میاں صاحب مدظلہم اور مولانا حسین احمد صاحب دونوں کئی روز سے سفر میں گئے ہوئے ہیں ان کے واپس آنے پر مولوی عبدالکریم صاحب کی خدمت میں دیوبند آنے کے لئے اطلاع دوں گا۔

جواب ...... بہتر۔

مکتوب : ...... حیلہ ناجزہ کی تعلیق در تعلیق سے افسردگی سی پیدا ہوتی ہے الخ۔

جواب ...... میں اس سے خوش ہوا مولوی عبدالکریم صاحب پر بھی یہی اثر ہے مقبولین کی افسردگی کو اللہ تعالیٰ رفع فرمائیں گے۔

مکتوب نمبر ۸۶

مورخہ ۲۵ صفر ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب : ...... ایک استفتاء دھلی کے بعض حضرات نے بھیجا ہے کہ حضرت والا کے دستخط اس پر ہو جائیں احقر نے تمام دیکھا ہے جواب صحیح معلوم ہوا اس لئے تصدیق لکھ دی ہے اگر حضرت والا کو فرصت دیکھنے کی ملجائے اور جواب میں تردد نہ ہو تو دستخط فرما کر دھلی کے لفافہ میں وہیں بھیجدیا جائے، ورنہ میں نے ان سے بھی عرض کر دیا ہے کہ ہجوم کار کی وجہ سے حضرت کو فرصت ملنا اور پھر مراجعت کتب دشوار ہے۔

جواب ...... دھلی کا استفتاء دیکھا تین مقام محتاج نظر ثانی معلوم ہوئے ایک قبض کی تحقیق

مفتاح سپرد کرنے پر قیاس کیا ہے کرایہ نامہ لکھوانے کو یہ سمجھ میں نہیں آیا مفتاح سپرد کرنا تمکین میں القبض ہے بخلاف کرایہ نامہ لکھوا دینے سے کہ اس سے موھوب لہ کو تمکن من القبض نہیں ہوتا ممکن ہے اس وقت کرایہ دار کے قبضہ میں ہوا اور وہ اس شخص کے نکالنے سے نہ نکل سکتا ہو کیونکہ میعاد کرایہ کی ختم نہ ہوئی ہو، مثلاً۔ دوسری زوج کی سکونت کو موجب شغل موھوب اس لئے نہیں قرار دیا کہ زوج کے سامان پر یہ زوجہ کو یہ عاریت یا ودیعت قرار دیا اول تو ممکن ہے کہ بعض اشیاء گھر میں زوج کی ایسی ہوں کہ اس پر زوجہ کا ید کسی قسم کا ثابت نہ ہو دوسرے خود زوج تو اسکا شاغل ہے، تیسرے ولایت مالیہ میں تفصیل نہیں کی کہ ولایت تصرف کا اور حکم ہے اور ولایت حفظ کا اور حکم ہے ان تین خدشات کے سبب ابھی اس استفتاء کو روک لیا ہے جو رائے ہو مطلع فرمائیں۔

مکتوب نمبر ۸۷

مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب :...... زیادہ افسوس اسکا ہے کہ جس راستہ میں حضرت کے زیر نظر قدم رکھا تھا اس میں کوئی قدم نہ چل سکا کچھ تو مشاغل ایسے ہیں کہ فرصت نہیں ملتی کچھ ضعف طبیعت اور مزید اس پر غفلت، غرض کچھ کام نہ کبھی ہوا اور نہ ہوتا نظر آتا ہے، اس لئے ناکارہ غلام زیادہ محتاج، دعا و توجہ ہے کہ ایسی حالت میں یہی سرمایہ نجات نظر آتا ہے۔

جواب :...... انشاء اللہ تعالیٰ حرمان نہ ہو گا اگر سیر سے قطع نہ ہو گا اللہ تعالیٰ طیر سے قطع فرمادیں گے[1]

مکتوب :...... دار العلوم دیوبند میں جو فتاوی لکھے جاتے ہیں وہ ہمیشہ درج رجسٹر ہوتے ہیں اس وقت تک بڑے بڑے عظیم الشان تقریباً دس رجسٹر تیار ہیں ان میں بہت سے اہم فتاوی بھی ہیں جو حضرت مفتی صاحب مرحوم کی عمر کی کارگذاری اور ان کی یادگار ہے، لیکن رجسٹروں کی کوئی فہرست نہ ہونے کی وجہ محض بیکار پڑے ہیں ضائع ہوجانے کا بھی اندیشہ ہے اس لئے بار بار خیال آیا کہ ان کی اشاعت کی کوئی صورت ہو تو بہتر ہے، نیز احقر کے لکھے ہوئے فتاوے اگرچہ فی نفسہا اس قابل نہیں کہ اشاعت کی جائے لیکن اگر وہ کسی کتابی شکل میں مبوب ہوجائیں تو مجھے اس سے بہت مدد ملے۔ مشورہ دربار (المفتی) حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دامت برکاتہم کے اشارہ کے موافق یہ خیال ہوا کہ ایک رسالہ المفتی کے نام سے ماہوار جاری کیا جائے جس میں آٹھ صفحے حضرت مفتی صاحب کے فتاوی کے بنام عزیز الفتاوی اور آٹھ صفحے اپنے لکھے ہوئے فتاوی کے جس کا نام حضرت والا ہی نے تجویز

---

[1] یعنی اگر راستہ چلنے سے قطع نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اڑا کر راستہ پورا فرمادیں گے۔

فرمایا تھا یعنی امداد الفتین اور آٹھ صفحے ابتدائی میں مختلف مضامین نصائح و حکم وغیرہ کے متعلق ہوں ۔اس سلسلہ میں کچھ فرمے جداگانہ بھی طبع کر لئے جائیں جو سال بھر میں جمع ہو کر ایک جلد بن جائے ۔

آج کل دیوبند میں کوئی ذریعہ اشاعت بھی نہیں رہا بعض مضامین کی اشاعت کی ضرورت معلوم ہوتی ہے ،تو تنگی ہوتی ہے ۔اس لئے اس خیال کو اور تقویت ہوئی لیکن حضرت کے مشورہ اور تجویز سے پہلے یہ سب چیزیں محض خیال ہی خیال ہیں ،امید کہ مشورہ مفید سے سرفراز فرمائیں گے چونکہ خریداروں کا بہم پہنچنا بھی دشوار ہے اس لئے قیمت صرف ایک روپیہ رکھنے کا خیال ہے کہ طلباء بھی لے سکیں ۔

جواب ...... رائے نہایت مبارک ہے مگر صرف کلام خریداروں کے میسر آنے میں ہے شاید اشتہار دینے سے اندازہ ہو جائے کیا مدرسہ بھی کچھ مدد دے گا؟ پھر فتاویٰ مجتمہ اشاعت میں استیعاب ہو گا یا انتخاب ۔

مکتوب نمبر ۸۸

مورخہ ۲ رجب ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب :...... حضرت کا گرامی نامہ صادر ہو کر باعث ہزاران مسرت ہوا ۔درماندہ سیر کے لئے طیر کے احتمال نے مردہ تن میں روح کا کام کر دیا[۱]

جواب :...... انشاء اللہ تعالیٰ اس کو عنقریب دیکھ لیا جائے گا ۔

مکتوب :...... رسالہ المفتی کے متعلق مدرسہ سے تو کوئی امداد نہ ملے گی کیونکہ جو حضرات ارباب حل و عقد ہیں انہیں اس قسم کی چیزوں سے دلچسپی نہیں اس لئے یہ بھی احتمال ہے کہ بجائے امداد ملنے کے اسکو احقر کے جرائم کی فہرست میں شمار کیا جائے کہ دار الافتاء میں تجارت شروع کر دی ۔حالانکہ تجارت اور فائدہ دینویہ کی نیت اس میں کرنا حماقت کے سوا کوئی وجہ نہیں رکھتا ۔خریداروں کا بہم پہنچنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے لیکن پھر بھی جو احقر نے قصد کیا ہے تو یہ سمجھ کر کہ اس طرح پر فتاوی کے فرمے جداگانہ بھی چھپتے رہیں گے جو رسالہ میں نہ نکلیں گے وہ مستقل کتابی صورت میں سالانہ ایک جلد بنکر تیار ہو جائیں گے اور پھر بھی اشتہار نکلنے پر اسکا اندازہ صحیح ہو سکے گا کہ اس میں بہت زیادہ نقصان مالی تو نہیں ہے ۔

فتاوی کے متعلق انتخاب کا خیال ہے اور طریقہ انتخاب کا یہ رکھنے کا ارادہ ہے کہ ایک تو

---

[۱] جو پیدل چلنے سے عاجز تھا اس کے لئے اڑان کی امید نے مردہ جسم میں گویا روح پھونک دی ۔

ضرورت عامہ کالحاظ اور دوسرے جن مسائل میں تردد ہو جائے 'ان کو اشاعت میں نہ لایا جائے اگر ضرورت زیادہ سمجھی جائے تو دوسرے علماء سے مراجعت کر کے بعد اطمینان تام کے شائع کیا جائے ۔حضرت مفتی صاحب کے فتاوی میں بھی اور اپنے فتاوی میں بھی '

جواب ...... عین الصواب ۔

مکتوب :...... اب حضرت والا سے یہ درخواست ہے کہ اول تو اس کا مشورہ عطا فرمایا جائے کہ اس کام کو شروع کیا جائے یا نہیں کیونکہ نفع و ضرر دونوں کے پہلو موجود ہیں حضرت کے مشورہ سے رائے کی تقویت چاہتا ہوں اور مشورہ کو مشورہ ہی کی حد میں رکھوں گا۔دوسرے بصورت عمل کوئی مفید مشورہ اور ہو تو اس سے بھی مطلع فرمایا جائے ۔

جواب ...... دینی نفع تو یقینی ہے اگر دنیوی نفع نہ ہو تو بند کرنا اختیار میں ہے اگر جرائم میں داخل کئے جانے سے اطمینان ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کر دیا جائے اور اس اطمینان کی ایک صورت ذہن میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ مولانا حسین احمد صاحب کو اپنا ہم خیال کر لیا جائے پھر مجلس میں ان کی نصرت کافی ہوگی ۔

مکتوب :...... ایک فتوی جو حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی معرفت مراد آباد سے آیا تھا۔احقر نے اپنی سمجھ کے موافق جواب لکھ دیا ہے مولانا موصوف نے بھی موافقت فرمائی ہے 'مگر مزید احتیاط اور مراد آباد کے لوگوں کے اطمینان کے لئے مولانا یہ چاہتے ہیں کہ یہ فتوی حضرت کی نظر سے بھی گذر جائے اور اگر صحیح ہو تو دستخط ہو جائیں اس لئے ارسال خدمت ہے بغیر زیادہ تفتیش وغیرہ کے اس پر اطمینان ہو جائے یا اس کے خلاف پر شرح صدر ہو جائے تو مطلع فرمادیا جائے اور فرصت نہ ہو یا زیادہ تفتیش کا محتاج ہو تو ویسے ہی واپس فرمادیا جائے ۔

جواب ...... فتوی دیکھا زیادہ تعمق کی نہ فرصت ہوئی نہ ہمت ہوئی لیکن جواب سوال پر منطبق معلوم ہوتا ہے کوئی خدشہ نہیں ہوا لیکن ظاہر ہے کہ فتویٰ قضیہ شرطیہ ہے اور مقدم کا تحقق و عدم تحقق مستقل مسئلہ ہے اس کی تحقیق کی ضرورت ۔ہے کہ جو زمین مسجد کو دی جاتی ہے وہ پہلے سے مسجد کی نہیں گزشتہ زمانہ میں اس کے متعلق کچھ اختلاف سنا تھا معلوم نہیں وہ اختلاف رفع ہو گیا یا نہیں اور دلیل سے رفع ہوا یا صلح سے 'حق اللہ میں عباد کی صلح صحیح نہیں اس لئے دستخط سے قاصر رہا باقی سوال و جواب کے مطابق میں تدرد نہیں ہوا۔ اشرف علی ۔

پھر تردد ہو گیا۔جس کو مولوی عبد الکریم صاحب اصالۃً و نیابۃً بیان کریں گے ۔اشرف علی ۔

مکتوب نمبر ۸۹

مورخہ ۲۶ رجب ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب :...... مولانا عبد الکریم صاحب بخیریت تشریف فرما ہیں کام الحمد للہ اب چل نکلا

ہے۔
جواب ...... الحمدللہ
مکتوب : ...... جلد پورا ہو جانے کی توقع ہے۔
جواب ...... خدا تعالیٰ سہل فرمائے۔
مکتوب : ...... حضرت کی دعا کی حاجت ہر ہر قدم پر ہے۔
جواب ...... شاید اتنی دعائیں تو کسی کام کے لئے بھی کی بھی نہ ہوں گی۔
مکتوب : ...... یہ فتوی استبدال وقت کا حضرت مولانا حسین احمد صاحب کے ارشاد کی بنا پر دوبارہ ارسال خدمت ہے۔ حضرت والا سے جس تردد کا اظہار احقر کے عریضہ کے جواب میں فرمایا تھا کہ یہ زمین مدرسہ اور مسجد میں مختلف فیہا رہی ہے' اس کا تدارک آخری صفحہ کے حاشیہ پر عبارت بڑھا کر کر دیا ہے اور اسی میں ایک دوسرے تردد کا بھی جواب دیدیا ہے جو مولانا عبدالکریم سے معلوم ہوا تھا۔ نیز مولانا عبدالکریم نے ایک اور تردد مستغلات اور سکنی کے فرق کا ظاہر فرمایا تھا اس کا تدارک بھی صفحہ ۵ کے حاشیہ پر عبارت بڑھا کر دیا ہے مولوی صاحب موصوف کو اس پر اطمینان ہو گیا اور دستخط کر دیئے۔ محل استفتاء سے اس کی خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ حضرت کے دستخط ہو جائیں اس لئے حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے مکرر بعد رفع اسباب تردد ارسال خدمت کرنے کے لئے فرمایا ہے اس کے بعد اگر کوئی نیا اشکال یا تردد پیدا ہو تو حضرت کے دستخط کے ساتھ اس کی وضاحت ہو جائے گی۔
جواب ...... مکرر دیکھا' ماشاء اللہ تعالیٰ ضروری تدارک ہو گیا صرف دو خلجان ہیں ایک کا تدارک صفحہ اخیر کی عبارت حاشیہ سطر ۴ میں لفظ معاوضہ کے بعد یہ بڑھا دیا جائے "کہ وہ بھی زمین اور عمارت ہی ہو" دوسرا خلجان یہ کہ سوال میں ایک جزو عوض کا دروازہ اور کنویں کے بالائی حصہ پر دو کمرہ تعمیر کر کے مدرسہ کو دینا لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ حق علو سفل کے برابر ادوم و ابقی نہیں تو یہ رتبہ میں اسفل اور ادون ہے کیا یہ عوض ہو سکے گا۔ اگر جواب میں اس سے بھی تعرض ہو جائے پھر کوئی خلجان نہ رہے گا جو مانع دستخط ہو۔

مکتوب نمبر ۹

مورخہ ۴ ر شعبان ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب : ...... حضرت کی دعا و توجہ سے بفضلہ تعالیٰ رسالہ بجمیع اجزائھا پورا ہو گیا۔
جواب ...... مبارک ہو۔
مکتوب : ...... صرف وصول الافکار کا ایک مختصر سا حصہ باقی ہے جس کو مولانا عبدالکریم صاحب نے کچھ اپنے ذمہ لے لیا ہے اور کچھ احقر کے سپرد کر دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسی ہفتہ

میں اس کو پورا کر کے احقر خود حاضر آستانہ ہوگا۔
جواب ...... خدائے تعالیٰ بخیر ملادے۔
مکتوب :...... مولانا عبدالکریم صاحب کی چند روزہ صحبت احقر کے لئے غنیمت کبریٰ اور حضرت کے انعامات میں سے تھی یہ مدت بہت خوش وقت ہوکر گذری۔
جواب ...... الحمدللہ
مکتوب :...... حضرت مولانا حسین احمد صاحب کا مرسلہ استفتاء بعد تدارک مقامات اشکال کے دستخط کے لئے ارسال خدمت ہے دستخط فرما کر مولانا عبدالکریم صاحب کے سپرد فرما دیا جائے وہ بھیج دیں گے۔
جواب ...... تعمیل کر دی گئی۔اشرف علی

مکتوب نمبر ۹۱

مورخہ ۱۳ ر شوال ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب :...... یہاں پہنچ کر احساس ہوا کہ میں کہاں سے کہاں آگیا اور اس وقت حاضری آستانہ کے فیوض و برکات کا گویا مشاہدہ ہونے لگا اور خیال ہوا کہ میں نے جو عریضہ قبل از رخصت حضرت والا کی خدمت میں پیش کر کے اپنی بے حالی اور بے حسی کی شکایت کی تھی وہ کہیں ناشکری میں داخل نہ ہو جائے 'الحمدللہ کہ اپنے سابقہ امراض میں کمی محسوس ہوتی ہے اور جن امور اختیار مہ مین سخت مقاومت کر کے بھی اکثر کامیابی نہ ہوتی تھی حضرت کی دعا و توجہ کی برکت سے اب الحمدللہ ان میں باسانی کامیابی ہو جاتی ہے ذکر سے غفلت یا غیبت ہو جاتی ہے تو تھوڑی سی کوشش سے الحمدللہ سابقہ حالت عود کر آتی ہے۔کام کاج کرتے کرتے اگر دس پانچ منٹ کے لئے بھی خلوت نصیب ہو جاتی ہے تو طبیعت ادھر ہی متوجہ ہو جاتی ہے۔

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل -- نسیم صبح تیری مہربانی

جواب :...... مبارک باز مبارک۔اللھم اتمم و اقم و ادم[1]
مکتوب :...... اس وقت ایک مرض کا بھی اندیشہ ہو گیا وہ یہ کہ دوسرے اہل علم اور شرکاء کار سے جب کچھ معاملات پڑتے ہیں اور وہ باتیں جو بارگاہ سامی کا خاص عطیہ ہے ان میں نظر نہیں آتیں تو اپنا ایک امتیاز پیش نظر ہونے لگتا ہے مگر الحمدللہ قول و فعل میں اس کے مقتضاء پر عمل نہیں ہوتا اور اپنے امراض کے استحضار اور انجام کار کے نامعلوم ہونے

---

[1] اے اللہ اس نعمت کو پورا کر دیجئے۔ استقامت عطا فرمایئے اور ہمیشہ کے لئے جاری رکھئے۔

سے اس کا علاج کر لیتا ہوں۔تاہم یہ خیالات آج کل بہ نسبت سابق کچھ زیادہ معلوم ہوتے ہیں اگر اس کے تدارک کی ضرورت ہو تو ارشاد فرمایا جائے۔
جواب :...... مشاہدہ نعم کا کیا تدارک اور پھر بھی خشیت سے ایسے احتمال کا غلبہ ہو تو احتیاطاً استغفار۔

مکتوب نمبر ۹۲

مورخہ ۲۹ شوال ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب :...... شرح فقہ اکبری میں مضمون استواء علی العرش وغیرہ مفصل ہے احقر کے پاس یہ کتاب اپنی ذاتی بلا جلد کے موجود ہے اس کے اوراق بھیجنے میں کسی قسم کا ضرر نہ تھا۔بہتر معلوم ہوا کہ مع سیاق و سباق کے مطالعہ فرمانا زیادہ باعث اطمینان ہوگا اس لئے یہ اوراق ارسال خدمت ہویں اس میں صفحہ ۴۳ کی آخری دو سطروں میں یہ مضمون شروع ہو کر صفحہ ۴۷ تک چلا ہے صفحہ ۴۶ کی ابتدائی سطر میں امام اعظم ؒ کا قول بحالہ کتاب الوصیہ نقل کیا ہے اوراق کی واپسی کی کوئی عجلت نہیں۔احقر خود حاضری کے وقت لے لے گا یا پھر کسی وقت کسی لفافہ میں آجائیں گے۔
جواب ......بہت کام چلا۔جزاکم اللہ تعالیٰ۔
مکتوب :...... دارالعلوم میں جدید انتظامات کا شباب ہے سکوت وصموت کے سوا کوئی چیز مفید نظر نہیں آتی اگر یہی صورت قائم رہے تو بھی غنیمت معلوم ہوتی ہے کہ یکسوئی سے زندگی بسر ہو۔خطرہ اسکا ہے کہ کہیں اس طرح بسر کرنا بھی مشکل نہ ہوجائے۔دعا کی سخت احتیاج ہے۔
جواب ...... ضرورت تو دو چیزوں کی تھی دوا اور دعا۔لاسبیل الی الاول فتعین الثانی
مکتوب :...... احقر کے گھر میں چند روز سے شدید درد سر کا دورہ ہوتا ہے بعض اوقات تمام شب نیند نہیں آتی۔
جواب ...... اگر طبیب رائے دیں تو روغن کدو و روغن خشخاش کی مالش کی جائے۔

مکتوب نمبر ۹۳

مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب :...... احقر سے پابندی جماعت میں بہت کوتاہی ہوتی ہے جو اگرچہ خود اکثر غیر اختیاری طور پر ہوتی ہے مگر اسباب سب اختیاری ہیں اس لئے حضرت کی خدمت میں عرض کرتے ہوئے شرم آتی تھی کہ ایسی ضروری اور اہم چیز میں بھی ایسی کوتاہی اپنے اختیار سے کرتا ہوں اور پھر اس کے ازلہ کی کوئی معقول تدبیر نہیں کرتا تو یہ محض عملی کوتاہی ہے ،حضرت سے کیا عرض کروں خود کوشش کرنا لازم ہے۔مگر آج اس خیال سے عرض کرتا ہوں کہ

احقر انشاء اللہ تعالیٰ کوشش شروع کرتا ہے حضرت دعا استقامت فرمادیں۔
جواب :...... دعا کرتا ہوں۔
مکتوب :...... اور کوئی خاص علاج وتدبیر بھی ارقام ہو تو زہے مراد۔
جواب :...... امامت لے لیجئے۔
مکتوب :...... حیلہ ناجزہ کی کاپیاں الحمدللہ سب چھپ کر بالکل تیار ہو چکی ہیں اس لئے اب ناقص بھیجنے کی عجلت نہیں کی انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ میں مکمل کتاب تیار شدہ پہنچ جانے کی توقع ہے۔
جواب ...... انشاء اللہ تعالیٰ۔
مکتوب :...... حیلہ ناجزہ کے جس قدر نسخے منجملہ پانچ صد کے دیوبند بھیجنے تجویز ہوں ان کو اپنے پانچ صد نسخوں کے ساتھ ہی دہلی سے دیوبند منگالئے جائیں یا الخ'
جواب ......بہت مناسب انہوں نے ہزار کے حساب میں دیوبند کے لئے سو تجویز کئے ہیں پانچ سو میں پچاس مناسب ہیں وہاں رکھ لیجئے لیکن غلط نامہ سے پہلے روانی مناسب نہیں۔ جس وقت حساب معلوم ہو سکے مطلع کیجئے مجھ کو وہاں لکھنا ہے اگر تکلیف نہ ہو بقیہ مواقع پر بھی وہاں ہی سے روانہ کرادیا جائے محصول سب جگہ کے میں دوں گا اور ان مواقع کی فہرست بھیج دوں گا۔

مکتوب نمبر ۹۴ مورخہ ۱۶ صفر ۵۲ ۱۳ھ

مکتوب :...... پرسوں ایک پارسل میں حیلہ ناجزہ کا حساب مکمل کر کے ارسال خدمت کیا ہے 'مگر اس میں نظر ثانی نہیں کی شاید کوئی حسابی غلطی رہ گئی ہو۔
جواب ...... غلطی نہیں ہے۔
مکتوب :...... اور غلط نامہ کی طباعت کا بھی چونکہ کوئی اندازہ نہ تھا اس لئے اس کے مصارف بھی اس میں نہیں لگا سکا۔بہر حالا ایک اجمالی حساب معلوم ہو جانے کے لئے وہ پرچہ ارسال خدمت کر دیا ہے۔
جواب ......بہت اچھا کیا صاحب رقم کے پاس بھیجنے کی جلدی ضرورت تھی آج بھیج دوں گا وجہ جلدی ضرورت کی یہ ہے کہ ان سے آئندہ غلط نامہ وغیرہ کے لئے رقم منگانا ہے اس لئے یہ حساب پہنچ جائے تو آئندہ کی تحریک سہل ہو۔
مکتوب :...... رسالہ التصویر جدید طبع ہو کر آیا تھا وہ بھی اس پارسل میں ارسال خدمت کر دیا تھا۔
جواب ...... پہنچ گیا۔

مکتوب : ...... عبارات فقہیہ متعلقہ نظام الاوقاف کی ترتیب اور نقل کرا رہا ہوں ۔اس کا نام حضرت والا نے کشاف تجویز فرمایا تھا لیکن اس کا دوسرا جزو یاد نہیں رہا کا تھا ۔اس وقت دو لفظ خیال میں ہیں ۔ایک الکشاف عن بعض احکام الاوقاف ۔

جواب ...... یہی اچھا ہے ۔

مکتوب : ...... دوسرے الکشاف عما یتعلق بنظام الاوقاف ' یہ یا اور کوئی نام خیال مبارک میں آئے تو تحریر فرمایا جائے کہ اس کی بھی تکمیل اس، حد تک ہو جائے کہ مستقل رسالہ کا کام ہو سکے ۔

جواب ......بہت کام کی چیز ہوگی ۔

اس لئے یہ حساب پہنچ جائے تو آئندہ کی تحریک سہل ہو ۔

مکتوب : ...... رسالہ التصویر جدید طبع ہو کر آیا تھا وہ بھی اس پارسل میں ارسال خدمت کر دیا تھا ۔

جواب ...... پہنچ گیا ۔

مکتوب : ...... عبارات فقہیہ متعلقہ نظام الاوقاف کی ترتیب اور نقل کرا رہا ہوں ۔اس کا نام حضرت والا نے کشاف تجویز فرمایا تھا لیکن اس کا دوسرا جزو یاد نہیں رہا کا تھا ۔اس وقت دو لفظ خیال میں ہیں ۔ایک الکشاف عن بعض احکام الاوقاف ۔

جواب ...... یہی اچھا ہے ۔

مکتوب : ...... دوسرے الکشاف عما یتعلق بنظام الاوقاف ' یہ یا اور کوئی نام خیال مبارک میں آئے تو تحریر فرمایا جائے کہ اس کی بھی تکمیل اس حد تک ہو جائے کہ مستقل رسالہ کا کام ہو سکے ۔

جواب ......بہت کام کی چیز ہوگی ۔

مکتوب : ...... اپنی حالت تباہ کو بار بار لکھتے ہوئے شرم بھی آتی ہے اور اس سے چارہ بھی نہیں کہ کوئی کام نہیں ہوتا ہمت اور ارادہ پر ضعف و کسل کا غلبہ ہے ' دنیا کے کام تو دوسروں کے تقاضوں سے ہو بھی جاتے ہیں اور مدرسہ کا کام بھی فی الجملہ اسی سلسلہ میں داخل ہے مگر اپنا ذاتی کام اور معمولات بالکل مختل ہیں دعا کی سخت ضرورت ہے ۔

جواب : ...... انشاء اللہ تعالیٰ وہ سب سے اچھے بن جائیں گے بقول مولانا ۔

طفل تاگیرا و تاپو یا نبود ۔۔ مرکبش جز گردن بابا نبود [1]

تدبیر کا تو اثر دیکھ لیا اب تفویض کو دیکھنا چاہئے ۔

---

[1] بچہ جب تک دوڑنے کے قابل نہیں ہوتا باپ کی گردن ہی اسکی سواری رہتی ہے ۔

مکتوب نمبر۹۵

مورخہ ۱ جمادی الاولیٰ ۵۳ ۱۳ھ

از اشرف علی عفی عنہ۔السلام علیکم۔میں نے کل [1] فتنہ مدعیان انصاریت کے متعلق سکوت محض کی رائے دی ہے اور وہ حکم تھا طبیعت کا اس کے بعد عقل نے یہ حکم دیا کہ ایک متین مضمون لکھ کر القاسم میں شائع کر دیا جائے۔جس میں حقیقت کو واضح اور شبہات کو رفع کر دیا جائے اس میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی تقریراً یا تحریراً کچھ اعتراض کرے تو جواب میں صرف اس مضمون کا حوالہ دیدنا کافی ہوگا زیادہ قیل و قال کی حاجت نہ ہوگی پھر اس سے شفا حاصل کرنا نہ کرنا یہ طالب کا کام ہے۔والسلام۔

مکتوب نمبر۹۶

مورخہ ---------- ۵۳ ۱۳ھ

السلام علیکم۔لفافہ پہنچا حالات معلوم ہوئے بڑا کاغذ واپس کرنا خلاف مصلحت معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ مضمون مطبوع کو مطبوع فرمائے۔مگر اسکا افسوس ہے کہ خیر خواہوں کے لئے داعی اس ترمیم کا مطاعم ذات ہے۔الغاء اور احراق کی تجویز سب سے زیادہ مولم ہے مادہ کا صغر ہیئت کے صغر سے انفع ثابت ہوا۔آپ کو تو اجر ہی ملے گا کہ دوسروں کے مصالح کو اپنی مصلحت اور جذبات پر مقدم رکھا انشاء اللہ تعالیٰ صبر کا پھل بہت جلد ملے گا۔مگر اندیشوں پر افسوس ہے کہ مال اندیش پر اس کو ترجیح دی۔سب کا میزان کل یہ ہے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند۔۔ سعدی از دست خویشتن فریاد [2]

فالی اللہ المشتکی

والد صاحب سے بعد سلام عرض کیا جائے کہ ان واقعات پر یاسین [3] پڑھ دیجئے خیر کے ساتھ خاتمہ ہو جائے گا ہرگز پریشان نہ ہوں ایسے ابتلا اکابر کی سنت ہیں بلا قصد' اتباع نصیب ہوا۔میں دعا کر رہا ہوں آپ بھی دعا میں مشغول رہیں اور تمام معاملات خدائے تعالیٰ کے سپرد کر دیں۔میں بھی سوچ رہا ہوں کہ ایسے لوگ علم دین کیوں پڑھتے ہیں آخر غایت کیا یہ غایات تو انگریزی پڑھنے میں زیادہ متوقع الحصول ہیں۔والسلام۔

---

[1] احقر کے رسالہ ''غایات النسب کی بعض عبارتوں سے کچھ لوگوں کو غلط فہمی پیدا ہوئی۔کچھ لوگوں نے اپنی سیاسی اغراض سے اس کو ہوا دی اور ملک میں ایک شور و ہنگامہ برپا ہوا اس کے متعلق یہ ارشادات ہیں۔ ۱۲ ش

[2] ہر شخص غیر کے ہاتھوں پریشان ہوا' سعدی تو خود اپنوں کے ہاتھوں پریشان ہے۔

[3] والد صاحب'' کا اسم گرامی ''محمد یاسین'' ہے اس پر یہ لطیفہ ارشاد فرمایا۔ ۱۲ ش

مکتوب نمبر ۹۷ مورخہ ۲۹ جمادی الاولی ۵۳ ۱۳ھ

مکتوب :...... ایسے وقت میں کہ تمام پیشہ ور قومیں تو الگ منظم طور پر مقابلہ پر کھڑی تھیں اور اپنی جماعت کی کمزوری اور افتراق جدا رنگ رکھا رہا تھا۔ صرف حضرت والا کے مبارک والا نامہ احقر کے لئے مدار اطمینان و تسلی ہوئے۔ جب تشویش ہوتی ان کو بار بار پڑھ لیتا۔ الحمدللہ مختلف طلباء نے حضرت گنگوھی ؒ اور حضرات نانوتوی ؒ کو اس قصہ میں بعبارات مختلفہ احقر کی تائید کرتے ہوئے دیکھا۔

جواب :...... تو یہ بلا بمعنی نعمت تھی۔

مکتوب :...... بالخصوص حضرت نانوتوی ؒ کو مع ایک جماعت علماء کے یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ اس کا بھی وقت تھا اور اسی طرح کرنا چاہئے تھا اور یہ تو جب کوئی جس وقت بھی اس مسئلہ کو شائع کرتا شور و شغب ہونا ضروری تھا۔

جواب :...... بڑی تسلی کی بات تھی۔

مکتوب :...... اب مہتمم صاحب اور مولانا حسین احمد صاحب نے بھی ایک ایک مضمون اخبارات میں بھیجنے کے لئے لکھا ہے جس میں احقر کی اور رسالہ کی حمایت ہی کی گئی ہے۔

جواب :...... چھپا ہوا ملے تو دکھلایئے

مکتوب :...... ادھر سید محتشم صاحب اور مولوی محمد طاہر صاحب نے شہر میں حضرات شیخ زادگان کی ایک مجلس جمع کر کے ان کو رفع فتنہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔

جواب :...... اللہ تعالیٰ انکو جزاء خیر دے۔

مکتوب :...... جماعت نے شہر میں کام شروع کر دیا ہے۔ الحمدللہ رب فتنہ تقریباً دب گیا۔

جواب :...... الحمدللہ۔

مکتوب نمبر ۹۸ مورخہ ۱۷ ربیع الاولی ۵۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... یہ احقر تقریباً ایک عشرہ سے بیمار ہے ایک ہفتہ سے مدرسہ بھی نہیں جاسکا خفیف حرارت روزانہ ہو جاتی ہے اور نزلہ کی شکایت شدید ہے اور ضعف و نقاہت کچھ ایسا غیر معمولی ہے کہ ایک خط لکھنے سے بھی عاجز ہو رہا ہوں ذرا سا دماغی کام کرتا ہوں تو سر کو چکر آتا ہے چلنا پھرنا بھی دشوار ہے کسی کسی وقت بمشکل مسجد میں پہنچتا ہوں۔ حضرت سے دعاء صحت کی درخواست ہے ضعف و اضمحلال تو اول سے بھی کچھ طبعی ہو گیا ہے اور اب تو روز بروز بڑھتا جاتا ہے حوادث و نوازل کی پریشانیوں نے الگ ضعیف کر دیا ہے۔ بڑی فکر اس کی ہے کہ قوی کا خاتمہ ہو گیا اور زاد آخرت سے بالکل صفر الیدین ہوں۔

جواب :...... کیا قوی کا خاتمہ ہو جانا زاد آخرت میں داخل نہیں کیا اجر اعمال ہی پر موقوف ہے حوادث اضطراریہ پر اجر نہیں ملتا؟ اس سے تو اطمینان رکھئے۔ اب صحت کی دعاء کیجئے تاکہ دوسرا اجر بھی ملے۔
مکتوب :...... حضرت کی دعاو عنایت کے سوا کوئی سہارا نظر نہیں آتا۔
جواب :...... دل سے دعاء فلاح وصلاح مادی و روحانی کی کرتا ہوں۔

مکتوب نمبر۹۹ مورخہ -------

دارالعلوم دیوبند کے ارباب حل و عقد میں باہمی اختلاف کے ایک موقع پر حضرت کی خدمت میں دعا اور مشورہ کی درخواست پر مشتمل عریضہ بھیجا تھا جس کا تفصیل جواب آیا اس کے چند جملے ذیل میں درج ہیں؟
از اشرف علی۔ بخدمت مولوی محمد شفیع صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ مجھ سے دو فرمائشیں کی گئی ہیں ایک دعاء اس کے لئے تو ہروقت بال بال مشغول دعا ہے قبول ہو جانا بھی محتمل ہے مگر عادہ اللہ یوں ہے کہ محل دعا اگر فعل اختیاری ہو اور اختیار سے کام نہ لیا جائے تو دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ جامع صغیر میں ایک حدیث کا ٹکڑا ہے کہ اگر متاع واسباب قصداً غیر محفوظ جگہ میں رکھ دیا جائے تو من جانب اللہ اس کی حفاظت نہیں فرمائی جاتی یعنی اگرچہ حفاظت کی دعا کرے او کما قال اس لئے اس دعا کی اجابت میں بھی شبہ ہے مگر پھر بھی کر رہا ہوں اور کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ میری تو اختیار سے باہر ہے شاید اس لئے قبول ہو جائے۔
دوسری فرمائش مشورہ کی ہے اسکا اجمالی جواب تو یہ ہے کہ

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبی است[1]

اور قدری تفصیل یہ ہے کہ یہاں کوئی مشورہ متعین نہیں کیونکہ دو حالیں ہیں عجز اور قدرت۔ بہر حالت کے متعلق جدا مشورہ ہے۔

مکتوب نمبر۱۰۰ مورخہ ۴ رجب المرجب ۵۴ ۱۳ھ

دارالعلوم کی سرپرستی سے استعفاء بمعرفت احقر
از اشرف علی۔ بعد تحریر خط ہذا مولوی محمد طیب کا خط باطلاع تجویز انعقاد جلسہ شوری پہنچا جس میں تجویز طے شدہ متعلق التواء جلسہ کے خلاف کیا گیا اور اس خلاف کے متعلق نہ

---

[1] عقل حیرت سے جل اٹھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

اجازت لی گئی نہ اطلاع کی گئی میں شکایت سے نہیں کہتا کیونکہ بعض مقامی مجبوریاں مقتضی خلاف کو ہوتی ہیں اسی طرح مدت سے تجاویز کے خلاف کا سلسلہ جاری ہے اور چونکہ آئندہ بھی مجبوریوں کے سبب اس سلسلہ کا اجراء محتمل ہے اس لئے کوئی مشورہ تجویز کرنا عبث ہے اور مقصود سرپرستی سے یہی تھا، پس سرپرستی محض بیکار بلکہ موجب مضار ہے اس لئے بدون کسی رنج کے من حسن اسلام المرء ترکہ مالایعنیہ پر نظر و عمل کر کے استعفاء کا مسودہ بھیجتا ہوں جس سے مقصود استشارہ نہیں کیونکہ مدت متطاولہ کے تجربہ کے بعد اب اس کی گنجائش نہیں مقصود محض اطلاع اور استدعاء دعائے برکت ہے، اگر کوئی صاحب وعدہ کریں کہ ہم جلسہ شوریٰ میں پیش کر دیں گے فبہا ورنہ جلسہ سے پہلے اس کو شائع کر دوں گا اور جلسہ میں اپنے آدمی کے ہاتھ بھیج دوں گا میرا اصلی مذاق یہ ہے کہ ؎

خود چہ جائے جنگ و جدل نیک و بد --- کیں دلم از صلحہا ہم میرمد[1]

مہتمم صاحب کو دکھلا دیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم و اتقو اللہ لعلکم ترحمون – الآیہ –

حامدا و مصلیا احقر اشرف علی عرض رسا ہے، چونکہ آج کل مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے ارکان میں بعض مسائل انتظامیہ میں غیر معمولی اختلاف ہے جس کو بنا پر حسن ظن اختلاف اجتہادی کہنا احوط ہے اور منجملہ ان مسائل کے احقر کی سرپرستی کی نوعیت کا مسئلہ بھی ہے جو میری آزادی پسند طبیعت پر سب سے زیادہ گراں بھی ہے اور آئندہ ناگوار آثار کے ترتب کا بھی احتمال ہے اس لئے احتیاطاً و اخذاً بالعزیمۃ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی سنت کی اتباع میں نفس سرپرستی ہی سے اپنے کو معزول کرتا ہوں جو حقیقت میں تجدید و اعادہ استعفاء سابق ہے، امید ہے کہ اس کے بعد بقیہ مسائل جلدی سہولت سے طے ہو جائیں گے لیکن مدرسہ کی ہر خدمت مقدورہ سے انشاء اللہ تعالیٰ تقاعد نہ ہو گا واللہ الموفق – ۴ رجب ۱۳۵۴ھ یوم جمعہ مقام تھانہ بھون –

نوٹ – اس کی نقل میرے پاس ہے، اشرف علی –

اطلاع – یہ جو کچھ میں نے کیا ہے مدتوں کے تامل اور دعائے استخارہ کے بعد اور متعدد احباب کے استشارہ کے بعد جو مجھ سے زیادہ مدرسہ کے بھی خواہ اور آپ حضرات کے محبّ ہیں –

---

[1] اچھے اور برے میں جھگڑا کرنے کی مجھے کہاں فرصت، میرا دل تو مصالحتوں سے بھی بھاگتا ہے –

مکتوب نمبرا ۱۰
مورخہ ۲۷ ؍رجب المرجب ۵۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... اس وقت ہم خدام اور بالخصوص یہ ناکارہ ایسے حالات میں گذر رہے ہیں کہ کوئی راہ عمل ہی سمجھ میں نہیں آتی۔

جواب :...... اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت خفیہ ہے ضیق ہی کے بعد انفراج ہوتا ہے ' اذا اضاقت بکم البلوی ففکر فی الم نشرح[1] بزرگوں کا قصیدہ معمولہ اس طرح شروع ہوا اشتدی ازمۃ (منادی) تنفرجی[2] اس میں اشتداد کو طلب کیا ہے انفراج کے ترتب کے لئے۔

مکتوب :...... پرسوں اہل شہر کے بعض حضرات نے حاضری آستانہ کا مقصد اس غرض کے لئے کیا کہ حضرت سے واپسی استعفاء کے لئے عرض کریں اور حضرت کو دیوبند لانے کی دعوت دیں احقر اور حضرت میاں صاحب مدظلہم کی رائے اس جزو کے خلاف تھی کہ حضرت والا کو ایسے ہڑبونگ کی حالت میں یہاں تشریف لانے کی تکلیف دیں اس لئے حضرات اہل شہر سے اس کی معذرت کر دی کہ ہم اسے مناسب نہیں سمجھتے۔

جواب :...... میرا متاثر نہ ہونا آپ کے اور حضرت میاں صاحب کے مافی الضمیر کا فیض تھا ورنہ بہت زور لگایا ضابطہ کا عذر بھی کرتا رہا کہ جب کوئی کام کرنے والا نہیں تو واپسی استعفاء و حاضری سے فائدہ بھی کیا۔

مکتوب نمبر۲ ۱۰
مورخہ ۲۹ ؍رجب المرجب ۵۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... حضرت کا والا نامہ بجواب عریضہ احقر صادر ہو کر عین پریشانی و تشویش میں باعث ثلج صدر و اطمینان ہوا۔ الحمدللہ اس والا نامہ کے پڑھنے کے بعد سے یہ ناکارہ اپنے قلب میں ایک خاص قوت محسوس کرتا ہے والد صاحب مدظلہ کی پریشانی میں بھی تخفیف ہوئی۔

جواب :...... مبارک ہو۔

مکتوب نمبر۳ ۱۰
مورخہ ۲ ؍شعبان ۵۴ ۱۳ھ

یہ ناکارہ غلام اول تو اپنی طبعی کمزوری اور کسل و غفلت کے سبب اور پھر اس پر ہجوم مشاغل

---

[1] جب کوئی مصیبت تمہیں گھیرلے تو سورہ الم نشرح میں غور و فکر کیا کرو
[2] اے مصیبت تو سخت ہوجا' جلد دور ہوجائے گی۔

کی وجہ سے ہمیشہ ہی ذکر و شغل اور اوراد و معمولات سے محروم رہا ہے بالخصوص یہ وہ سال جو فتن و حوادث کی فراوانی کے گذرے ان میں اور بھی زیادہ محرومی رہی ۔اب تمنا ہے کہ حق تعالیٰ حضرت کی دعاء سے کچھ دن فراغت و طمانیت کے ساتھ ذکر و شغل کے نصیب فرمائے اس زمانہ قیام میں بھی یہی خیال ہے کہ زیادہ وقت اسی کام میں گذرے ۔اس لئے سابق معمولات لکھ کر یہ درخواست ہے کہ اس میں جو کمی بیشی احقر کے لئے مناسب ہو تجویز فرمایا جائے تاکہ اس کے موافق عمل کی کوشش کروں ۔

بعد مغرب چھ رکعت صلوٰۃ الاوابین کا معمول زمانہ طالب علمی سے ہے 'اور الحمدللہ کہ اس پر دوام نصیب ہے ۔نماز عشاء کے ساتھ وتر سے پہلے چار رکعت بہ نیت قیام الیل کا معمول بھی مدت سے ہے اور الحمدللہ یہ بھی اکثر ناغہ نہیں ہوتی ۔بعد العشاء حسب ضرورت کتب بینی یا کسی تحریر کے لکھنے کی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک عادت ہے ۔آخر شب میں صبح سے ایک گھنٹہ قبل اٹھنے کا معمول ہمیشہ رکھنا چاہتا ہوں مگر اس پر قابو نہیں ہوتا کبھی آنکھ کھل جاتی ہے کبھی نہیں ۔گرمی کے موسم میں تو اکثر نہیں کھلتی جاڑے کے ایام میں کھل جاتی ہے تو چار چھ رکعات تہجد نصیب ہو جاتی ہے ۔ذکر کا وقت بھی بعد نماز تہجد مقرر کر رکھا ہے جب اس میں خلل آتا ہے تو ذکر بھی چھوٹ جاتا ہے جس کو آدھا تھائی بعد نماز صبح بقدر فرصت کرتا ہوں ۔ذکر میں حسب تلقین حضرت والا بارہ تسبیح کا ذکر معمول ہے لیکن اس گڑ بڑ میں اکثر چھ تسبیحات سے زائد کبھی نہیں ہوتا الا قادراً ۔الغرض نماز تہجد اور ذکر پر نہ مداومت نصیب ہے اور نہ ذکر پورا ہوتا ہے ۔

جواب :...... جس موسم میں کامیابی ہو جاتی ہو اس میں تو اصل معمول پر عمل رہے اور جس میں کامیابی اکثر نہ ہو تہجد بعد عشاء اور ذکر خواہ بعد العشاء یا بعد المغرب وھذا اولی ان لم یمنع مانع ولیکن التعشی بعد الذکر[1]

مکتوب :...... بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک ذکر جس قدر ہو سکے کرنے کے بعد چار رکعت صلوٰۃ ضحیٰ کا معمول ہے اور اس پر الحمدللہ مداومت نصیب ہے اس کے بعد دن بھر سوائے فرائض و سنن کے اور کوئی ذکر یا نفل معمول میں نہیں ہے ۔صرف تلاوت قرآن مجید نصف پارہ بعد ظہر کا معمول ہے وہ بھی ہجوم مشاغل کے وقت اکثر رہ جاتا ہے ۔

جواب :...... اتنا ہی چلتے پھرتے پڑھ لیا جائے خواہ ترتیب سے خواہ دو حزب بنا لئے جائیں ۔

---

[1] اور مغرب کے بعد زیادہ بہتر ہے اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو اور بہتر ہے کہ کھانا ذکر کے بعد کھائیں ۔

مکتوب :...... ذکر میں طبعاً تو ذکر بارہ تسبیح سے دلچسپی ہے اور چلتے پھرتے بھی ذکر لا الہ الا اللہ سے دلچسپی بہ نسبت مجرد اسم ذات کے زیادہ ہے۔

جواب :...... الحمدللہ طبیعت اصل کے موافق ہے۔

مکتوب :...... لیکن بارہ تسبیح میں تکان اکثر ہو جاتا ہے یہ وجہ بھی بعض اوقات ذکر پورا نہ ہونے کی ہو جاتی ہے۔

جواب :......جہر و ضرب کا التزام چھوڑ دیں۔

مکتوب :...... اب درخواست یہ ہے کہ آج کل تو وقت خالی ہے ذکر بارہ تسبیح بھی آسانی سے پورا ہو سکتا ہے اور دوسرے اذکار بھی ۔ان میں جو اور جس قدر اس ناکارہ کے لئے انسب ہو وہ تجویز فرما دیا جائے اور اوقات تغیر تبدل کی ضرورت ہو تو وہ بھی اور ہر حال میں دعاء توفیق کی سخت حاجت ہے۔

جواب :...... ان سب میں اپنا فراغ اور تحمل دیکھ لیا جائے ۔جدید ذکر سے معمول قدیم میں اضافہ انفع ہے جس جزو میں دلچسپی زیادہ ہو اور خصوصی رمضان میں تلاوت قدرے زیادہ کی جائے۔

مکتوب نمبر ۱۰۴ مورخہ ۱۵ ؍شوال ۵۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... ملفوف گرامی اور ترجمہ التعرف کے اوراق وصول ہوئے ترجمہ میں جو لفظی و معنوی اصلاحات تحریر فرمائی تھیں ان میں سے ایک ایک کو پڑھتا جاتا تھا اور اس کے لطف لفظی و معنوی سے اس قدر محظوظ ہوتا تھا کہ بیان مشکل ہے ۔میں اب تک اس غلط فہمی میں تھا کہ حضرت کے معانی کو ہم اپنے الفاظ میں ڈھال سکتے ہیں مگر اب روز بروز یہ حقیقت کھلتی جاتی ہے کہ تصنیف میں بلکہ عام گفتگو میں بھی جو الفاظ حضرت کی زبان و قلم سے نکلتے ہیں کچھ ایسے جامع مانع ہوتے ہیں کہ ان کی جگہ کیسے ہی بہتر الفاظ لائیں وہ جامعیت پیدا نہیں ہوتی۔

جواب :...... یہ آپ کی محبت اور قدر دانی ہے ورنہ بے تکلف میری تو یہ حالت ہے کہ۔

نہ بنقش بستہ مشوشم نہ بحرف ساختہ سرخوشم

نفسے بہ یاد تو میزنم چہ عبارت و چہ معانیم[1]

مکتوب :...... اصل رسالہ کی ترمیمات اور ترجمہ کی اصلاحات کو نہایت ضروری محسوس کر کے کتابت میں ترمیم کرا دی۔

---

[1] نہ نقش و نگار بنا کر مجھے کچھ تشویش ہے نہ حرف جوڑ کر خوش ہوں، بس آپ کی یاد میں سانس لے رہا ہوں کیا میری عبارت اور کیا اس کے معانی؟

جواب :...... بارک اللہ تعالیٰ ۔
مکتوب :...... حضرت نے اصلاحات کے بیان میں اپنے اوپر تعب برداشت فرماکر بیان اس قدر سہل فرمادیا تھا کہ مجھے اس کی درستی میں ذرا سوچنے کی ضرورت باقی نہ چھوڑی تھی اس انتظام کو دیکھ کر دل میں کہتا تھا کہ حقائق تو حضرت والا سے سب سیکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ صورت و عبارت اور انتظام کے اصول بھی صرف حضرت والا ہی سے سیکھنا چاہئے ۔
جواب :...... کچھ تعب نہیں ہوا بس اتنا ہوا جیسے کھانا کھانے میں لقمہ توڑنے سالن لگانے منہ میں رکھنے سے ہوتا ہے ۔
مکتوب :...... پہلے عریضہ میں یہ شکایت لکھی تھی کہ قلب پر ایک حجاب سا معلوم ہوتا ہے الحمدللہ کہ اگلے ہی روز سے یہ حجاب رفع ہوکر ایک نشاط عمل پیدا ہو گیا ۔
جواب :...... بارک اللہ تعالیٰ
مکتوب :...... جس سے مجھے یقین ہوا کہ آج حضرت کی خدمت میں عریضہ پہنچا ہے اور ابھی حضرت والا کی توجہ اس طرف ہوئی ہے اسی وقت یہ اثر زائل ہو گیا ۔ اور الحمدللہ کہ یہ ناکارہ غلام ذرا قلب کی طرف توجہ کرتا ہے تو سمت تھانہ بھون سے اپنے قلب تک نورانی شعاعوں کی مثل ایک تار سا لگا ہوا پاتا ہے ۔
جواب :...... حسن ظن کے ثمرات ہیں ۔
مکتوب :...... پہلے بھی ایک مرتبہ حضرت کی خدمت میں چند روز حاضری کے بعد کچھ عرصہ تک یہ کیفیت رہی تھی پھر انہماک مشاغل و ذواھل سے زائل ہو گئی تھی ۔ اب بھی جب اس کے زوال کا احتمال پیدا ہوتا ہے تو جی گھبراتا ہے حضرت اللہ تعالیٰ استقامت کی توفیق عطا فرمائے ۔
جواب :...... دعا کرتا ہوں مگر بسط کی طرح قبض بھی نافع ہے ۔

مکتوب نمبر ۱۰۵   مورخہ ۱۰/ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

مکتوب :...... ناکارہ خادم بفضلہ تعالیٰ اب بعافیت ہے مگر علالت کی وجہ سے جو معمولات چھوٹ گئے تھے اب تک ان کی پابندی نصیب نہیں ہوئی کوشش کرتا ہوں مگر کبھی ضعف کی وجہ سے اور کبھی غفلت و کسل کے سبب رہ جاتے ہیں بالخصوص آخر شب کی نفلیں تو بہت دنوں سے نصیب نہیں ہوتیں ہرچند کوشش کرتا ہوں کہ اٹھ جاؤں مگر اس قدر کسل اور نوم غالب ہوتے ہیں کہ عاجز کر دیتے ہیں ۔ اس لئے حضرت والا سے دعا کی درخواست ہے ۔
جواب :...... تعجیل مناسب نہیں تدریجاً التزام ہو جائے گا۔

مکتوب نمبر ۱۰۶

مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۵۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... جماعتیں ڈیڑھ سو دو سو آدمیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے آواز پہنچانے میں تکلیف ہوتی ہے۔بمشکل وقت پورا کرتا ہوں۔

جواب :...... ذمہ دار سے اطلاع ضروری ہے۔

مکتوب :...... حضرت میاں صاحب مدظلہم نے طویل رخصت لے لی ہے اور امسال کام کرنے کا قصد نہیں معلوم ہوتا ان کی رائے میری مصلحت سے یہ ہے کہ ان کو ابو داؤد میں پڑھاؤں۔ میرا بھی دل چاہتا ہے کہ حدیث کا مشغلہ حاصل ہو جائے اس لئے بنام خدا تعالیٰ ان کی کتاب کا بھی سبق شروع کر دیا ہے۔ حضرت بھی دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ ظاہری اور باطنی امداد فرمائیں۔

جواب :...... دل سے دعا ہے کہ لحن داؤدی و اخلاص داؤدی عطا ہو۔

مکتوب :...... دلائل القرآن کے لئے بھی ایک وقت مقرر کر رکھا ہے الحمدللہ تھوڑا تھوڑا روزانہ ہو جاتا ہے۔

جواب :...... اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور تکمیل فرمائے۔

مکتوب :...... ایک باب سجود لغیر اللہ کے متعلق کسی قدر مفصل ہو گیا ہے اس کو ملاحظہ کے لئے علیحدہ بھیجتا ہوں برائے کرم اصلاح فرما کر واپس فرما دیا جائے۔

جواب :...... دیکھا دل خوش ہوا کہیں کہیں پنسل سے نشان بنایا ہے وہاں نظر ثانی کر لیجئے۔

مکتوب :...... اگر حضرت کے نزدیک مناسب و مفید ہو تو اس کو علیحدہ بھی بشکل رسالہ مع ترجمہ شائع کر دیا جائے۔

جواب :...... واقعی ضرورت ہے۔

مکتوب :...... اس صورت میں کوئی نام بھی تجویز فرما دیا جائے۔

جواب :...... پیشانی خط پر لکھدیا (المقالہ المرضیہ فی حکم سجدہ التحیہ)

مکتوب :...... ان کاموں کے مشغلہ اور پھر ضعف کی وجہ سے تہجد اور ذکر تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بالکل متروک ہو رہا ہے جس کی وجہ سے فکر رہتی ہے، کوشش بھی کچھ کرتا ہوں مگر پھر ناکام رہتا ہوں حضرت والا کی دعا و توجہ سے حق تعالیٰ ہی امداد فرمائیں تو کچھ ہو سکتا ہے۔

جواب :...... اگر حضرت محبوب، مسکین محبّ کے نقص ہی میں حکمت و مصلحت رکھ دیں تو وہ نقص بھی بحکم کمال ہی ہے۔

مکتوب :...... شروع سال سے احقر نے اپنا طرز عمل یہ کر رکھا ہے کہ نہ کسی مجلس میں جاتا ہوں نہ کسی سے بلا ضرورت شدیدہ ملتا ہوں یہاں تک کہ مولوی طیب صاحب اور مولوی

طاہر صاحب کے یہاں کا جانا بھی متروک ہے، دوسرے مدرسین وغیرھم سے تو مہینوں مواجہ کی بھی نوبت نہیں آتی مدرسہ کی مجالس مشاورت کے اجتماع سے بھی تابمقدور جان بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔

جواب :...... بس امن و عافیت انشاء اللہ تعالیٰ اسی میں ہے، اگر خواہی سلامت بر کنار است[1]

مکتوب :...... اس میں دشمنوں کی سازشوں اور افترات کے لئے تو یدان وسیع ہوتا ہے مگر اپنے قلب میں ایک سکون محسوس ہوتا ہے۔

جواب :...... معیت حق کی ساتھ کوئی چیز مضر نہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

مکتوب :...... اگر حضرت کے نزدیک یہی مناسب ہو تو اس پر قائم رہوں ورنہ جیسا ارشاد ہو اس کی تعمیل کروں۔

جواب :...... مناسب کیا میں تو واجب سمجھتا ہوں۔

مکتوب نمبر ۱۰۷

مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۵۴ ۱۳ھ

مکتوب :...... دوشنبہ کے روز حاضری آستانہ کا قصد مصمم کر چکا تھا کہ دفعہ میرٹھ سے میرے پھوپی زاد بھائی محمد فاضل کے انتقال کا تار پہنچا۔ مرحوم سے علاوہ بھائی ہونے کے بوجہ ان کی کمال دینداری اور صلاحیت اور بچپن میں ساتھ کھیلنے کے بہت زیادہ تعلق تھا۔ مرحوم اگرچہ بی اے پاس تھے اور ہمیشہ انگریزی کی تعلیم میں رہتے تھے مگر اس قدر ملاصفت آدمی تھے کہ قدم قدم پر اتباع سنت اور اطاعت کا خیال تھا۔ شرکت جنازہ کے لئے میرٹھ پہنچا۔ وہاں سے واپس آکر سہ شنبہ کا قصد کیا تھا کہ والد صاحب مدظلہم کی علالت جو پہلے سے تھی وہ اتفاقاً بہت بڑھ گئی اسہال معدی کے ساتھ اسہال کبدی شروع ہو گئے نقاہت بہت زیادہ ہو گئی اس پر بھی انہوں نے مجھے فرمایا کہ تو چلا جا، مگر ایسی حالت میں مجھے کچھ مناسب نہ معلوم ہوا۔ کیونکہ اطمینان حاصل نہ ہوتا۔ عرفت ربی بفسخ العزائم[2] بمجبوری مدت کے اشتیاق و تمنا کو پورا کرنے سے قاصر رہا۔ والد صاحب مدظلہم کی صحت و قوت کے لئے دعا کی درخواست ہے اور یہ کہ حق تعالیٰ بقیہ عمر کو خالص اپنے ذکر و طاعت میں لگا لے۔ گھر کے انتظامات چونکہ اب تک سب والد صاحب مدظلہم نے اپنے ذمہ رکھے تھے اس لئے اب تک سب جزئیات انتظام میں دخل دیتے ہیں۔ جی یوں چاہتا ہے کہ اب وہ سب دنیوی معاملات

---

[1] اگر سلامتی چاہتے ہو تو وہ کنارہ پر ہے۔
[2] میں نے ارادے ٹوٹ جانے سے اپنے پروردگار کو پہچانا۔

سے بالکل یکسو ہو کر خالص ذکر حق میں مشغول ہوجائیں اس کے لئے خاص طور سے دعا فرمادی جائے۔

جواب :...... السلام علیکم۔خط رافع انتظار ہوا واقعات سے رنج ہوا مرحوم کے لئے دعا مغفرت اور والد صاحب کے لئے دعاصحت کرتا ہوں خصوص صحت باطنی یعنی خلوص توجہ الی اللہ کے لئے زیادہ دعاکرتا ہوں۔

مکتوب نمبر ۱۰۸

مورخہ ------

مکتوب :...... ناکارہ غلام کو خدمت اقدس سے واپس آنے کے بعد پھر مرض سابق کی زیادتی اور بیحد ضعف ہو گیا تھا۔اب الحمدللہ تین چار روز سے عافیت ہے ضعف بھی کم ہے۔ حضرت کی دعا سے توقع ہے کہ اب مرض وضعف جلد ختم ہوجائے گا۔ لیکن میری عملی حالت ایک مدت سے بہت خراب ہوتی جارہی ہے ،مولوی کہلاتا ہوں اور خدمت اقدس کی حاضری کی وجہ سے لوگ کچھ اور بھی سمجھتے ہیں۔لیکن میری عملی حالت ایسی سقیم ہے کہ ہر عامی سے عامی آدمی مجھ سے بہتر ہے نماز اور جماعت تک ٹھکانے سے ادا نہیں ہوتی اور اوراد و اشغال اور قیام لیل کا تو پوچھنا کیا۔ تمنا ہوتی ہے کہ کاش حضرت کی طرف احقر کی نسبت مشہور نہ ہوتی اور بالکل عامیانہ حالت میں بسر ہوتی کہ تلبیس کے گناہ سے تو محفوظ رہتا۔ یہ معلوم ہے کہ یہ سب عملی خرابیاں اختیاری ہیں اور اسی لئے جب اس کا دھیان ہوتا ہے تو ہمت بھی کرتا ہوں کوشش بھی کرتا ہوں مگر نفس و شیطان اس درجہ پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ اکثر کوشش بھی ناکام بلکہ بعض دفعہ الٹی پڑتی ہے ،حضرت کی خدمت کی حاضری اور مکاتبت سے بھی دل شرماتا ہے کہ لوگ اپنے اپنے حالات رفیعہ لیکر حاضر ہوتے ہیں یا بذریعہ مکاتبت پیش کرتے ہیں اور یہ ناکارہ و آوارہ حاضر بھی ہوتا ہے تو بجز دنوی پریشانیوں کے تذکرہ اور اس کی تدبیر کے سوال کے اور کسی چیز کی توفیق نہیں ہوتی۔حضرت کے اوقات عزیز بھی ضائع کرتا ہوں۔ فالله المستعان ولاحول ولاقوۃ الاباللہ [1] آج طبیعت زیادہ پریشان ہوئی تو عاجز ہو کر اس کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہ آیا کہ حضرت والا سے دعاو توجہ کی درخواست کروں تو یہی میری حالت ہے۔

جواب :...... السلام علیکم۔طرق الوصول الی اللہ بعدد انفاس الخلائق [2] ان طرق

---

[1] اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے کرنے کی سب طاقت اسی کی طرف سے ہے۔

[2] اللہ تک پہنچنے کے اتنے ہی راستے ہیں جتنے مخلوق کے سانس

میں ایک طریق بلکہ اقرب[1] طریق یہ ناکارگی بیچارگی پریشانی پشیمانی بھی ہے مگر طبعی اثر کے اعتبار سے عقرب[2] ہے مریض کو رائے قائم کرنے کا حق نہیں جس شخص کو طبیب سمجھا جائے اس کی تشخیص پر اعتماد ضروری ہے بس بالکل بے فکر رہئے قطع مسافت ہو رہی ہے اس کو قطع طریق نہ سمجھا جائے واللہ الھادی۔

مکتوب :...... البتہ محض حضرت کے فیض صحبت اور حق تعالیٰ کی رحمت سے باطنی حالت میں ایک شکستگی ضرور محسوس ہوتی ہے' دنیا کے حوادث نے پریشان کیا' جو تدبیر کی الٹی پڑی آخر قدرت نے اس پر مجبور کر دیا کہ نظر اسباب سے تقریباً قطع ہوگئی۔

حنکتنی نوائب الدھر حتی، اوقفتنی علی طریق الرشاد[3]

نہ کسی سے ملنے کو دل چاہتا ہے نہ کسی کے نفع و ضرر پر نظر ہوتی ہے یہ محض حق تعالیٰ کا فضل حضرت والا کی دعا و برکت سے ہے'

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی
ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم[4]

حضرت والا سے بصد التجا عرض ہے کہ اس ناکارہ کی اصلاح ظاہر و باطن کے لئے توجہ سے دعا فرمادی جائے کہ بزرگوں کو بدنام کرنے والا نہ بنوں۔

جواب :...... اوپر کافی شافی وافی فیصلہ گذر چکا۔ بقیہ کا جواب فللرحمن الطاف خفیہ[5]

مکتوب نمبر ۱۰۹ مورخہ ۲ محرم الحرام ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب :...... والد صاحب مدظلہم اس مرتبہ امراض میں ایسے گھر گئے ہیں کہ ایک مرض کو افاقہ ہوتا ہے تو دوسرا زور پکڑ جاتا ہے بعض اوقات حواس بھی معطل ہو جاتے ہیں۔ احقر ذرا دیر ان کی نظر سے غائب ہوتا ہے تو پریشان ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے تمام کام نشست و برخاست وغیرہ احقر ہی کے ہاتھوں ہوتے ہیں۔ حضرت والا سے والد صاحب اور سب گھر والوں کی بھی درخواست ہے کہ برائے شفقت مربیانہ دعائے صحت و عافیت فرمائی جائے۔

---

[1] قریب ترین راستہ
[2] بچھو یعنی تکلیف دہ ہے
[3] مصیبتیں مجھے گھٹی میں ملی ہیں یہاں تک کہ انہی مصیبتوں نے مجھے راہ راست پر لا کھڑا کیا
[4] آپ اپنی رحمت کے طفیل مجھ سے بہت قریب ہیں مگر میں اپنے اعمال کے سبب آپ سے بہت دور ہوں
[5] رحمان کی چھپی ہوئی مہربانیاں ہیں۔

نیز اس کے لئے بھی کہ ان کا دھیان بجائے دنیوی معاملات کے اس وقت محض آخرت کی طرف ہو جائے اور ذکر میں مشغول رہیں۔

جواب :...... ظاہری و باطنی جمعیت وصحت کی ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مکتوب :...... حیلہ ناجزہ کا ضمیمہ مطبوعہ رکھا ہوا تھا وہ بھی مولوی صاحب (مولانا عبد الحمید صاحب) کے ہاتھ (۲۵۰) نسخے مرسل ہیں۔

جواب :...... پہنچ گئے حساب بھی معلوم ہو جاتا تو جو زائد نکلتا وہ پیش کر دیا جاتا پہلے "ہے" خرچ ہوا ہے آپ بھی اتنا ہی اپنے حساب میں لگا کر جو زائد ہوا اس کا نصف یہاں سے منگا لیجئے۔

مکتوب نمبر ۱۱۰ مورخہ ۳ صفر ۱۳۵۵ھ

مکتوب :...... والد ماجد دامجد ھم کا مرض وضعف روز افزوں ترقی پر ہے حالت نازک ہو چکی ہے۔

جواب :...... قلق ہوا دل سے دعا راحت کرتا ہوں۔

مکتوب :...... احقر کو مدرسہ کے اوقات میں بھی ان کی خدمت سے غائب رہنا مشکل ہو رہا ہے، ذی الحجہ کے بعد اب امتحان سہ ماہی کی تعطیل کا دوسرا وقت ملا تھا کہ حاضری آستانہ سے شرف اندوز ہوتا مگر اس وقت بھی محروم ہوں۔

جواب :...... خدا نہ کرے، بلکہ اس حالت میں آپ خاص درجہ میں مرحوم ہیں اور یہی اصل مقصود ہے عبد کا۔

مکتوب :...... حضرت کی زیارت کے لئے طبیعت بے چین ہے، ہجوم مشاغل کی وجہ سے عریضہ بھی لکھنے کی فرصت کم ملتی ہے، مگر حضرت کے الطاف کریمانہ سے توقع ہے کہ یہ ناکارہ غلام اور اس کے حوادث فراموش نہ ہوئے ہوں گے کہ دنیا و آخرت میں یہی سہارا ہے۔

جواب :...... مجھ کو تو فخر ہے کہ میں اہل اللہ کو ہر حالت میں دل میں رکھتا ہوں۔

مکتوب :...... والد صاحب مدظلہم بھی سلام عرض فرماتے ہیں اور حسن خاتمہ کی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

جواب :...... میرا بھی سلام کہئے اور عرض کیجئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ معمول سے زیادہ دعا کروں گا۔

مکتوب :...... درد شکم اور دستوں کی کثرت سے پریشان ہیں بدن اور کپڑوں کا پاک کرنا ایک مستقل مشکل ہے اس کے لئے بھی دعا فرمادی جائے کہ حق تعالیٰ عافیت کے ساتھ یہ دست بند کر دے کہ ضعف کی وجہ سے اکثر اوقات نماز بھی اشارہ سے پڑھنا ہوتی ہے ایسی

حالت میں آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد دستوں کی آمد سخت پریشان کر رہی ہے۔
جواب :...... حقیقت میں پریشانی کی بات ہے اس کے لئے خصوصیت سے دعا ہے۔
مکتوب :...... امائل الاقوال کا ترجمہ کر کے محرم ۵۵ ۱۳ھ کے "المفتی" سے بنام خدا تعالیٰ اشاعت شروع کر دی ہے۔
جواب :...... بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی برکت فرمائیں اس کے متعلق ایک چھوٹا پرچہ بھی دیکھ لیا جائے۔ (جس کی عبارت یہ ہے 'از اشرف علی عفی عنہ' بمشفقم مولوی محمد شفیع صاحب سلمہ 'السلام علیکم۔ رسالہ المفتی میں امائل الاقوال کا سلسلہ شروع دیکھ کر بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ نافع فرمادے۔ دوسری بات یہ بھی قابل گزارش ہے کہ میں نے سب بزرگوں کے ساتھ ان کا زمانہ وفات لکھنے کا التزام شروع کیا تھا' جس کی مصلحت میرے ذہن میں یہ تھی کہ ان حضرات کا سلف میں سے ہونا ظاہر ہو کہ طبعاو نقلا ان کا حجت ہونا مسلم ہے۔ خواہ حقیقتاً سلف میں داخل ہوں یا اضافتاً بہ نسبت متاخرین کے۔ مگر بعض کا سن وفات ملا نہیں نہ تلاش کی ہمت ہوئی ذخیرہ بھی نہیں سو اگر ایسے مقامات کی تکمیل ممکن ہو تو دینی مصلحت ہے والسلام۔
مکتوب :...... ضرورت تھی کہ ترجمہ کو پہلے حضرت والا کی نظر سے گذار دیتا مگر والد صاحب مدظلہ کی علالت کی وجہ سے محرم کا پرچہ صرف دو تین روز میں آخر ماہ میں تیار کرنا پڑا بوجہ عجلت کے ویسے ہی طبع کر دیا اور یہ خیال کیا کہ جو امور قابل اصلاح ہوں گے وہ آئندہ کسی پرچہ میں بطور تصحیح اغلاط شائع کر دیئے جائیں گے پرچہ "المفتی" غالباً حضرت کی نظر سے گذر چکا ہوگا۔ امائل الاقوال کے ترجمہ کو بنظر اصلاح ملاحظہ فرمالیا جائے اور قابل اصلاح امور سے مطلع فرمادیا جائے۔
جواب :...... اسکا تو احتمال بھی نہیں کہ اس میں میری اصلاح کی حاجت ہو نہ مجھ کو وقت ملنے کی امید لیکن اگر کوئی بات قابل عرض ہوئی اطلاع کر دوں گا۔
مکتوب :...... ماہ صفر کے لئے بھی ترجمہ لکھ لیا ہے کچھ باقی ہے اتمام کے بعد ارسال خدمت کروں گا۔
جواب :...... مناسب ہو گا ناقص رائے کا انضمام بھی احیاناً نافع ہو جاتا ہے۔
مکتوب :...... حامل عریضہ کئی روز قیام کریں گے اگر جواب عریضہ تیار ہو جائے تو ان کو مرحمت فرمادیا جائے۔ سہولت کے لئے ان کے نام کا لفافہ ممبر مسجد کے پتہ سے لکھ کر ملفوف کر دیا ہے جس کو یہ منبر مسجد سے اٹھالیں گے اور یہاں پہنچادیں گے تاکہ حضرت والا کو ان کی تلاش کرنے کی تکلیف نہ ہو۔
جواب :...... آپ کے لئے کیا قواعد ہوتے وہ سب بے فکروں کے لئے ہیں۔ اس کے بعد

میاں احتشام الدین خط لائے مزید دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تسکین بخش خبر سنا دے ۔ مجلس کی خبر سنی خدا کرے مفصل معلوم ہو ۔

مکتوب نمبر ۱۱۱ ' والد ماجد کی وفات   مورخہ ۹ ر صفر ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب : ...... والد ماجد ؒ کی حالت توکئی روز سے نازک تھی آج بروز جمعہ صبح ساڑھے سات بجے رحلت فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جواب : ...... انا للہ

مکتوب ...... یہ دن شدنی تھا ہو گیا ۔ والد کی جو شفقت اولاد پر ہوتی ہے وہ معلوم ۔ مگر والد مرحوم کی میری ساتھ کچھ ایسی خصوصیت تھی کہ ان کی شفقت مجھ پر والدہ کی طرح تھی ۔ ہر وقت ان کی خدمت میں رہنے کا عادی تھا ۔ طبیعت بے چین ہے ۔

جواب : ...... ہونا چاہئے ۔

مکتوب : ...... مگر الحمد للہ صبر کرتا ہوں ۔

جواب : ...... وفقکم اللہ تعالیٰ

مکتوب : ...... لیکن والد مرحوم کی طرف سے اس کی بے چینی ہے کہ دیکھئے ان سے کیا معاملہ ہو ۔

جواب : ...... یہ بے چینی تو ان کے اور آپ کے حق میں رحمت ہے ورنہ دعائے مغفرت و ایصال ثواب کا اہتمام کیسے ہوتا ۔ جب اہتمام نہ ہوتا تو اس اہتمام کا ثواب کیسے ملتا ۔

مکتوب : ...... الحمد للہ ظاہری حالات نہایت امید افزا ہیں کہ خالص ذکر اللہ پر خاتمہ ہوا ۔

جواب : ...... سبحان اللہ

مکتوب : ...... صبح کی نماز کے لئے وضو کو بیٹھانے کے لئے فرمایا احقر نے بیٹھایا تو طاقت نہ تھی نزع کی کیفیت طاری ہوگئی لٹا دیا گیا پر کچھ دیر کے لئے ہوش سا آگیا ۔ مگر ناتمام اس حالت میں توبہ استغفار کرتے رہے پھر بالکل آخری کلام اللہ اللہ تھا کہ ختم ہو گئے ۔

جواب : ...... انشاء اللہ تعالیٰ امید قریب یقین کے ہونا چاہئے کہ فضل و رحمت ہو گا ۔

مکتوب : ...... حضرت سے بصد نیاز التجاء ہے کہ والد مرحوم کی مغفرت اور معاملہ رحمت کے لئے خاص طور پر دعا فرما دیں ۔

جواب : ...... دعا کی بھی ہے اور کروں گا بھی ۔ ان کا تعلق میری ساتھ من وجہ آپ سے بھی زیادہ ہے ۔

مکتوب : ...... میرا قلب زیادہ تر اس طرف لگا ہوا ہے کہ کسی طرح حق تعالیٰ اس سے اطمینان فرما دیں ۔

جواب :...... یہ بھی ہو رہے گا باقی اس میں جتنی دیر ہوگی وہ بھی رحمت ہے کما سبق ۔
مکتوب :...... حق تعالیٰ حضرت والا کے سایہ کو عافیت و خیر کے ساتھ احقر کے سر پر سلامت رکھے کہ میں بالکل اب بھی ایسا ہی اپنے کو پاتا ہوں جیسے والد کے زیر سایہ ۔
جواب :...... مجھ کو بھی کچھ تعلق بڑھ گیا ۔ والسلام ۔ اشرف علی ۔

مکتوب نمبر ۱۱۲

مورخہ ۲۳ / صفر ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب :...... ناکارہ غلام بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہے مگر حضرت والا کا جو ضعف دیکھ آیا تھا اس کی وجہ سے فکر لگی رہتی ہے امید کہ اپنی عافیت و قوت سے مطلع فرمایا جائے گا ۔
جواب :...... ضعف میں کوئی معتدبہ کمی نہیں ہوئی کیونکہ ابھی اس کے اسباب کی اصلاح نہیں ہوئی ۔ یعنی غذا کی قلت جس کا سبب ہضم کی کمی اور اس کا سبب جگر کا فعل صحیح نہ ہونا ہے سو اس کی تدبیر ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ نفع کی قوی امید ہے اور اس سے زیادہ دعا نافع ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔

مکتوب نمبر ۱۱۳

مورخہ ۵ / ربیع الاول ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب :...... امثال الاقوال مع ترجمہ چار صفحہ ارسال خدمت ہے ابتداء تو احقر یہ سمجھتا تھا کہ حضرت والا کا ملاحظہ محض تبرک اور مزید فوائد کے لئے ہوگا مگر معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ اسکا نفس ترجمہ بھی احقر کے بس کا نہیں متعدد مقامات پر خود ہی مطلب سمجھ میں نہیں آیا ان مقامات کے حاشیہ پر یہ نشان (+) کر دیا ہے اور ایک سطر کی جگہ توضیح مقصود کے لئے چھوڑ دی ہے امید کہ حضرت والا تحریر فرمادیں گے ۔
جواب :...... میں بھی کہاں کا ماہر ہوں مگر کام تو کرنا ہی ہے اس لئے بے تکلف جو سمجھ میں آیا لکھ دیا بدلنے کی اجازت ہے خود یا کسی کے مشورہ سے ۔
مکتوب :...... نیز آخری صفحہ کے آخری عنوان میں عبارت کچھ ترک ہوگئی ہے اور تشہیر یہ احقر کے پاس ہے نہیں تشہیر یہ کے صفحہ ۲۹ کی عبارت ہے اسکا اہتمام فرمادیا جائے ۔
جواب :...... اصل کو دیکھ کر درست کر دیا ۔
مکتوب :...... احقر کی طبیعت چند روز سے علیل رہتی ہے خفیف حرارت بھی ہے اور جگر و معدہ میں صلابت ہے بھوک نہیں لگتی ۔ دعا صحت و عافیت سے سرفراز فرمایا جائے ۔
جواب :...... فولادیا خبث الحدید ایسی حالت میں بہت نافع ہے ضرور مشورہ کیجئے ۔ دعا بھی کرتا ہوں ۔

مکتوب نمبر ۱۱۴ مورخہ ۵ ربیع الثانی ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب :...... ناکارہ خادم تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے رخصت لیکر گھر پڑا ہوا ہے، آج آخری رخصت بھی ختم ہوگئی اور مرض میں دو تین دن تک افاقہ رہنے کے بعد پرسوں شام سے داڑھ میں شدید درد ہوا جس نے رہی سہی روح تحلیل کر دی، ساتھ ہی بخار میں شدت ہوگئی کل شام تک ہوش نہ لینے دیا۔ اب الحمدللہ اس کو سکون ہے، مگر ضعف اس قدر ہو گیا کہ نشست برخاست مشکل ہوگئی، اب کام کرنے کی تو قدرت نہیں اور مدرسہ سے جس قدر استحقاق رخصت بلا وضع تنخواہ تھا وہ پورا ہچکا۔ ضروریات متعلقہ تنخواہ میں بھی پوری نہیں ہوتیں وضع تنخواہ کی ساتھ کیسے گزر ہو ان پریشانیوں نے اور زیادہ مضمحل کر دیا۔ ناچار ایک ہفتہ کی رخصت اور لی ہے۔

جواب :...... اللہ کرے اور رخصت نہ لینا پڑے اس رخصت میں طبیعت میں صحت اور کافی قوت عطا ہو جائے۔

مکتوب :...... میرے قوی تقریباً ساقط ہوتے جا رہے ہیں حالت روز بروز گرتی جاتی ہے۔

جواب :...... یہ اوہام ہیں انشاء اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ ہی یہ وہم غلط ثابت ہو گا۔

مکتوب :...... اس وقت سب سے بڑی پریشانی تو یہ ہے کہ سراسر گناہوں میں غرق ہوں اعمال کی تو کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی۔ قلب کی حالت بھی جو کبھی پہلے محسوس ہوتی تھی اب اس میں بھی بہت تکدر معلوم ہوتا ہے، ضعف کے ساتھ کسل بھی مل گیا ہے کہ جس قدر عمل کی قوت ہے وہ بھی پورا نہیں ہوتا۔

جواب :...... کیا ان فوات کا کوئی بدل نہیں، یہی پریشانی اور شکستگی بدل اور نعم البدل ہے، بالکل اسکا یقین رکھیں۔

مکتوب :...... ادھر سب بچے چھوٹے چھوٹے ہیں انکا خیال بار بار آتا ہے۔

جواب :...... یہ بھی ایک عمل فاضل ہے حضور ﷺ نے تو خود ازواج مطہرات سے فرمایا کہ اپنے بعد مجھ کو تمہاری فکر ہے۔

مکتوب :...... کبھی کبھی اپنے نفس کو ملامت کرتا ہوں کہ ایسی حالت میں ایسے خیالات نہیں آنے چاہئیں۔ مگر یہ خیالات پیچھا نہیں چھوڑتے۔

جواب :...... عبادت کا پیچھا نہ چھوڑنا تو رحمت ہے جب طاعت ہے تو کیا اس کو اہتمام آخرت کی فرد نہ کہیں گے؟

مکتوب :...... افسوس ہوتا ہے کہ ساری عمر تو دنیا کے جھگڑوں میں گذار دی اب یہ وقت جو عمر کا آخری حصہ معلوم ہوتا ہے یہ بھی انہی جھگڑوں میں گذرتا ہے آخرت کا اہتمام جتنا

ہونا چاہئے اسکا کوئی حصہ بھی نصیب نہیں۔اس وقت بجز حضرت والا کی دعا و ہمت کے اس غریق کے لئے کوئی سہارا نہیں اس لئے درخواست ہے کہ اس ناکارہ و نالائق خادم کی دستگیری فرمادیں۔

جواب :...... دل سے دعا ہے اور تنبیہہ بالا بھی دستگیری ہے

مکتوب :...... عافیت کی دعا کے ساتھ مرضیات الہیہ اور ذکر و فکر آخرت کی کامل اہتمام کی دعاء سے سرفراز فرمایا جائے۔

جواب :...... دل وجان سے

مکتوب :...... معمولات تو کبھی کچھ تھے ہی نہیں بیماری میں رہے سہے بھی ختم ہوگئے اسی حالت میں کوئی مختصر سہل ذکر کی تلقین فرمائی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا التزام کرلوں گا۔

جواب :...... لا الہ الا اللہ لسان سے یا خیال سے اور کبھی استغفار۔

مکتوب :...... تمنا ہے کہ ایک مرتبہ پھر حضرت کی زیارت نصیب ہوجائے۔

جواب :...... ایک کیا معنی؟ ہاں اگر ایک اعتباری ہو تو متعدد بھی واحد میں ہے۔

مکتوب :...... اس ہفتہ میں اگر کچھ بھی اطمینان نصیب ہوا تو حاضری کا قصد ہے۔

جواب :...... بشرطیکہ سہولت سے تحمل ہو اور کوئی ساتھ ہو اگر سید آسکیں تو انکا کرایہ میں پیش کردوں گا۔

مکتوب :...... مرض بظاہر کوئی ایسا شدید نہیں ہے جس کو دیکھ طبیب ناامید ہو۔

جواب :......بس معلوم ہوا کہ وہم ہے

مکتوب :...... مگر ضعف و اضمحلال اس قدر بڑھتا جارہا ہے کہ یہی ایک مستقل مرض ہے۔

جواب :...... صحیح ہے مگر قلیل العمر

مکتوب :...... حضرت میاں صاحب مدظلہم نے اپنے قاعدہ کے موافق میری حالت کو دیکھا تو فرمایا کہ سحر کے آثار بالکل نمایاں ہیں اور تمام اعضاء بدن میں اس کا اثر ہوچکا ہے اس وقت زیادہ اہتمام سے انہیں کا علاج کررہا ہوں۔ڈیڑھ ماہ تک مختلف طبیبو ں کا اہتمام سے علاج کرتا رہا ذرہ برابر فائدہ محسوس نہ ہوا۔حضرت والا بھی اگر کوئی تعویذ دفع سحر کے لئے عطا فرمادیں تو انشاء اللہ تعالیٰ باعث برکات عظیمہ ہوگا۔

جواب :...... ملفوف ہے پاس رکھئے اور بعد نماز فجر اگر کوئی محبّ ، چینی کی تشتری پر سورہ فاتحہ اور یہ دعا لکھ کر دھو کر پلادیا کرے تو زیادہ بہتر ہے 'یاحیی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یاحی

مکتوب :...... صحت ظاہری و باطنی کی دعا کے لئے بالفعل ایک روپیہ ارسال خدمت کرتا ہوں وظیفہ کے بعد دعاؤں میں احقر کا نام بھی شامل کردایا جائے۔اس کے ختم ہونے کے

بعد انشاء اللہ تعالیٰ اور روپیہ بھیج دوں گا۔
جواب :...... بہتر۔وقد فعل

مکتوب نمبر ۱۱۵

مورخہ ۳ جمادی الاولی ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب :...... حضرت کے والا نامے مع یک صد روپیہ و مسودہ امثال الاقوال وصول ہو کر باعث اطمینان و مسرت ہوئے۔

جواب :...... اللہ تعالیٰ ہمیشہ مطمئن و مسرور رکھے۔الحمدللہ امثال الاقوال ختم ہوئی اب تک سب تالیفات کے مسودات مدرسہ میں بہت سی مصلحتوں سے محفوظ رہتے ہیں اگر بعد نقل یہ مسودہ بھی بھیجدیا جائے تو مدرسہ میں داخل کر دیا جائے۔

مکتوب :...... احقر کا ارادہ تھا کہ جمعہ کی صبح کو دھلی چلا جاؤں تاکہ جمعہ کی تعطیل اس کام میں لگ جائے اور روپیہ کے لئے یہ انتظام کر لیا تھا کہ صرف ایک روز کے وعدہ پر ایک صاحب سے قرض لینے کو کہدیا تھا۔مگر اتفاق یہ ہوا کہ شب جمعہ میں احقر کے گھر میں لڑکا[1] پیدا ہو گیا۔

جواب :...... مبارک ہو۔

مکتوب :...... گھر میں بہت تکلیف میں تھی۔حضرت کی دعاء سے حق تعالیٰ نے فضل فرمایا بچہ اور ان کی ماں بحمدللہ تعالیٰ دونوں خیریت سے ہیں۔

جواب :...... الحمدللہ

مکتوب :...... بچہ کے لئے حضرت والا کوئی نام تجویز فرمادیں اس کے تین بھائیوں کے نام محمد زکی، رضی، ولی ہیں۔

جواب :...... یہ سب نام مناسب ہیں، حفی، صفی، وفی، نقی، تقی اور آپ کے نام کے مناسب محمد رفیع عبدالسمیع۔محمد رفیع کا ایک سجع بیساختہ ذہن میں آگیا۔ز جملہ خلائق محمد رفیع۔

مکتوب نمبر ۱۱۶

مورخہ ۱۰ رجب المرجب ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب :...... ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ بندہ زادہ محمد زکی سلمہ سال بھر سے زائد ہوا کہ اس کو حفظ قرآن مجید شروع کر دایا تھا مگر عرصہ چھ ماہ سے وہ بیمار چلا جاتا ہے جب

---

[1] یعنی محمد رفیع سلمہ ۱۲ ش

زیادہ کمزوری دیکھتا ہوں پڑھانا چھڑوا دیتا ہوں پھر کچھ قوت آتی ہے شروع کرا دیتا ہوں اسی طرح چھ ماہ میں تقریباً ہر ماہ یہی صورت پیش آتی ہے اب بعض اقرباء کا مشورہ یہ ہے کہ حفظ قرآن کی محنت یہ برداشت نہیں کر سکتا اس کو ملتوی کردو۔ دہلی حکیم عبدالوہاب صاحب کی خدمت میں لے گیا تھا ان سے مشورہ لیا تو فرمایا تھا کہ میری دوا کھلاؤ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا۔ حفظ کو ترک نہ کرو۔ مگر اب تک کسی دوا سے مستقل فائدہ نہیں ہوا۔ اس لئے سخت تردد میں ہوں کیا کروں۔ حضرت والا جو کچھ تحریر فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ طبیعت اسی پر مطمئن ہو جائے گی۔

جواب :...... اگر زکی میرا بچہ ہوتا تو حفظ چھڑا دیتا' پھر جب کسی موقع پر قوت ہوتی (گو بعد فراغ درسیات سہی) پھر تکمیل کرا دیتا۔ اس وقت بہت سہولت ہو جاتی ہے۔

مکتوب نمبر ۱۱۷

مورخہ ۲۴ رجب المرجب ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب :...... بندہ زادہ محمد زکی سلمہ کے ضعف و علالت کی وجہ حفظ قرآن کے التوا میں حضرت سے استشارہ کیا تھا۔ حضرت کے اشارہ کے موافق بالفعل حفظ قرآن کو موخر کر کے فارسی شروع کراتا ہوں۔ حضرت والا سے دعاء کی التجاء ہے کہ حق تعالیٰ اس کو صالح اور عالم فرمائے۔ حفظ قرآن کی تمنا کا تو بظاہر پورا ہونا مشکل ہو گیا۔

جواب :...... بعد مولویت کے یہ بھی پوری ہو جائے گی۔

مکتوب :...... اماثل الاقوال کے چار صفحات بغرض ملاحظہ مرسل ہیں تاریخ وفیات اکثر تو لکھ دی ہے بعض نہیں ملی پھر تلاش کر کے اگر مل گئی لکھدوں گا۔ اس معاملہ کے متعلق ناکارہ کے خیال میں یہ گذرتا ہے کہ اگر ہر نام کے ساتھ سن وفات لکھنے کے بجائے سب ناموں کی فہرست مع سن وفات بلکہ مع بعض حالات مختصرہ رسالہ کے ختم پر لگا دی جائے تو اس میں اختصار بھی ہو جائے گا اور ایک نام جو مکرر آتا رہتا ہے' ہر مرتبہ بوجہ سابق حوالہ یاد نہ رہنے کے مکرر کتاب کی مراجعت کر کے لکھنا پڑتا ہے اس کام کا بھی اختصار ہو جائے گا۔ حضرت والا اس پر غور فرمالیں کہ اس صورت میں کوئی مصلحت فوت یا کم تو نہیں ہوتی۔

جواب :...... بالکل مصلحت ہے' کسی موقع پر اس کو ظاہر بھی کر دیا جائے۔

مکتوب نمبر ۱۱۸

مورخہ ۱۶ شعبان المعظم ۵۵ ۱۳ھ

خواب ...... ۱۳/ شعبان روز شنبہ کی شب میں ایک خواب احقر نے دیکھا مجھے کبھی خواب یاد نہیں رہتا مگر یہ مثل رویا عین کے یاد ہے اور بظاہر عجیب سا ہے اگر کوئی تعبیر ذہن سامی میں وارد ہو تو مطلع فرمایا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ آخر شب میں گھڑی نے الارم بجایا تو احقر

اٹھ کر بیٹھ گیا مگر آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی۔اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے یہ آواز کان مین پڑی اذھب بقراب سلف[1] اور دل میں یہ واقع ہوا کہ یہ کلمہ آنحضرت ﷺ فرمارہے ہیں مگر زیارت تام نہیں ہوکوئی حلیہ وغیرہ کچھ ذہن میں نہیں۔اسی آواز کے ساتھ ساتھ دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹی سی سیدھی تلوار جو میان میں مستور ہے میرے ہاتھ میں دیدی گئی اور میں نے اس کو کرتہ کی داہنی آستیوں کے اندر لے لیا۔اسی وقت مخدومی حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دام مجدھم کو دیکھا کہ وہیں تشریف رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں یہ کیا ہے میں نے میان سے تلوار نکال کر دیکھی تو ایسی ہے جیسے کچھ مستعمل ہو مگر بہت تیز اور پھر میان میں رکھ لی۔اتنا واقعہ دیکھ کر نیند کا غلبہ جاتا رہا اور آنکھ کھولدی اور بیٹھا ہوا یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کیا خواب ہے اور کیا اس کی مراد ہے اور یہ تلوار مجھے کس غرض کے لئے عطا ہوئی تو معابلا کسی غور وفکر کے یہ آیت ذہن میں آئی۔ترھبو نبہ عدو اللہ وعدو کم[2] فقط

جواب :...... کوئی دینی خدمت اللہ تعالیٰ کو لینا منظور ہے جس سے اسلام کو قوت اور کفر کا اضمحلال ہو مگر ابھی اس کے اعلان کا وقت نہیں اسی لئے قولاً بھی لفظ قراب فرمایا گیا اور فعلاً تلوار مع نیام عطا ہوئی اور مستعمل سے مراد معمول و مسلوک ہے خو خاصہ ہے سنت کا اور تیز ہو ناحق کا ظاہر ہے، واللہ اعلم

مکتوب نمبر۱۱۹

مورخہ ۱۰ ذیقعدہ ۵۵ ۱۳ھ

مکتوب :...... احقر کی عادت خط لکھنے میں عام طور پر یہی ہے کہ اوپر اپنا نام لکھ کر نیچے مکتوب الیہ کے القاب وغیرہ لکھتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ طریق سنت یہی ہے مگر بڑوں کو اور بالخصوص حضرت والا کی خدمت میں اس طرح لکھنے سے طبیعت ہمیشہ رکتی ہے آج بے ساختہ اس طرح لکھا گیا خیال آیا تو کاٹ دینے کا ارادہ ہوا پھر یہ سمجھ میں آیا کہ حضرت والا سے دریافت ہی کرلوں کہ یہ طبیعت کا رکنا محض رسم و رواج کی بنا پر اور غیر محمود ہے یا منشاء ادب ہونے کی وجہ سے محمود ہے، امید کہ حضرت والا اس پر متنبہ فرمائیں گے۔

جواب :...... یہ ادب کے خیال سے محمود ہے مگر بالغیر یعنی للادب اور عمل بسنت محمود بالذات ہے اور محمود بالذات کو ترجیح ہوگی محمود بالغیر پر یہ تو اصول شرعیہ کے اعتبار سے جواب ہے اور اس میں ایک عقلی مصلحت بھی ہے کہ اپنا نام اخیر میں لکھنے میں بعض اوقات

---

[1] یعنی سلف صالحین کا بڑا تھیلا لیجاؤ (جس میں مسافر اپنا زاد راہ اور اسلحہ رکھتا ہے)
[2] جس سے اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمنوں پر دھاک بیٹھے

کسی عارض سے ذھول بھی ہو جاتا ہے، وقد وقع غیر مرۃ[1] اور ایک طبعی عذر سے کاتب نے کسی دوسرے سے لکھوایا ہو۔تو پہچاننے سے مضمون کے ہر جزو سے خاص اثر لیتا رہے گا اور ابہام کی صورت میں اس میں غلطی ہو سکتی ہے پھر اخیر میں نام دیکھ کر تبدیل خیال کی کلفت ہوگی بہرحال شرعاً و عقلاً و طبعاً ہر طرح یہی طریقہ محمود ہے لیکن اگر کسی کو ان مقتضیات پر نظر نہ جائے اور وہ اس تقدیم سے بہ خیال ادب بچے تو اس کو تارک سنت بھی نہ کہیں گے کیونکہ یہ سنت عادت ہے سنت عبادت نہیں جس پر بالذات وعدہ اجر اور ترک میں کراہت ہو، واللہ اعلم

مکتوب نمبر ۱۲ مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... مولوی جلیل احمد صاحب علی گڑھ ہی سے حضرت والا کی ناسازی طبع و اسہال کی کیفیت معلوم ہو کر تشویش رہتی ہے، اللہ کرے کہ اب حضرت والا بعافیت ہوں اور ہمیشہ بعافیت رہیں۔

جواب :...... الحمدللہ اگلے ہی دن اچھا ہو گیا تھا۔

مکتوب :...... ناکارہ غلام کو چند روز سے پھر وہی عوارض شروع ہو گئے ہیں جو سال گذشتہ مسلسل بیماری کے سبب ہوئے تھے۔نزلہ کی شدت داڑھ اور سر میں درد، اور اس کی ساتھ بیحد ضعف، اور ایک نئی چیز یہ ہے کہ اختلاج بھی ہونے لگا۔پرسوں سے تو صاحب فراش بنا ہوا ہے۔

جواب :...... اللہ تعالیٰ جلدی صحت و قوت بخشے۔

مکتوب :...... خیر خواہ حضرات پہاڑ پر جانے کا مشورہ دیتے ہیں۔مگر مجھے وہاں آرام ملنے کی توقع نہیں اور خرچ بھی بہت زیادہ ہے اس لئے جی چاہتا ہے کہ اگر ضرورت ہوئی تو ہفتہ عشرہ کے لئے تھانہ بھون حاضر ہو جاؤں کہ میری صحت کا یہی مجرب نسخہ ہے۔

جواب :...... اگر دل گواہی دے آجائیں

مکتوب :...... حضرت مولانا ظفر احمد صاحب کے خط سے دور سالوں کا حال معلوم ہوا تھا اور یہ معلوم کر کے بہت مسرت ہوئی کہ حضرت والا نے اس کا ترجمہ احقر کے متعلق فرمایا ہے اور المفتی کے لئے تجویز فرمایا ہے اور بزوغ الامانی نام بھی تجویز فرمایا ہے۔

جواب :...... بزوغ المعانی، اصل کا نام بلوغ الامانی

---

[1] اور ایسا کئی مرتبہ ہوا

مکتوب نمبر ۱۲۱ مورخہ ۷ ربیع الثانی ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... ناکارہ غلام جن غفلتوں اور عملی کوتاہیوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے ایک روز غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ان سب کا منشاء یہ ہے کہ مجھ میں طلب اور شوق نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات کسی طاعت یا ترک معصیت کا عزم مصمم کرتا ہوں مگر ایک روز بھی نہیں چلتا۔ بخلاف دنیوی کاروبار کے کہ ان کی یہ حالت نہیں پاتا اس کے ضروری کام التزام سے خواہ بدقت ہی ہوں پورے کرتا ہوں اور تکلیف اٹھاتا ہوں۔مگر نفلی معمولات جو بہت ہی مختصر ہیں وہ ذرا سی تکلیف سے ناغہ ہوجاتے ہیں۔اس محرومی پر افسوس و رنج کی حالت میں چند اشعار بے ساختہ مشتمل بر حال احقر لکھے گئے، وہ بھی ملفوف ہیں۔

جواب :...... میں نے شوق و ترنم سے پڑھا اللہ تعالیٰ اس سوال کو مقرون باجابت فرمادے۔

مکتوب :...... اس لئے حضرت والا سے درخواست ہے کہ کوئی تدبیر حصول طلب و شوق کی ارشاد فرمائی جائے۔

جواب :...... بشارات اور وعیدوں کا استحضار اور کچھ مناسب جرمانہ کا اعتیاد اور حق تعالیٰ سے دعاوابتھال، یہ مجموعہ انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہو گا بقدر ضرورت التزام کی توفیق ہو جائے گی گو تقاضائے شدید نہ ہو کیونکہ غائب و حاضر کا برابر ہو جانا عادت و طبیعت کے خلاف ہے الا بجانب من الحق

مکتوب نمبر ۱۲۲ مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... یہ ناکارہ غلام اب بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہے مگر ضعف کی وجہ سے علاوہ مدرسہ کے کام کے کوئی دوسرا کام بالالتزام نہیں ہوتا۔حضرت کی تعلیم کے مطابق ذکر بارہ تسبیح کے متعلق یہ معمول تھا کہ اگر آنکھ سویرے کھل گئی تو صبح کی نماز سے پہلے ورنہ بعد مغرب کر لیتا تھا۔اب مدت سے ایسی غفلت طاری ہے کہ صبح کی نماز کے وقت بھی بمشکل آنکھ کھلتی ہے اکثر جماعت صبح بھی رہ جاتی ہے، ہر چند اسکا التزام کرتا ہوں کہ عشاء کے بعد کوئی کام نہیں کرتا فوراً سوجاتا ہوں۔ادعیہ منقولہ مثل اواخر سورہ کہف وغیرہ بھی پڑھتا ہوں الارم لگا کر رکھتا ہوں مگر الارم کی بھی خبر نہیں ہوتی اب بجز حضرت والا کی دعا و توجہ کے کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔

جواب :...... اصل تدبیر ازالہ ہے ضعف کا۔دعا بھی معین ہو جاتی ہے۔

مکتوب :...... بعد مغرب ذکر بارہ تسبیح کرتا ہوں مگر اس وقت بھی صرف چھ تسبیح ذکر کرنے

کے بعد دل و دماغ جواب دیدیتے ہیں حالانکہ ضرب وجہ خفیف ہی کا التزام کرتا ہوں الا احیانا۔ اب ایک صورت تو یہ ہے کہ کوئی دوسرا وقت نکال کر بقیہ چھ تسبیحات اس وقت پوری کرلوں یا اسی قدر پر اکتفا کروں حضرت کے ارشاد کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ عمل کروں گا۔

جواب :......

گفت آسان گیر بر خود کارھا کز روئے طبع
سخت می گیرد جہاں بر مردمان سخت کوش[1]

خواب ...... دوسری عرض ایک خواب کے متعلق ہے کہ تقریباً ایک ہفتہ ہوا نصف شب کے وقت، حضرت والا کی زیارت سے مشرف ہوا گویا حضرت احقر کے مکان پر تشریف لائے ہیں اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تقبیل کے متعلق تم نے کتاب دیکھی ہے یا نہیں (ایسا محسوس کرتا تھا کہ حضرت نے اس سے پہلے کسی اشکال کی وجہ سے اس مسئلہ پر کتابیں دیکھنے کے لئے ارشاد فرمایا تھا اس کی تاکید کے لئے اس وقت یہ جملہ فرمایا) میں نے عرض کیا کہ اب تک دیکھنے کا وقت نہیں ملا اب دیکھوں گا اور غالباً طریقہ محمدیہ میں یہ مسئلہ مل جائے گا۔ یہ تو حضرت سے عرض کیا اور اپنے دل دل میں یہ بھی سوچ رہا ہوں کہ عالمگیری کتاب الحضر والا باحتہ میں یہ مسئلہ ہے اب اس کو بھی دیکھوں گا اس اثناء میں آنکھ کھل گئی مطلب سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے حیرت سی ہوئی کہ تقبیل سے کیا مراد ہے اور اس پر کیا اشکال ہے جس کے دیکھنے کا ارشاد فرمایا گیا۔ اگر کوئی مطلب ذہن سامی میں وارد ہو تو مطلع فرمایا جائے۔

جواب :...... اول بار میں تو شرح صدر کی ساتھ کچھ سمجھ میں نہیں آیا گو تکلف سے کچھ حل ہوا مگر خود تکلف ہی پسند نہیں دوسری بار جو خط پڑھا بے ساختہ خیال آیا کہ اس وقت جو تقبیل ایدی کی جو اہتمام کی ساتھ عادت ہوگئی ہے میں اس کے محذورات بھی بیان کیا کرتا ہوں شاید خواب میں اس کی طرف متوجہ کیا گیا ہو گا خواہ عمل کے لئے خواہ ضبط کے لئے تاکہ دوسروں کو بھی معلوم ہوجائے واللہ اعلم، اگر کسی وقت اس کے متعلق کچھ لکھا جائے اسکا نام یہ مناسب ہے تقبیل (بمعنی اصلاح) الھادی یا تعدیل الھادی (لانہ لم ینہ عن نفس التقبیل بل عن المحذورات المنضمہ الیہ) فی تقبیل الایادی[2]

---

[1] اس نے کہا کہ اپنے اوپر ان کاموں کو اختیار کرو جو آسان ہوں کیونکہ قانون قدرت یہ ہے کہ سختی اختیار کرنے والے پر جہان بھی سختی کرتا ہے۔

[2] عجائب اتفاق سے ہے کہ بار بار خیال آنے کے باوجود اس رسالہ کی تصنیف تعویق میں پڑی رہی تا آنکہ آخر عمر میں جب کہ امراض بھی لگے ہوئے ہیں اس کے لکھنے کا اتفاق ذیقعدہ ۱۳۹۲ء میں ہوا۔ لکھا گیا اور بالفعل ماہنامہ البلاغ میں اشاعت کے لئے دیا گیا۔ ۱۲ محمد شفیع

مکتوب :...... محمد زکی سلمہ کے لئے الحمدللہ مرید ہونے کی کھلی ہوئی برکت ظاہر ہوئی کہ نماز کا بہت ہی شوق ہو گیا عشاء کی نماز کے وقت پہلے سوجاتا تھا اب بیٹھا ہوا انتظار کرتا رہتا ہے۔
جواب :...... ماشاء اللہ دعا کیجئے مجھ کو بھی اس بے گناہ بچہ کی برکت نصیب ہو اور ہمت عمل واستقامت واخلاص عطا ہو۔

مکتوب نمبر ۱۲۳

مورخہ ۲ رجب المرجب ۵۶ ۱۳ھ

خواب ...... احقر خواب بہت کم دیکھتا ہے اور کبھی دیکھتا ہے تو یاد نہیں رہتا گزشتہ شب میں احقر اسٹیشن سے آکر بھائی نیاز صاحب کی بیٹھک میں سو گیا تو قبیل صبح یہ دیکھا کہ آسمان پر جانب شمال میں ایک ستارہ بہت روشن ہے اس شکل کا جیسے دمدار ستارہ ہوتا ہے مگر غور سے دیکھا تو اس کی شکل ایسی ہے جیسے توپ ہوتی ہے اس کے بعد ہی دیکھتا ہوں کہ اس کے قریب آسمان پر ہی تین بندوقیں نہایت بڑی بڑی رکھی ہوئی یہ بندوقیں ستارہ کی طرح روشن نہیں بلکہ جیسے دستور ہے سیاہ رنگ ہیں۔ تینوں بندوقوں کا دھانہ مغرب جنوب کی طرف مائل ہے، بس اتنا ہی دیکھ کر آنکھ کھل گئی۔خلاف عادت اس خواب کا اثر طبیعت پر ایسا ہے جیسے اب دیکھ رہا ہوں۔اگر اس کی کوئی تعبیر قلب مبارک میں وارد ہو اور مطلع فرمانا مناسب ہو تو مطلع فرمایا جائے۔
جواب :...... مجھ کو بلاد کی سمتیں معلوم نہیں معلوم ہو جائیں تو تعبیر پر مزید اطمینان ہو جائے اتنا تو معلوم ہے کہ مغرب کی طرف یورپ قومیں زائد رہتی ہیں، ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اب وقت آگیا ہو اسلام کے غلبہ کا کفر پر باقی اللہ تعالیٰ کو معلوم۔

مکتوب نمبر ۱۲۴

مورخہ ۲۰ شعبان ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... ایک ضروری عرض یہ ہے کہ احقر نے مناجات مقبول کی دوبارہ کتابت بہت اہتمام سے مولوی اشتیاق احمد صاحب سے کرائی ہے الحمدللہ بہترین صورت میں آئی تصحیح کا بھی بہت اہتمام کر رہا ہوں۔بوقت حاضری حضرت والا سے اسکی اجازت لی تھی کہ رسالہ احکام الرجاء فی احکام الدعاء جو حضرت والا کا نظر و اصلاح فرمودہ ہے اس کو مناجات کے ساتھ چھاپ دیا جائے اور حضرت نے اس کی جگہ بھی یہ تجویز فرمائی تھی کہ شروع میں لگا دیں اور مقدمہ مناجات میں اس کا تذکرہ کر دیں۔ لیکن جو الفاظ لکھے جائیں وہ اس وقت تجویز نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے اب یہ اوراق بھیج رہا ہوں جن پر احقر نے حسب تفصیل ذیل کچھ الفاظ لکھے ہیں حضرت والا ان پر نظر اور اصلاح فرما دیں۔
جواب :...... دیکھ لیا۔ماشاء اللہ ٹھیک ہے۔

مکتوب :...... (۱) مقدمہ مناجات مقبول کو عام طور پر عربی کے بعد اردو حصہ کے ساتھ ملا کر چھاپا گیا ہے، لیکن حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ مقدمہ تو پوری کتاب کا ہے اس لئے اس کا سب سے مقدم ہونا مناسب ہے جتنا مجھے یاد ہے ایسا ہی فرمایا تھا اگر صحیح ہے تو مقدمہ کو شروع میں رکھ دیا جائے ورنہ جیسا ارشاد ہو۔
جواب :...... مجھ کو بھی ایسا ہی خیال ہے۔
مکتوب :...... (۲) مقدمہ کے صفحہ چار کی آخری سطر پر ایک حاشیہ لکھا ہے، یہ حاشیہ حضرت کی طرف سے ہے اس کے الفاظ ملاحظہ فرمالئے جائیں۔
جواب :...... دیکھ لیا۔
مکتوب :...... مقدمہ کے صفحہ (۸) آٹھ میں آخری دو سطروں سے پہلے بعنوان اضافہ رسالہ احکام الرجاء کے لئے چند الفاظ ہیں اور اسی صفحہ میں آخری سطر سے ایک سطر پہلے بجائے مخدومی محمد عثمان صاحب کے احقر کے نام کی ضرورت ہے یہ الفاظ بھی ملاحظہ فرمالئے جائیں۔
جواب :...... سب دیکھ لیا ٹھیک ہے۔

مکتوب نمبر ۱۲۵
مورخہ یکم رمضان المبارک ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... ناکارہ غلام مدت سے اپنے شومی اعمال میں مبتلا ہے جب کبھی ارادہ حاضری کا ہوتا ہے آفات پیش آجاتی ہیں۔
جواب :...... وہ بھی رحمت ہیں گو فی الحال یا سرسری نظر سے سمجھ میں نہ آئے۔
مکتوب :...... اس وقت بڑی لڑکی نعیمہ سلمہا جو اپنے شوہر کے ساتھ دھرہ دون رہتی ہے اس کی شدید علالت کی وجہ سے پریشان ہے آج دسواں دن ہے کہ اس کی والدہ کو لیکر دھرہ گیا تھا اور یہاں بچوں کی خبرگیری اور گھر کے ضروری انتظام کے لئے آج شب میں دیوبند آیا ہے، لڑکی کی والدہ کو وہیں چھوڑا ہے کیونکہ اس کی حالت اس وقت ایسی ہے کہ نہ اسکو تنہا چھوڑ سکتے ہیں نہ گھر لا سکتے ہیں۔ ابتداء اسقاط کی شکایت ہوئی تھی پھر بخار شدید ہو گیا جس کو آج اکیسواں روز ہے، بخار موتی جھرا کا بتلاتے ہیں اور مشہور ہے کہ اکیسویں دن اتر جاتا ہے، اللہ کرے کہ آج اتر گیا ہو۔
جواب :...... آمین
مکتوب :...... غذا اپچاس وقت سے بالکل نہیں صرف پھلوں کے رس وغیرہ پر اکتفا ہے ادھر کچھ دورے اختلاج کے پڑنے لگے اس پریشانی نے سارے ارادے فنا کر دیئے۔
جواب :...... فنا کی ہر قسم مطلوب ہے۔

مکتوب :...... انسانی ارادوں کی ذلت ایسی سامنے آگئی کہ "انی فاعل ذلک غدا "[1] کی ساتھ انشاء اللہ کا لفظ طبعی ہو گیا اور کسی کام کے متعلق یہ کہنے کی جرات نہیں ہوتی کہ یوں کروں گا۔

جواب :...... کیا یہ تھوڑا نفع ہے۔

مکتوب :...... آج ماہ مبارک شروع ہو گیا اور مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کس طرح اور کہاں گذرے گا۔

جواب :...... ہرچہ پیش سالک آید خیراست[2]

مکتوب :...... جو حالت لڑکی کی چھوڑکر آیا ہوں اسکا مقتضی اور گھر والوں کی رائے تو یہی ہے کہ میں پھر وہیں جاؤں اور جب تک کوئی صورت اس کے گھر لانے کی یا گونہ اطمینان پر چھوڑنے کی نہ ہو وہاں قیام کروں۔ آج دھررہ کے خط کا انتظار ہے وہاں کا حال معلوم کر کے کچھ رائے قائم کروں گا۔

جواب :...... اللہ کرے ظاہری اطمینان بھی میسر ہو جائے۔

مکتوب نمبر ۱۲۶

مورخہ ۱۰ رمضان المبارک ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... احقر نے اپنے عجز اور نسخ عزائم کا پیہم مشاہدہ کرنے کی وجہ سے قبل از وقت کسی کام کا قصد کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔

جواب :...... ایسا نہ کیجئے قصد کیجئے اور ٹوٹنے دیجئے گو بعض کی حالت[3] کے مناسب وہ بھی ہے جو آپ نے تجویز کیا ہے۔

مکتوب :...... اس لئے کچھ معلوم نہیں کہ کب تک آستانہ عالیہ کی حاضری سے محروم رہوں گا۔

جواب :...... الخیر فی ماوقع[4]

---

[1] میں کل یہ کام کرنے والا ہوں

[2] راہ خدا پر چلنے والے کو جو حالت پیش آتی ہے وہ خیر ہی خیر ہے۔

[3] حضرت مفتی محمد حسن صاحب اپنے معمول کے مطابق رمضان میں تھانہ بھون حاضر تھے جب میرا یہ خط پہنچا اور حضرت" نے جواب لکھا' انکا بیان ہے کہ حضرت نے میرا خط اور اپنا جواب مجلس میں سنایا اور کچھ ایسا فرمایا کہ دیکھو مولوی صاحب اس سے کیا سمجھتے ہیں؟ الحمدللہ احقر نے اسکا مفہوم سمجھ لیا تھا کہ بعض بزرگوں کے قول کی طرف اشارہ ہے کہ "ارید ان لا ارید" ۱۲ محمد شفیع

[4] جو کچھ واقع ہوا اسی میں خیر ہے

مکتوب نمبر ۱۲۷

مورخہ ۱۰؍شوال ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب : ...... مدت سے ایک خیال بار بار دل میں آتا ہے مگر اس وقت تک عرض کرنے کی اس وجہ سے ہمت نہیں ہوئی کہ جس چیز کی شکایت ہیں کرنا ہے وہ صرف اپنی کم ہمتی اور غفلت و کوتاہی کا نتیجہ ہے اور اس وقت بھی جب اپنے ضعف و پریشان اور پھر مستمر غفلت و کم ہمتی پر نظر پڑتی ہے تو خیال ہوتا ہے کہ جب دوااور پرہیز پر تاچندے مداومت کی بھی ہمت و توفیق نہیں ہے تو طبیب سے عرض حال بیکار ہے لیکن آج یہ سوچ کر عرض حال کی ہمت ہوگئی کہ شاید حق تعالیٰ آن مخدوم کی توجہ اور تجویز کی برکت سے ہمت و توفیق بھی عطا فرمادیں۔

صورت یہ ہے عرصہ دراز سے احقرجب باطنی اور ظاہری حالت پر نظر کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب پہلے سے زیادہ خراب ہے اور برابر یہ محسوس کرتا ہے کہ بجائے ترقی کے تنزل ہورہا ہے ' اس حالت کے عرض کرنے سے ایک یہ امر بھی مانع تھا کہ اس میں بظاہر اپنے مربی کا کفران نعمت ہے مگر اب اس کا جواب بھی ذہن میں آگیا کہ

ماندار یم مشامے کہ توانست شنید ــ ورنہ ہردم وزداز گلشن وصلت نفحات[۱]

رمضان المبارک میں کسی صاحب کے خط کے جواب میں حضرت والا نے تحریر فرمایا تھا کہ بارہ برس دلی میں رہے اور بھاڑہی جھونکا۔ میرے دل پر اس وقت سے ایک ایسی چوٹ لگی ہے کہ اسکا اثر زائل نہیں ہوتا کیونکہ اسکا حقیقی مصداق میں ہوں کہ یہ سال احقر کو آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے ہوئے ٹھیک بارھواں سال ہے۔ مگر اپنی نااہلیت اور کم ہمتی اور غفلت یا بعض غیراختیاری اسباب امراض و افکار کی وجہ سے اب تک کسی حال کی بھی اصلاح نظر نہیں آتی۔ تمام عیوب اسی طرح نفس میں چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں خانقاہ میں حاضر ہونے کے بعد تو اسکا مشاہدہ ایسا ہوجاتا ہے کہ تشکیک مشکک سے بھی زائل نہیں ہوسکتا کہ جتنے آدمی خانقاہ میں موجود ہیں سب سے زیادہ ناکارہ ونالائق اور معاصی وملاہی کا شکار یہی عاجز ہے جس میں سے کسی آدمی کا استثنا بھی ذہن میں نہیں آتا اسی طرح یہاں رہ کر بھی اکثر عوام کی حالت کو دیکھ کر رشک ہوتا ہے ' الغرض جب عیوب نفس کی طرف نظر کرنے کی توفیق ہوجاتی ہے تو سب کے سب عیوب نمایاں اپنے اندر پاتا ہوں۔ اس لئے تمنا ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ مجاہدہ تفصیلی کروں۔

---

[۱] ہم وہ حواس ہی نہیں رکھتے کہ سونگھ سکیں ورنہ آپ کے گلشن وصل سے خوشبودار ہوائیں تو چلتی ہی رہتی ہیں

جواب :...... یعنی عطار کی دوکان کی تمام دواؤں کا آگے پیچھے استعمال کروں۔
مکتوب :...... اور حسب دستور حضرت والا ایک مرض پیش کر کے اس کی اصلاح طلب کروں۔ تمنا کا لفظ اس لئے عرض کیا کہ ارادہ کے لئے قوت ارادہ و عزم و استقلال کی ضرورت ہے جس کے فقدان ہی کی وجہ سے یہ ساری آفت ہے۔ البتہ یہ امید ہے کہ آنحضرت کی دعاء و توجہ کی برکت سے حق تعالیٰ عزم و ارادہ بھی عطا فرمادے۔ اس لئے درخواست ہے کہ اگر حضرت والا کے نزدیک یہ خیال مناسب و صحیح ہے تو بنام اللہ تعالیٰ تفصیلی مجاہدہ شروع کروں اور ایک ایک مرض پیش کر کے اصلاح کی کوشش کروں۔
جواب :...... اگر وہ معاصی ہیں اور خود ان کے ترک پر قدرت میسر نہیں ہے تو اسکی ضرورت ہے و الافلا – میری رائے میں راس وساوس سب کا ضعف ہے اور ضعف میں قلیل بھی ضعف ہے[1]
مکتوب :...... میرا یقین ہے اگر کوئی معتدبہ فرصت قیام آستانہ عالیہ کے لئے مل جاتی تو یہ مشکل بہت آسان ہوجاتی۔ مگر اس وقت تک کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ وللرحمن الطاف خفیه
جواب :...... کیا فاقد الفرصت[2] یا فاقد القوۃ[3] کی رسائی اس دربار تک نہیں۔

مکتوب نمبر ۱۲۸

مورخہ ۲۷ شوال ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب :...... بعد تمنائے آستانہ بوسی عرض ہے کہ اس ہفتہ میں جو عریضہ اس بدنام کنندہ غلام نے ارسال خدمت کیا تھا وہ کل واپس آیا اس میں ایک پرچہ بندہ زادہ محمد زکی سلمہ کا تھا اس پر تو حضرت والا نے جواب تحریر فرمایا اور احقر کا عریضہ بالکل خالی ہے۔ اس پر کوئی لفظ جواب کا نہیں ہے' ہرچند کہ اس میں کوئی جواب امر طلب نہ تھا۔ لیکن حضرت والا کی عادت سامیہ معلوم ہے کہ ایسے خط بھی جواب سلام اور یہ کہ (کوئی بات جواب کی نہیں) تحریر فرمادیا کرتے ہیں۔ اس عریضہ کو بالکل خالی دیکھ کر میرے ہوش و حواس بجا نہیں۔ کیونکہ اس سے یہ خطرہ ہوا کہ خدانکردہ آنمخدوم و مربی کو اس ناکارہ و نالائق غلام سے کوئی تکدر

---

[1] میری رائے میں ان سب کی بنیاد کمزوری ہے اور ضعف و کمزوری میں تھوڑے کا بھی دگنا ثواب ملتا ہے۔
[2] جسے فرصت نہ ہو
[3] جسے قوت نہ ہو

پیش آیا ہے جو بلاریب اس کے لئے خسران دنیاو آخرت ہے ' (اعاذنی اللہ و کل مسلم منہ) پریشان ہو کر یہ ارادہ کیا کہ آج جمعہ کے روز آستانہ عالیہ پر حاضر ہوں۔ مگر بواسیر کی شدید تکلیف کئی روز سے تھی ' آج بھی اس کی شدت کی وجہ سے سفر کرنا دشوار معلوم ہوا اس لئے مجبور ہو گیا۔ اور عریضہ پر اکتفا کیا۔ سیدی و سندی اس ناکارہ و بے مایہ کے لئے دنیا بھر میں صرف آنحضرت کی عنایت ہی ایک سرمایہ دنیاو آخرت ہے ' برائے خدا تعالی اگر کوئی امر خاطر عاطر پر سبب گرانی ہوا ہے تو غلام کو اس پر متنبہ فرما دیا جائے اور للہ معاف فرما دیا جائے۔ یہ بھی خیال ہوا کہ شاید اتفاقاً و سہواً یہ خط سادہ رہ گیا ہے ' مگر آنمخدوم کی عادت احتیاط معلوم ہونے کی وجہ سے اس احتمال سے تسلی ہوئی۔ اللہ کرے کہ سبب بھی اتفاقی چیز ہو اور حق تعالیٰ اس بندہ ضعیف کو آنمخدوم کے خلاف طبع کوئی کام کرنے سے ہمیشہ محفوظ رکھے آمین۔

جواب : ...... تو بہ مجھ کو اپنے بھول پر افسوس ہوا بجز غفلت کے جس کی وجہ ہجوم اشغال و اضیاف ہے اور کوئی وجہ نہ تھی اطمینان رکھیں۔

مکتوب نمبر ۱۲۹

مورخہ یکم ذی الحجہ ۵۶ ۱۳ھ

مکتوب : ...... حضرت والا کی تحریر[۱] متعلقہ سیاسیات حاضرہ بنام مولوی محمد طاہر صاحب موصول ہوئی تھی ' احقر نے اسی روز خود بھی مطالعہ کیا اور حضرت میاں صاحب دامت برکاتہم کو بھی دکھلائی در حقیقت اسکا حرف حرف واجب التسلیم اور قابل قدر ہے احقر کی تو اس میں رائے ہی کیا ہوتی محض امتثالا للامر اور شوق استفادہ کے لئے غور و شوق سے مطالعہ کیا حضرت میاں صاحب مدظلہم کو بھی تحریر سے کلی اتفاق ہے۔ لیکن مشورہ ان کا یہ ہے کہ موجودہ سیاست میں حضرت کا اپنی طرف سے کوئی اعلان حضرت کے سابق طرز کے بھی خلاف ہے اور مصلحت بھی اس میں معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس اعلان میں اگرچہ حضرت کی باقاعدہ شرکت مسلم لیگ کا اعلان نہیں ہے لیکن عوام اس کو شرکت ہی سمجھیں گے اور دریدہ دھن مخالفین دوسری اطراف کو چھوڑ کر حضرت کی ذات پر اخباری بحثوں میں مشغول ہو جائیں گے ادھر مسلم لیگ کی حالت خود ایسی قابل اطمینان نہیں کہ اس کی خاطر باقاعدہ سب کی مخالفت سر لے لی جائے اور عوام کی نظر میں اپنے کو اس کا ایک رکن بنا دیا جائے خصوصاً جبکہ مسلمانوں کی یہ حالت بھی معلوم ہے کہ کسی بڑے سے بڑے عالم کی بات پر اپنی اھواء کو نہیں چھوڑتے تو اس کی توقع بہت کم ہے کہ اسکا کوئی عام فائدہ تنظیم مسلمین

---

[۱] یہ تحریر وہ ہے جو بعد میں "تنظیم المسلمین" کے نام سے شائع ہوئی۔ ۱۲ ش

کے بارہ میں ظاہر ہوگا مخصوص صلحاء کا طبقہ جو حضرت اور حضرت کے خدام کے ساتھ وابستہ ہے وہی اس سے متاثر ہوگا اس کے بتلانے کے لئے دوسرا آسان طریق یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ تحریر کسی سوال کے جواب میں حسب طرز قدیم شائع ہو۔اور مسلم لیگ اگر چاہے پھراس اعلان سوال وجواب کو مختلف صورتوں سے شائع کرکے فائدہ اٹھائے۔
حضرت میاں صاحب کے فرمانے کے بعد احقر کی سمجھ میں بھی یہی صورت اچھی معلوم ہوئی مولوی محمد طیب صاحب ومولوی طاہر صاحب نے بھی اسی کو پسند کیا اور مولوی طاہر صاحب نے حضرت کی خدمت میں یہ مضمون اسی روز لکھ بھی دیا تھا۔
جواب :...... وہ بھی یہی مشورہ لکھ چکے ہیں آپ حضرات کا مشورہ نہایت مستحسن اور قرین مصلحت ہے' انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا قدرے عبارت جواب کی بدلنا پڑے گی تاکہ سوال پر منطبق ہوجائے۔
دستخط تو کسی کے بھی مناسب نہیں مولوی شبیر احمد صاحب کے پاس بھی وہ مضمون لکھ دیا ہے اور ضروریات میں مشورہ لیا ہے اور اپنی طرف سے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ آپ بھی دستخط نہ کریں صرف رائے سے اطلاع کردیں سہارنپور والوں نے ابھی کوئی جواب ہی نہیں دیا یاددھانی کی گئی ہے دعا کیجئے۔اللھم خرلنا و اخترلنا۔

مکتوب نمبر ۱۳

مورخہ ۱۸ صفر ۵۷ ۱۳ھ

مکتوب :...... ایک عشرہ ہوا کہ احقر حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلھم کے ارشاد پر امرتسر گیا تھا وہاں حضرت کے بہت سے خدام کا اجتماع تھا۔احقر ایک ایک کر کے سب کو دیکھتا تھا کہ علماً عملاً اخلاقاً سب ہی حضرت والا کے فیض سے بہرہ اندوز ہیں۔شاید میرے برابر کوئی اس بارگاہ میں آنے والوں میں سے محروم نہیں ہے' ہر عامی آدمی کی حالت یقیناً مجھ سے اچھی ہے۔قوت وصحت کا زمانہ غفلت میں گذر گیا اب کچھ ہوش آیا بھی تو قوت و ہمت رخصت ہیں اور غفلت سابقہ مزید بران اور مشاغل و ذواھل کی فراوانی۔کسی وقت خیال آجاتا ہے کہ مریض القلب ہوں علاج کی ضرورت ہے طبیب کی خدمت میں رہنے کی ضرورت ہے مگر وہ بھی میسر نہیں ہوتی۔اس کے سوا کیا ہے کہ۔گناہم موجب حرمان من شد[1]
جواب :...... کیا یہ دولت نہیں ہے کہ اپنے کو بے دولت سمجھا جائے اس طریق میں یہی

---

[1] میرا گناہ میری محرومی کا سبب بن گیا۔

کلید ہے دولت کی۔
مکتوب : ...... ہموم متفرقہ کچھ ایسے پیچھے لگے ہیں کہ جس قدر تقلیل و تخفیف کی تدبیر کرتا ہوں اور بڑھتے نظر آتے ہیں اور بجز اس کے ان سے چھوٹنے کی کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی کہ۔ کارے کہ بعقل بر نیاید۔ دیوانگئے درو بشاید[1] پر عمل کروں اور تدابیر سے قطع نظر کر کے سب دھندوں کو چھوڑ کر بیٹھوں۔ مگر قوت توکل نہ ہونے سے بعد کی پریشانی کا اندیشہ ہوتا ہے' الغرض بڑی ضیق کے ساتھ ہموم متفرقہ میں گویا بہ رہا ہوں اور کوئی صورت اس کے سوا نظر نہیں آتی کہ حضرت والا کی دعا و ہمت دستگیری فرمائے۔ **وما ذلک علی اللہ بعزیز**۔

جواب : ...... یہ سب رحمتیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت وہ بھی آئے گا اور قریب آئے گا کہ بے ساختہ اسکا منظر نظر میں آئے گا۔

یوسف گم گشتہ باز آید بکنعان غم مخور
کلبہ احزان شود روزے گلستان غم مخور[2]

مکتوب نمبر ۱۳۱

مورخہ ۱۰ رجب المرجب ۵۷ ۱۳ھ

مکتوب : ...... اس عرصہ میں حضرت کی علالت وضعف کی وجہ سے بقول متنبی۔ اقل سلامی حب ماخف عنکم + و اسکت کیما لایکون جواب[3] بلا واسطہ حضرت کی خدمت میں عریضہ لکھنے کی جرات نہ ہوئی دوسرے حضرات سے کیفیت مزاج گرامی معلوم کرتا رہا۔ سید محتشم و محترم صاحب سے زبانی تفصیلات معلوم ہو کر حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حق تعالیٰ اس رحمت مجسم کو ہمیشہ بعافیت ہمارے سر پر قائم رکھے۔ آج طبیعت کا زیادہ تقاضا ہوا کہ خود حضرت والا کی خدمت میں عریضہ لکھوں۔ اس لئے عرض ہے کہ کیفیت مزاج گرامی سے مطلع فرما کر مرہون منت عظمی فرمایا جائے۔ نیز اگر واپسی کا کوئی وقت[4] متعین ہو گیا ہو تو مطلع فرمایا جائے۔

---

[1] جو کام عقل سے پورا نہ ہو رہا ہو اس میں ایک گونہ دیوانگی ہی درکار ہے۔
[2] گم شدہ یوسف ایک دن کنعان میں واپس آئے گا غم نہ کر' یہ غم کدہ ایک دن گلستان بن جائے گا غم نہ کر۔
[3] سلام بھی کم کرتا ہوں تاکہ آپ کی طبیعت پر بوجھ نہ ہو' اور زیادہ خاموش ہی رہتا ہوں تاکہ آپ کو جواب کی زحمت نہ ہو۔
[4] یہ وہ وقت ہے کہ حضرت بغرض علاج لکھنؤ تشریف لے گئے تھے وہیں یہ خط بھیجا تھا۔ ۱۲ ش

جواب :...... السلام علیکم ۔الحمدللہ بالکل بعافیت ہوں اب صرف ضعف کے رفع کی تدبیر ہو رہی ہے یقینی طور پر تو معلوم نہیں مگر غالباً ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں حکیم صاحب واپسی کی اجازت دیدیں ۔اشرف علی ۔

مکتوب نمبر ۱۳۲ مورخہ ۹ رشعبان ۱۳۵۷ھ

مکتوب :...... لکھنؤ سے واپسی کے وقت اڑکی سے سہارنپور تک ایک ساعت کی زیارت کے بعد ہی احقر کو دیوبند واپس ہونا پڑا کیونکہ ابوداؤد شریف ختم نہیں ہوئی تھی اور امتحان تقریری شروع ہوچکا تھا اسی کا مشغلہ بہت انہماک کی ساتھ اس وقت تک رہا۔ بحمدللہ اب سنن ابوداؤد پوری ختم ہوگئی ۔

جواب :...... الحمدللہ

مکتوب :...... آمخدوم کے ضعف کی وجہ سے ہروقت تعلق خاطر رہتا ہے ۔بعض حضرات سے یہ معلوم ہوا کہ جیسا نشاط و قوت لکھنؤ میں محسوس ہوتی تھی یہاں ویسی نہیں رہی اس سے اور بھی فکر ہوئی حق تعالیٰ اس سایہ رحمت کو عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے ۔

جواب :...... دو چار روز تو ایسا ہی ہوا تھا اب بفضلہ تعالیٰ وہ بات نہیں ۔

مکتوب :...... اگر طبیعت عالی پر نشاط ہو تو برائے کرم اپنی کیفیت مزاج سے مطلع فرمایا جائے ۔

جواب :...... بالکل اچھا ہوں ،ضعف بھی کم ہو رہا ہے ۔

استفسار ...... ایک بار یاد پڑتا ہے کہ آپ نے اسانید جمع کی تھیں اسی سلسلہ میں رسالہ سیارہ سے بھی التقاط کا کچھ خیال تھا مجھ کو ایک نسخہ سبع سیارہ کا مصر بھیجنا ہے اگر آپ سے نہ مل سکے تو پھر کچھ اور انتظام کروں ۔

مکتوب نمبر ۱۳۳ مورخہ ۲۷ رشوال ۱۳۵۷ھ

مکتوب :...... ناکارہ غلام ببرکت توجہات آن حضرت ،بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہے مگر مشاغل و افکار کے ہجوم میں حیران و پریشان اور منتشت الحال و البال ۔ دن بھر دنیا کے دھندوں میں گرفتار اور رات کو تھک کر خواب غفلت میں ۔کوئی مخلص نظر نہیں آتا کہ ہجوم مشاغل میں تخفیف ہو کہ کچھ کام آخرت کے لئے کر سکوں جب تخفیف کا قصد کرتا ہوں اور اس کی کوئی تدبیر کرتا ہوں اور زیادہ ہو جاتے ہیں ۔اس مرتبہ پختہ عزم کیا تھا کہ طویل رخصت لیکر گھر کا کچھ انتظام کر کے آستانہ عالیہ پر رہوں ۔مگر ہنوز نہ کوئی انتظام ہو سکا اور نہ قریبی زمانہ میں

ہوتا نظر آتا ہے، مخدومی یہ ناکارہ غلام بہت ہی محتاج دعا و توجہ ہے۔

جواب :...... دعا سے کیا عذر ہے مگر طلب دعاء کے علاوہ یہ بھی وظیفہ عبوریت ہی ہے کہ

چونکہ برمیخت بہ بندد بستہ باش
چوں کشاید چابک و برجستہ باش [۱]

کیا احادیث میں خفیف خفیف فکر و تشویش پر وعدہ اجر نہیں ایسی تشویش منقص لطف تو بیشک ہے مگر منقص اجر تو نہیں، [۲] اب خود فیصلہ کر لیجئے کہ مقصود اجر ہے یا لطف۔

مکتوب :...... حضرت والا کے متعلق آنے والوں سے عافیت کا حال تو معلوم ہوتا رہا مگر یہ پوری طرح معلوم نہ ہوا کہ جو ضعف رمضان المبارک میں باقی تھی اس میں بھی کچھ کمی آئی یا نہیں۔

جواب :...... چونکہ مجھ کو معتدبہ ضعف یہی معلوم نہ ہوا تھا اس لئے اس کی ضد کا بھی خاص ادراک نہیں ہوا۔ بہرحال حالت ہر طرح قابل شکر ہے۔

مکتوب نمبر ۱۳۴ مورخہ ۴ ذی الحجہ ۵۷ ۱۳ھ

مکتوب :...... یہ ناکارہ ہجوم مشاغل و افکار میں تو مبتلا رہتا ہے چند روز سے کچھ طلباء اصرار کر رہے تھے کہ ترجمہ قرآن مجید بعد مغرب پڑھا دیا کرو۔ میں نے یہ سمجھا کہ دنیاوی مشاغل کا اتنا بوجھ اٹھاتا ہوں اور وقت انہیں فضولیات میں ضائع ہو جاتا ہے یہ کام ہو جائے تو اچھا ہے، نیز فرمائش کرنے والے طلباء کی تعداد مختصر سمجھ کر محنت بھی زیادہ نہ سمجھتا تھا۔ مگر اتفاق یہ ہوا کہ یہ خبر سن کر طلباء کا ہجوم بہت بڑھ گیا۔ اپنی مسجد میں شروع کیا تھا وہ تنگ ہو گئی تو جامع مسجد میں منتقل ہونا پڑا وہاں اہل شہر میں بھی چرچا ہوا تو شہر کے بھی کچھ لوگ آنے لگے۔ اب ایک بہت بڑا مجمع تقریباً تین سو آدمیوں کا ہو جاتا ہے، بلا قصد کے یہ صورت ہو گئی اور بظاہر مفید بھی معلوم ہوتی ہے مگر اپنی ہمت و طاقت کے اعتبار سے نبھانا مشکل نظر آتا ہے،

---

[۱] جب تجھے کھونٹے سے باندھ دیں تو بندھ جا اور جب تجھے کھول دیں تو چست اور چاق و چوبند ہو جا۔
[۲] یعنی لطف و لذت میں تو کمی آتی ہے مگر ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔

اگرچہ اس وقت تک بالکل ظاہر حالات سے الحمدللہ کوئی زیادہ ضعف و تکان معلوم نہیں ہوتا۔بیان القرآن وغیرہ مطالعہ میں ہے اور کچھ کلمات حضرت سے سنے ہوئے یاد ہیں انہی سے بفضلہ تعالیٰ کام چلتا ہے۔

جواب :...... بیحد خوشی ہوئی خدمت کلام اللہ سے بھی اور اس سے بھی کہ مدعیان استغناء حاجت لیکر دروازہ پر آئے۔

مکتوب نمبر ۱۳۵

مورخہ ۱۲ ر ذی الحجہ ۵۸ ۱۳ھ

چھوٹی ہمشیرہ جس کی علالت کی وجہ سے پریشان تھا اور پہلے عریضہ میں اطلاع دی تھی ،کل بروز دو شنبہ دفعتاً اس کی حالت کچھ متغیر ہوئی اور تھوڑی دیر میں انتقال کر گئی مجھے بلاکر نماز روزہ کی وصیت کی اور کہا کہ بس اب میں کلمہ پڑھتی ہوں اور بہت صاف کلمہ طیبہ پڑھا اور برابر اللہ اللہ کہتی ہوئی ختم ہوگئی۔اناللہ و انا الیہ راجعون۔یہ ہمشیرہ چونکہ سب سے چھوٹی تھی اور نکاح کے بعد بھی ہمارے مکان میں رہی کبھی علیحدہ نہ ہوئی تھی اس لئے اثر بہت زیادہ ہے اور بالخصوص اس کی پریشانی بہت زیادہ ہے کہ والدہ صاحبہ ضعیف ہیں یہ بہن ایک لڑکا چھ سال کا اور دوسرا تین ماہ کا چھوڑ گئی ہے ان کی پرورش کے لئے اور کوئی آدمی نہیں والدہ صاحبہ پر تو ایک صدمہ جانکاہ اور دوسرا ان بچوں کی تربیت کا ہے ان کی طرف سے بہت ہی زیادہ پریشانی ہے۔

ان کے لئے برائے بندہ نوازی مخصوص دعاء فرمادی جائے کہ ان کو صبر جمیل عطا ہو اور آئندہ مشکلات آسان ہوجائیں۔والدہ صاحبہ اپنے قدیم مکان میں ہمشیرہ کے ساتھ رہتی تھی میں علیحدہ مکان میں ہوں مجھے اس کی وجہ سے بے فکری تھی ، اب میرے لئے بھی بہت مشکلات بڑھ گئی کہ قدیم مکان کو چھوڑنے پر والدہ صاحبہ راضی نہیں اور ہم سب اس میں سما نہیں سکتے کہ ایک جگہ رہیں تنہا اس کو چھوڑ نہیں سکتے۔حق تعالیٰ کوئی آسان اور راحت کی صورت پیدا فرمائیں والسلام۔پہلے سے یہ قصد تھا کہ آج تھانہ بھون کا قصد کروں گا مگر اس حادثہ نے سب عزائم ختم کر دیئے۔معلوم نہیں کب یہ دولت نصیب ہو۔
والسلام

جواب :...... اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کریں اور متعلقین کو صبر و سکون عطا فرمائے

آپ کی سب پریشانیوں کو رفع کرے بقلم شبیر علی میری انگلیوں میں ریح کا اثر ہے اس لئے
خود نہیں لکھا۔ بقلم شبیر علی

مکتوب نمبر ۱۳۶ مورخہ ۷ جمادی الثانیہ ۵۹ ۱۳ھ

بعد عرض سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ والا نامہ سامی باعث صد ھا مسرت و ابتھاج و شرف اعزاز ہوا۔ جس سوال کی تحقیق مطلوب تھی اسی روز اس کو کچھ دیکھا مگر پورا نہ ہوا تھا کہ مجھے ایک ضروری سفر پیش آگیا دو تین روز اس میں صرف ہوگئے آج جو کچھ سمجھ میں آسکا پیش کرتا ہوں۔ امید کہ اس کے خطا و صواب سے مطلع فرمایا جائے گا۔ اور اگر کوئی جزو اور قابل تحقیق باقی رہ گیا ہو تو اسی پر متنبہ فرمایا جائے گا۔ محمد زکی سلمہ کی طبیعت عرصہ سے علیل چلی جاتی ہے اور اس ہفتہ میں بہت زیادتی ہوگئی ضعف بہت ہوگیا۔ امید کہ اس کے لئے دعا سے دستگیری فرمائی جائے' والسلام

جواب : ...... دو مسرتیں ہوئیں اور دونوں بالغہ سا .غہ ایک شبہ کا ازالہ دوسری اپنے آنکھ سے دین کی صحیح خدمت کرنے والے کا مشاہدہ جس سے امید بندھ گئی کہ انشاء اللہ تعالیٰ امت کے دستگیر ابھی باقی رہیں گے دل سے دعا برکت ظاہرو باطنہ کی کرتا ہوں' برخوردار کی صحت کاملہ کی دعا کرتا ہوں' باقی الحمدللہ یہاں بھی خیرت ہے میں نے ایک رسالہ حصص کمپنی کے احکام میں لکھا ہے' آپ کا جواب اسکا جزء ہوکر النور میں جلدی چھپے گا۔

مکتوب نمبر ۱۳۷ مورخہ ۱۶ جمادی الثانیہ ۵۹ ۱۳ھ

از اشرف علی۔ السلام علیکم۔ مولوی صاحب کو بعض ایام کی تنخواہ کے متعلق ایک لغزش پر میں نے متنبہ کیا تھا انہوں نے وہ حصہ تنخواہ کا مدرسہ کو واپس تو کردیا مگر یہ معلوم ہوا کہ وہ اپنے کو حق پر سمجھتے ہیں چنانچہ میری اس شکایت پر کہ کسی قاعدہ فقہیہ سے تمہارا استحقاق نہیں مجھ کو یہ لکھا کہ قاعدہ سے مجھ کو اپنا استحقاق ثابت ہوچکا ہے میں نے اسکا انکار جازم نہیں کیا' بلکہ بحسب اپنے غلطی کے اعتقاد کے' ان کو لکھدیا کہ استفتاء کرکے جواب حاصل کرلو اگر دل کو لگ گیا تو مدرسہ سے تنخواہ پوری کردوں گا اور اگر دل کو نہ لگا تو اپنے پاس سے دیدوں گا

مدرسہ کا نقصان نہ کروں گا مگر استفتاء کے سب سوال متفق علیہ ہوں اور متخاصمین کا نام نہ ہو زید عمر کے نام سے ہو مگر وہ فتوی ابھی تک دکھلایا نہیں گیا اب پرسوں ایک صاحب سے معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ واقعہ آپ کو لکھا ہے اور کچھ نامناسب عنوان سے لکھا ہے مجھ کو ابھی یقین نہیں آیا اس لئے آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا اس کی کچھ اصل ہے؟ ضرورت تحقیق کی یہ پیش آئی کہ اسی کے موافق انسے معاملہ رکھوں تکلیف دینے کی نیت نہیں۔

مکتوب نمبر ۱۳۸

مورخہ ۱۶ جمادی الثانیہ ۵۹ ۱۳ھ

والا نامہ سامی بدست منصف وصول ہو کر باعث ابتہاج و امتنان ہوا۔ مولانا (------) صاحب کا واقعہ یہ ہے کہ تقریباً دو ڈھائی مہینہ سے ان کا کوئی خط احقر کے پاس نہیں آیا۔ اس سے کچھ روز پہلے البتہ ان کے چند خطوط آئے تھے اور اس کی بھی ابتداء اس طرح ہوئی کہ مجھے ان کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ حضرت والا ان سے کسی معاملہ کی بناء پر ناراض ہیں۔

مجھے چونکہ مولوی صاحب سے تعلق تھا اس کا رنج وقلق اس درجہ غالب ہوا کہ میں نے ان کو خط لکھا کہ اسکی کیا اصل ہے اور آپ نے اسکا کیا تدارک کیا اس کے جواب میں مولوی صاحب نے واقعہ لکھا۔ اس میں تنخواہ کے معاملہ زیر بحث میں مجھ سے بھی استفسار کیا تھا کہ میں جو کچھ سمجھا ہوں وہ صحیح ہے یا دوسری جانب۔ مجھے مولوی صاحب کا یہ استفسار ہی اس وقت سخت ناگوار معلوم ہوا کہ مولوی صاحب عاقل عالم ہو کر اس بحث میں کیوں پڑگئے اور حضرت کے معاملہ کا محاکمہ مجھ سے چاہتے ہیں۔ باوجود یہ کہ میں ہر حیثیت میں چھوٹا ہوں محض خیر خواہی کی بناء پر اپنی حیثیت سے قطع نظر کر کے مولوی صاحب کو خط میں لکھ بھی دیا کہ میں اس استفسار اور اس میں غور کرنے کو لغو اور فضول سمجھتا ہوں آپ ہرگز اس راستہ پر نہ چلیں بلکہ فقہی طور پر اگر آپ کو مسئلہ وہ ہی صحیح معلوم ہوتا ہے جو آپ نے لکھا ہے جب بھی آپ نے نفس کا معاملہ ہے آپ نفس کو متہم سمجھ کر جو کچھ حضرت کا ارشاد ہے اس کو تسلیم کریں نفس مسئلہ کی تحقیق اگر ضرورت ہوگی تو بعد میں ہو سکتی ہے مگر حضرت کے مواخذہ کے جواب میں یہ بحث ہرگز نہ ہونی چاہئے۔ پھر مولوی صاحب سے زبانی معلوم ہوا کہ انہوں نے میری اس عرض کو قبول بھی کیا۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ حضرت کا مواخذہ ممکن ہے کہ فقہی بنا پر ہو ہی نہیں بلکہ تربیت کی بناء پر ہو جس میں مباحات بلکہ بعض مستحبات پر بھی مواخذہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپ اس وقت اس تحقیق و بحث کو یکسر چھوڑ

دیں اور اس بناء پر احقر نے بھی اس وقت نہ مسئلہ کی صورت پر غور کیا اور نہ کوئی جواب فقہی سونچا۔یہ پورا واقعہ ہے جو اس سلسلہ میں میری ساتھ پیش آیا۔ تفصیل اس لئے لکھدی کہ اجمال کی وجہ سے بعض اوقات واقعی صورت ذہن نشین نہیں ہوتی۔

جواب :...... میں نے ناحق ہی آپ کو تکلیف دی مگر اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے جو راوی کی تکذیب کر دی تھی وہ تکذیب صحیح نکلی۔جس چیز کو آپ نے ناگوار سمجھا وہ مجھ کو کئی وجہ سے زیادہ ناگوار نہیں ہوئی ایک ان کی طبیعت کا رنگ دیکھ کر وہ رنگ فہم اور عقل کی کمی ہے 'اور آج سے نہیں ابتداء ہی سے ' اس لئے خفیف خفیف باتوں کی عادت ہوگئی۔دوسرے اس لئے کہ تحقیق مسئلہ کی خود میں نے خواہش کی گو ابتداء ان ہی سے ہوئی انہوں نے لکھا کہ میرا یہ فعل فتوی کے خلاف نہیں اس پر میں نے لکھا کہ اہل فتوی سے فتوی حاصل کر لو مگر اس طرح کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ کس کا معاملہ ہے دوسرے سوال کا مسودہ مولوی شبیر علی کو بھی دکھلایا جائے تاکہ واقعہ میں اختلاف نہ ہو گو اس میں انہوں نے کم فہمی سے کام لیا کہ اہل معاملہ کا نام ظاہر کر دیا یہ احتمال نہ ہوا کہ شاید آپ سے بھی فتوی لیا جائے تو تجویز کردہ شرط ابہام اہل معاملہ کی فوت ہو جائے گی 'میں نے اس تحقیق کے لئے مکرر لکھا کہ اگر ایک فتوی بھی ان کے موافق ہوا تو وہ جزء تنخواہ ان کو دیدوں گا 'اس تفصیل سے کہ اگر وہ فتوی میرے جی کو لگا تو مدرسہ سے ورنہ اپنے پاس سے۔

مکتوب نمبر ۱۳۹

مورخہ ۳ رمضان المبارک ۵۹ ۱۳ھ

بعد تمنائے قدمبوسی عرض ہے کہ عرصہ دراز سے اس خیال میں تھا کہ رمضان المبارک میں حاضری آستانہ عالیہ نصیب ہوگی لیکن امسال چونکہ فتوی کی خدمت احقر کے سپرد کر دی گئی ہے اور اس کام میں رمضان کی تعطیل نہیں ہوتی ' پچھلے مرتبہ جب احقر اس کام پر تھا تو مہتمم صاحب سے بایں شرط اجازت لے لیتا تھا کہ بصرف خود ڈاک تھانہ بھون میں منگالیا کروں اور تکمیل کر کے بھیجدیا کروں 'یہ بہ اختیار خود اجازت دیدیتے تھے مگر اب چونکہ مہتمم کوئی تنہا فرد نہیں بلکہ ایک پنچایت ہے اس لئے اس میں بھی دشواریاں پیش آئی 'میں نے صدر مہتمم صاحب سے بایں طور عرض کیا کہ اس خدمت فتوی سے اس وقت تک کوئی مفاد مادی تو حاصل نہیں ہوا اور نقصان عاجل یہ ہے کہ رمضان کی تعطیل اور حضرت والا کے آستانہ عالیہ سے محرومی ہوگئی اب بطور شرط یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے رمضان کی حاضری سے

مستثنیٰ کیا جائے ورنہ مجھے اپنے سابق کام تدریس پر بھیجدیا جائے موصوف نے فرمایا کہ اسکو بطور شرط پیش کرنے میں ہماری مصلحت فوت ہوتی ہے وہ یہ کہ دوسرے بعض لوگ اس شرط کو بجائے ماننے کے اسکا بھانہ بنالیں گے کہ کوئی دوسرا آدمی اس جگہ پر لار کھیں اور اگرچہ تمہیں اس میں کوئی گرانی نہ ہو مگر ہم اس کو مصالح مدرسہ کے خلاف سمجھتے ہیں اس لئے ہماری مصلحت سمجھ کر تم اس وقت یہ شرط پیش نہ کرو بعد اس کے کہ تمہارا اس کام پر استقلال ہوجائے ہم اس کی کوئی صورت نکال دیں گے۔ ان کے اس عنوان نے مجھے سکوت پر مجبور کردیا ورنہ مجھے اس وقت تک دارالافتاء کی خدمت کے ساتھ کوئی ایسی دلچسپی نہیں ہے کہ اس کو چھوڑنے سے تکلیف ہو اور اس کا اظہار بھی سب حضرات سے بار بار کرچکا ہوں اسی لئے وہ حضرات بھی بجائے میری مصلحت کے مصالح مدرسہ کو پیش کرتے ہیں الغرض حاضری رمضان سے محروم ہوگیا عمل کی تو ہمت تھی ہی نہیں، صرف زیارت کی برکات حسب حوصلہ حاصل ہوجاتی تھی۔ اس سے بھی محرومی ہوئی ادھر ضعف کی شدت کی وجہ سے روزہ رکھنا بھی سخت دشوار ہورہا ہے تمام دن کوئی کام نہیں ہوتا پھر شب کو غذا کے بعد بھی حرکت دشوار معلوم ہونے لگی غرض بالکل بیکار ہوگیا، اس وقت حضرت والا کی دعاء توجہ کا سخت محتاج ہوں وسط رمضان میں چار پانچ روز کے لئے رخصت لیکر حاضری کا ارادہ ہے حق تعالیٰ اسے پورا فرمائے۔

جواب :...... معلوم نہیں کیسے درد سے خط لکھا ہے میرے اندر درد پیدا کردیا اللہ تعالیٰ درمان کی صورت پیدا فرمائے میرے خیال میں خط کا جواب ہوگیا۔

مکتوب نمبر ۱۴   مورخہ ------- ۵۹ ۱۳ھ

اشرف علی از تھانہ بھون۔ السلام علیکم۔ باعث تصدیع یہ ہے کہ میں اب تک اس مسئلہ کو عقلی ضروری قطعی سمجھتا تھا کہ حوادث کا قیام واجب کے ساتھ ممتنع ہے اور مستلزم ہے حدوث واجب کو جو کہ باطل اور محال ہے اور میں نے جا بجا اپنی تقریرات اور تحریرات میں اس مقدمہ سے کام لیا ہے لیکن اس وقت ایک مضمون میں اس مسئلہ کی دلیل لکھنا چاہا تو کوئی شافی دلیل ذہن میں نہیں آئی پھر متداول کتابوں میں تلاش کیا کوئی دلیل نہیں ملی جو حجت ہو بلکہ مزید بران بعض ایسی عبارتیں نظر سے گذریں جن سے مسئلہ ہی مشکوک ہوگیا مثلاً مسئلہ کلام میں (شرح عقائد کی یہ عبارت ہے) ازلیة، ضرورة امتناع قیام الحوادث

، ،بذ اته تعالی ۔اس پر نبراس میں کہا ہے ' دعو ۃ الضر و ر ۃفی ھذ ا المقدمہ النظریۃغیر مسموعۃ بل اثباتھا بالدلیل یحتا ج الی بحث متطا و ل لکنھم قد یستعملو ن الضر و ریۃ بمعنی الیقین و ھو المقصو د ۔ اس کے چند سطر کے بعد شرح عقائد کی عبارت ہے ' وفی ھذ ا ر دعلی الحنابلۃ وعلی الکر امیۃ الخ اور نبراس میں اما الکر امیۃفذھبو ا الی حد وثہ لتجویزھم قیا م الحو ا د ث بذ اتہ تعالی الخ ۔ آپ تکلیف کر کے کتب کلامیہ سے اس مسئلہ کی دلیل نقل کر کے بھیجد یجئے یا کسی ذہن سے کوئی دلیل حاصل ہو ۔

جو اب :...... اس کے جو اب میں احقر نے بعض عبارات لکھ کر بھیجیں جس کا جو اب یہ آیا ...... ۔ مسئلہ کے متعلق آپ کے مضمون اور عبارت رکھ لی ہیں ان میں خصوصیت سے خوض کر رہا ہوں اور امید ہے کہ کسی غیر مخدوش دلیل تک انشاء اللہ تعالیٰ رسائی ہو جائے گی ۔ شاید مسا مرہ میں کوئی شافی چیز مل جائے ۔ بے تکلف در خواست ہے کہ اب اس مکا تیب میں جو ٹکٹ صرف ہوں وہ اخیر میں مجھ سے قبول کر لئے جائیں ' حساب میں خو د لکھ رکھوں گا ۔ اور اب تک کے ٹکٹ میں نے قبول کر لئے ۔ (جو اب کے ساتھ یہ پرچہ و اپس آئے)

از اشرف علی ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و بر کا تہ ۔ نقل عبارت اور مولا نا سمی[۱] خلیل اللہ کے مکالمہ میں جو تعب بر داشت فرمایا اس میں دونوں صاحبوں کا شکر گذار ہوں ۔ جو ابا معروض ہے کہ اس مقد مہ کی زمانہ قر یب میں دو مقام پر ضرورت واقع ہوئی ۔ ایک بعض غیر مقلدوں کے مقابلہ میں جو عرش کو حادث مان کر استو ا ءعلی العر ش کو صفت قرار دیتے ہیں ظا ہر ہے کہ اس صورت میں استوا حادث ہو گا اور اس کے صفت ہونے کی وجہ سے قیام حادث کا واجب کے ساتھ لازم آئے گا ۔ دو سرا مقام بعض مبتدعین مدعیان وحدہ الوجو د کے مقابلہ میں جو مسئلہ کی ایک خاص توجیہ میں حوادث کا ربط واجب کے ساتھ تو ایسا مانتے ہیں جیسا صور ذ ھنیہ کا ربط ذ ہن کے ساتھ ۔ اس میں بھی وہی قیام حوادث کا واجب کے ساتھ لازم آئے گا اور جس مقد مہ کو مولانا ثابت بالدلیل مانتے ہیں مالا یلخو اعن الحو ا د ث فھو حا د ث اگر یہ مقد مہ دونوں مذکورہ مسئلوں میں کافی ہو جائے تو مقصود

---

[۱] استاذ مرحوم حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند مراد ہیں جو معقولات کے بڑے ماہر عالم تھے ۔ ۱۲ ش

حاصل ہے اس کی تقریر کر دی جائے ۔والسلام۔

اس کے بعد خود حضرت والا نے ایک تقریر میں مسئلہ کا انضباط فرما کر احقر کو بھیجا۔

وقد سنح لی دلیل علی المطلوب ویتوقف علی مقدمہ بدیھیة وھی ان مایکون وصفا قائما بمایحل فی الشیئی یکون قائمابذلک الشیئی و وصفاله ولوبالواسطة مثلا اذا کانت الفصاحة وصفا للکلام قائماله و کان الکلام وصفا لزید قائما به کانت الفصاحة قائمة ایضابزید ولوبالواسطة وبعد تمھیدھانقول اذاقام حادث بالواجب وکان الحدوث قائما بھذا الحادث ، قام الحدوث بالواجب ولو بالواسطة و ظاھر ان اتصاف الواجب بالحدیث ممتنع سواء کان بواسطة اوبلا واسطة ولعل ھذا التقریر مع قصر المسافة فیه خال عن کل غبار وعثار وورودہ علی الخاطر فضل من الله ولا افتخار –

سوال وجواب : ...... دربارہ تبدیل مکان معتدۃ الوفات

جناب محمد جلیل صاحب اعظم گڑھی منصف[1] دیوبند مجاز صحبت حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے جوان صاحبزادہ میاں محمد شعیب کا دیوبند میں انتقال ہوگیا ان کی زوجہ عدت میں ہے اور موصوف اور ان کے گھر والوں کا قصد بوجہ شدت غم یہ ہوا کہ وہ سب حضرت کی خدمت میں تھانہ بھون چلے جائیں جب تک کہ غم کو سکون ہو وہاں رہیں ان کی زوجہ مرحومہ عدت وفات میں تھی انکے تھانہ بھون منتقل کرنے کے بارہ میں شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے حضرت کی خدمت خط لکھا۔ حضرت والا نے مولانا محمد جمیل صاحب مفتی خانقاہ سے اس مسئلہ کی روایات جمع کرا کر بغرض استشارہ احقر کے پاس بھیجا وہ روایات اور حضرت اقدس کے خط یہ ہیں :

درمختار ج ۲ (ص ۲۳۷) ومعتدۃ موت تخرج فی الجدیدین وتبیت اکثر اللیل فی منزلھا لان نفقتھا علیھا فتحتاج للخروج حتی لوکان عندھا کفایتھا صارت کالمطلقه فلا یحل لھا الخروج –فتح ، طلقت اومات وھی زائرۃ فی غیر مسکنھا عادت الیه فورا تعتد ای معتدۃ طلاق اوموت فی بیت وجبت[2] فیه ولایخرجان منه الا ان تخرج او

---

[1] عدالت منصفی ، جج کی ماتحت عدالت کو کہا جاتا تھا – ۱۲ ش

[2] ھو ما یضاف الیھا بالسکنی قبل الفرقة و لو غیر بیت الزوج کما مرآ نفا، شمل موت الاجنبیة کما فی الشر نبلا لیة ۱۲

، ،ينهدم المنزل او تخاف الهلاك او تلف مالها او لاتجد كراء البيت ونحو ذلک من الضرورات فتخرج لاقرب موضع اليه –

فی الشامی : تحت قوله ونحو ذالک منه مافی الظہیریة لو خافت بالليل من امر المیت والموت ولا احدمعها لها التحول لو الخوف شديد والافلا ، وتحت قوله وتخرج ای معتدة الوفاة كمايدل عليه مابعده ، عالمگیری جلد ثانی (ص ۱۶۲)

و اذا انتقلت لعذر يكون سكنها فی البيت الذی انتقلت اليه بعنزله كونها فی المنزل الذی انتقلت منه فی حرمة الخروج عنه كذا فی البدائع – در مختار موت فی السفر ج ۲ (ص ۶۳۹) ولكن ان مرت بمايصلح للاقامه كمافی البحر وغيره وزاد فی البحر وبينه وبين مقصدها سفر او كانت فی مصر او قرية تصلح للاقامه تعتدثمه ان لم تجد محرما اتفاقا وكذا ان وجدت عند الامام ثم تخرج بمحرم ان كان وفی الشامی تحت قوله كانت ، ای حين الطلاق او الموت ، وتحت قوله تصلح للاقامة ، بان تامن فيها علی نفسها و مالها وتجد ماتحتاج –

از اشرف علی (قدس سرہ) یہاں یہ عبارتیں جمع کی گئیں وہاں یہ بھی غور کر لیا جائے اور دوسرے روایات بھی دیکھ لی جائیں کہ ان روایات سے کیا حکم نکلتا ہے اور میری رائے یہ ہے کہ یہ امر پیش نظر رکھ کر حکم سوچا جائے کہ مرحوم کے ماں باپ کو تو نقل جائز ہے پس جس وقت یہ عزم کریں اس وقت معتدہ کا کیا حال ہو گا آیا تخاف علی نفسها او مالها کی مصداق ہوگی یا نہیں؟ تو اقرب ظاہر یہی ہے کہ اس میں بھی یہ قید امن کی معتبر ہوگی ' پس ایسے مقامات امن اگر متعدد ہوں انکا اقرب دیکھا جائے گا تو تھانہ بھون اقرب ہے اعظم گڑھ سے -

احقر نے حضرت اقدس کی رائے کی تاکید میں قاضی خان کی عبارت اور اپنی رائے حسب ذیل لکھی -

فتاوی قاضی خان ج اول (ص ۵۴۳) عالمگیری - المعتده ان كانت فی منزل ليس معها احد وهی لاتخاف من اللصوص ولامن الجيران ولكنها تفزع من امر البيت ان لم يكن الخوف شديد اليس لها ان تنتقل من ذلک الموضع لان قليل الخوف يكون بمنزله الوحشه وان كان الخوف شديدا كان لها ان تنتقل ، لانها لو لم تنتقل يخاف عليها من

،، ذھاب العقل و نحوہ الخ روایات مذکورہ میں تخاف علی نفسھا کے علاوہ بھی ایک روایت میں خروج کی اجازت ہے جبکہ خوف وفزع شدید ہواور جبکہ تمام اقربا کا منتقل ہونا جو شرط ان کے لئے جائز ہے فرض کیا جائے 'تو ایک عورت صغیرالسن غمزدہ کے لئے خوف و حزن کا شدید بلکہ اشد ہونا ہی اقرب معلوم ہوتا ہے بناء علیہ احقر کا رجحان جواز نقل کی طرف ہے 'واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم' (احقر کے اس خط پر حضرت اقدس نے تحریر فرمایا میری رائے کی مزید تائید ہوگئی اور جواز نقل اور موکد ہوگیا۔اشرف علی۔

مکتوب نمبرا ۱۴

مورخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ عرصہ دراز سے متنبی کی نصیحت اقل سلامی حب ماخف عنکم [لے] کا کچھ ایسا غلبہ ہوا کہ حضرت والا کے شرف خطاب وکتاب ہی سے محروم ہوگئی 'حضرت کی خیریت دوسرے حضرات کو لکھ کر معلوم کرتا رہتا ہوں۔

جواب :...... آپ کی رعایت پر دعا کرتا ہوں۔

مکتوب :...... اور اپنا کچھ حال لکھنے بیٹھتا ہوں تو قلب یہ ملامت کرتا ہے کہ جو کچھ تو لکھ رہا ہے حضرت کی تعلیمات و ملفوظات میں اس کا شافی جواب ہے اور تجھے معلوم بھی ہے قصور صرف تیری ہمت کا ہے۔ہمت نہیں کرتا تو حضرت والا کو خط کی تکلیف دینا بھی جسارت ہے۔مگر کئی روز سے شرف مکاتبت سے محرومی کا افسوس غالب ہوااور یہ کہ اپنی حالت کی اطلاع دینا نفع سے خالی نہیں تو یہ عریضہ لکھنے کی جرات کی۔

جواب :...... تقاضا کے بعد رکنا نہ چاہئے کیونکہ وارد کا اتباع سنت طریق ہے۔

مکتوب :...... احقر کی عملی حالت عرصہ سے یہ ہے کہ بہت ہی مختصر سے معمولات جن کا التزام کیا تھا ان میں سے صرف چھ رکعات بعد المغرب اور چار قبل الوتر بہ نیت قیام لیل پر تو بحمدللہ التزام ودوام حاصل ہے لیکن ذکر بارہ تسبیح اور تلاوت اور منزل مناجات یہ تینوں معمول اکثر کبھی قلت فرصت سے کبھی کمزوری اور کسل سے ناغہ ہوتے رہتے ہیں ذکر بارہ تسبیح

[لے] سلام بھی کم کرتا ہوں' اس خیال سے کہ آپ کی طبیعت ہلکی رہے۔

کو چلتے پھرتے بلا جہرضرب کبھی پورا کر لیتا ہوں کبھی نہیں نماز جماعت کی پابندی میں اکثر سستی ہو جاتی ہے جس پر ندامت بھی ہوتی ہے اور ہر نماز کے بعد عزم جدید کرتا ہوں مگر کاموں کے ہجوم میں کبھی وقت دیکھنے کا خیال نہیں رہتا کبھی گھڑی کی عدم مطابقت کی وجہ سے جماعت رہ جاتی ہے اور دراصل احقر میں ایک مرض شدید ہر کام میں تاخر کا ہے ہر کام کو اس کے ایسے وقت کرنے کی فکر ہوتی ہے جب اس کا وقت بالکل ہی آخر ہو، فرصت و فراغت کے وقت فکر نہیں ہوتی، تعلیم میں بھی اس کا ظہور ہوتا ہے اور اپنے تمام دینی دنیوی کاموں میں بھی۔

جواب :...... بقدر طاقت ہمت ضروری ہے اگر پھر بھی کوتاہی ہو تو استغفار

مکتوب :...... قلبی کیفیت یہ ہے کہ حضرت کی جوتیوں کے طفیل سے بفضلہ تعالیٰ قلب تمام تعلقات سے یکسو معلوم ہوتا ہے کسی سے ملنا ایک ایسا خلاف طبع کام نظر آتا ہے کہ جس کے لئے کبھی حقوق کی بناء پر اور کبھی اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ تمام حاجات نفع اور ضرر میں کسی غیر اللہ کی طرف قلب کی توجہ نہیں ہوتی اگر کبھی کسی سے کوئی کام لینا بھی ہوتا ہے تو یہ بات مکمل مشاہدہ میں رہتی ہے کہ اس کام میں اس شخص کو کوئی تاثیر نہیں اسی لئے اب ان اسباب میں توغل سے بھی طبعی نفرت ہوتی ہے۔ میرے کہیں نہ جانے اور کسی سے نہ ملنے کی بناء پر کچھ آدمی یہ کہتے ہیں کہ متکبر ہے مگر میں جہاں تک غور کرتا ہوں یہ بات معلوم نہیں ہوتی تاہم کید نفس[۱] کا خوف دامنگیر ہے۔

جواب :...... کید نفس کا احتمال غیر ناشی عن دلیل ہے فلا یعبا بہ[۲]

مکتوب :...... اب خلاصہ میری حالت کا یہ ہے کہ تعلق غیر سے تو ایک حد تک قلب فارغ معلوم ہوتا ہے۔ مگر تعلق مع اللہ بہت ہی کم ہے، بالخصوص عملی کوتاہیوں سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ کالعدم ہے، حضرت کی دعا و دستگیری کا سخت محتاج ہوں۔

جواب :...... ہم لوگ اتنے بھی مستحق نہیں پھر شکر کیا جائے اور کوتاہی پر دعائے توفیق۔

مکتوب :...... پاؤں کا درد جو تھانہ بھون میں ہوا تھا ابھی تک اسکا کچھ اثر چلا جاتا ہے، چلنے

---

[۱] یعنی "نفس کا دھوکہ"
[۲] یعنی نفس کے دھوکے کے احتمال کسی دلیل پر مبنی نہیں لہٰذا اسکی پرواہ نہیں ہونی چاہئے۔

میں تکلف ہوتا ہے ،کئی روز سے کچھ بخار بھی ہے امید ہے کہ حضرت کی دعاء سے جلد صحت ہو جائے گی۔

جواب :...... اللہ تعالیٰ شفاء بخشے۔

مکتوب :...... شیخ اکبر کی ایک عبارت متعلقہ خواب مولانا شبیر احمد صاحب نے نقل کر کے حضرت کے پاس بھیجنے کے لئے مجھے دی ہے وہ مرسل ہے اگر المفتی میں اسکی اشاعت حضرت کے نزدیک نامناسب نہ ہو تو سلسلہ ثمرات الاوراق اسکو شائع کر دوں ورنہ نہیں (وہ عبارت یہ ہے) ولهذا اتری العلماء باللہ لایرون فی نومهم مایراہ المریدون اصحاب البدایات من من الانوار فان المبتدی یستحضر مستحسنات اعماله و احواله غیر نتائجها – و العالمون ینامون علی رویة تقصیر و تفریط فیما یستحقه الجناب العالی فلا یرون فی النوم الامایلهمهم من ظلمات و رعد وبرق و کل امر مخوف فان النوم تابع للحس –فتوحات مکیه ص ۳۳۳ فی الباب السابع و الاربعینی – شبیر احمد عثمانی ۔

۲۳/۳/۱۳۶۰ھ

جواب :...... مولانا سے درخواست کی جائے کہ مختصر سی اسکی تفسیر کر دی جائے اور اس شبہ کو رفع کر دیا جائے اسکی تشخیص کامل کا منصب ہے مبتدی کا فیصلہ معتبر نہیں کیونکہ بعض اوقات واقعی حالات کی حکایت ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ ایسا ناقص اپنے کو علماء باللہ میں شمار کرنے لگے ،اس طرح شائع کرنا مفید ہو گا۔

مکتوب نمبر ۱۴۲

مورخہ ۲۱ جمادی الثانیہ ۱۳۶۰ھ

از اشرف علی عفی عنہ ،السلام علیکم

میں نے حسین ابن منصور کے اشعار کی شرح لکھی ہے جو بصورت ایک رسالہ کے ہوگئی ہے وہ چھپنے والا ہے جی چاہتا ہے کہ اگر کچھ اور اشعار بھی ملجائیں تو شامل کر دوں سنا ہے کہ طبقات ابن سعد میں انکا حال لکھا ہے ، نیز مولوی شبیر احمد صاحب جو یہاں آئے تھے بیان کرتے ہیں حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کے متعلق کچھ لکھا ہے شاید ان میں کچھ اشعار ملجائیں خواہ قلیل ہی ہوں سو اگر ان کو نقل کر کے بھیجدیں تو اس رسالہ کا جزو بنا دوں ، باقی خیریت ہے ۔از تھانہ بھون

مکتوب نمبر ۱۴۳

مورخہ ۲۱ جمادی الثانیہ ۱۳۶۰ھ

مکتوب :...... بعد سلام مسنون و نیاز مشحون عرض ہے کہ آج کی ڈاک سے بذریعہ رجسٹری حضرت کا مسودہ اشعار ""العنور"" مع دوسرے اشعار کے جس میں حسین ابن منصور کے

اشعار ہیں مرسل ہے۔

جواب :...... پہنچ گیا۔

مکتوب :...... طبقات ابن سعد کے متعلق حیرت ہوگئی کہ حضرت کی یاداشت میں جو صفحات لکھے تھے ان میں بھی تمام جلدیں طبقات مذکور کی دیکھی کسی ایک صفحہ میں ابن منصور کے حالات نہیں ملے اور نہ اسکے آس پاس میں ملنے کا امکان نظر آیا کیونکہ جس ترتیب پر وہ لکھتے ہیں اس ترتیب کا مقتضا ہی یہ تھا کہ یہاں ابن منصور کے حالات نہ ہوں ممکن ہے کہ یہ صفحات جو حضرت والا نے نقل فرمائے ہیں کسی دوسری کتاب کے ہوں اور اس نے حوالہ طبقات ابن سعد کا دیا ہو۔

جواب :...... یہ صفحات ایک دوسرے صاحب نے لکھ کر دیئے تھے۔

مکتوب :...... ابن منصور کے حالات میں یہ بھی معلوم ہوا کہ مختلف بلاد میں ان کے بہت سے نام مشہور ہیں احقر نے ان سب ناموں سے طبقات میں تلاش کیا کسی نام پر بھی ان کے حالات نہیں ہیں ،البتہ تاریخ خطیب بغدادی میں ان کا بہت مفصل تذکرہ تیس صفحات میں ملا اور بہت سے اشعار بھی جو رسالہ اشعار الغیور سے زائد تھے احقر نے زائد اشعار کو علیحدہ کاغذ میں نقل کر دیئے اور تذکرہ کے اہم اجزاء کا انتخاب کر کے لکھدیا لیکن اسباب قتل پر ان کی ایک مفصل بحث ہے لکھنے کا ارادہ کیا تھا کہ خیال آیا کہ تاریخ خطیب تھانہ بھون میں موجود ہے۔اغلب ہے کہ مولانا ظفر محمد صاحب نے اسکا مضمون اپنے رسالہ میں لے لیا ہوگا تو یہ لکھنا بے فائدہ رہے گا اس لئے بالفعل اسکو ملتوی کر کے جس قدر لکھ چکا تھا وہ مرسل ہے۔

جواب :...... پہنچ گیا۔

مکتوب :...... اگر مولانا ظفر احمد صاحب کے رسالہ میں خطیب کا مضمون نہ آیا ہو تو وصل صاحب احقر کو مطلع فرمادیں گے میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ نقل کر کے بھیج دوں گا۔"نفحات الانس" میں مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے بھی ایک معتدبہ مضمون ان کے متعلق لکھا ہے وہ بھی نقل کر دیا ہے۔

مکتوب :...... فتوحات میں مولانا شبیر احمد صاحب سے دریافت کر کے بابوں کا خلاصہ احقر نے نقل کر لیا ہے آخر میں ایک مضمون فائدہ مہمہ کے عنوان سے لکھا ہے جس کا تعلق ابن منصور کے قصہ سے نہیں بلکہ جداگانہ ایک مفید چیز ہے اس لئے نقل کر دی۔

جواب :...... پہنچ گیا

مکتوب :...... ابن منصور کے مقامات کے ترجمے اکثر اس لئے نہیں لکھے کہ سمجھ میں نہیں آئے ،شرارت الذھب ابن عماد میں بھی ان کا مفصل انکا مفصل تذکرہ ہے مگر تاریخ خطیب ہی سے ماخوذ ہے اور ابن عماد ان کے متعلق متشدد ہیں ،قرمطی رافضی اور ملحد کہنے پر جزم کیا

ہے' اس لئے بھی احقر نے کچھ نقل نہیں کیا۔ کئی روز سے حضرت والا کی خیریت معلوم نہیں ہوئی' دل بے چین ہے اس لئے آج ارادہ کیا تھا کہ خود ہی حاضر ہو جاؤں۔ پھر کچھ عوائق پیش آگئے امید کہ مزاج گرامی کی کیفیت سے مطلع فرمایا جائے گا۔

جواب :...... ابھی طبیعت سنبھلی نہیں۔

مکتوب :...... سمت قبلہ کے متعلق ایک ضمیمہ لکھا ہے جس کا تذکرہ زبانی بھی حضرت کی مجلس میں آچکا ہے وہ مع نقشہ عرض بلد طول بلد کے ان ہی کاغذات کے ساتھ مرسل ہے تاکہ وصل صاحب کو عطا فرمایا جائے۔

جواب :...... دیدیا

مکتوب :...... اگر مناسب سمجھا جائے تو ان کو رسالہ کے شروع یا اخیر یا جس جگہ مناسب ہو شامل کر دیا جائے۔

والسلام

جواب :......کہدیا

مکتوب :...... پرسوں سے حضرت والا کی کیفیت مزاج معلوم نہ ہونے کے سبب بہت ہی تردد و فکر ہے حق تعالیٰ اس سایہ رحمت کو عافیت کی ساتھ ہمارے سر پر قائم دائم رکھے۔

والسلام

جواب :...... دعا کافی ہے۔

مکتوب نمبر ۱۴۴ مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۶۰ھ

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ جس وقت سے حضرت والا لکھنؤ تشریف لے گئے ہیں طبیعت بے چین رہتی ہے' دریافت حالات کے لئے عریضہ بھی بلا واسطہ حضرت کی خدمت میں لکھنا گوارا نہیں ہوتا۔ دوسرے حضرات سے اجمالی حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں مگر سکون نہیں ہوتا حق تعالیٰ اس سایہ رحمت کو تا مدت مدیدہ عافیت کے ساتھ قائم رکھے اور ہر قسم کے امراض سے شفاء کامل عاجل عطا فرمائے۔

جواب :...... اللہ تعالیٰ اس محبت کا صلہ عطا فرمائیں۔

مکتوب :...... چونکہ شرف خطاب سے محرومی کو بھی عرصہ گزر گیا اس کے آج یہ جرات کی کہ خود حضرت والا کی خدمت میں عریضہ لکھوں کہ مختصر حال مزاج گرامی کا تحریر فرما دیا جائے۔

جواب :......بتدریج نفع ہو رہا ہے کہ دیکھنے والوں کو ادراک نہیں ہوتا۔

مکتوب :...... اور یہ کہ یہ نسبت قیام تھانہ بھون کے وہاں پہنچنے کے بعد کچھ تخفیف ہوئی یا

نہیں۔
جواب :...... کسی دن تخفیف ہو جاتی ہے کسی دن نہیں اور بعض دفعہ یہ بھی انحطاط کی ایک صورت ہوتی ہے۔
مکتوب :...... محمد زکی سلمہ سلام عرض کرتا ہے' امتحان سے بفضلہ تعالیٰ بخیریت فارغ ہو گیا ہے۔
جواب :...... ان کو بھی سلام و دعا

مکتوب نمبر ۱۴۵

مورخہ ۱۰ ر رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ

از اشرف علی۔السلام علیکم۔میں نے جو منی آرڈر اہلیہ شاہ صاحب مرحوم کو دینے کے لئے ایک پچاس روپیہ کا دوسرا ایکسو روپیہ کا جو وضع فیس کے بعد ۸/ آنے اور (۱) روپیہ کم ہو گیا بھیجی آپ کے نام پر فارم رسید کا ذکی کے دستخط سے آیا اور دوسری رسید اب تک نہیں آئی یہ دونوں موجب تردد ہیں بوجہ آپ کے دستخط نہ ہونے کے' پھر حکیم شریف صاحب آپکا دستی لائے اس میں بھی کوئی اطلاع نہ تھی جس سے تردد بڑھ گیا اس لئے یہ خط بھیج رہا ہوں ان کے وصول اور مستحق کے پاس ایصال سے بہت جلد رفع تردد کیا جائے۔باقی خیریت۔الحمدللہ میری صحت بڑھ رہی ہے۔۱۰/ رمضان ۱۳۶۰ھ

مکتوب نمبر ۱۴۶

مورخہ ۱۱ ر رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ کل حضرت والا کا مرسلہ منی آرڈر ننانوے روپیہ کا اور آج ایک کارڈ وصول ہوا۔اس سے پہلے ۹۴ بھی وصول ہو چکے جس کے فارم کو محمد زکی نے اپنے دستخط سے وصول کیا تھا۔جس کی رسید بھی اگلے روز لفافہ میں روانہ کر دی تھی۔واقعہ یہ ہوا کہ پہلا منی آرڈر ۹۴ کا جس روز وصول ہوا اسی دن احقر نے خود دروازہ پر حاضر ہو کر اپنے ہاتھ سے وہ روپیہ حضرت شاہ صاحب کی اہلیہ محترمہ کے سپرد کئے۔مگر وہ اس وقت رسید بوجہ علالت کے نہ لکھ سکی دوسرے روز آدمی بھیج کر رسید منگائی جو بند لفافہ میں تھی یہ بھی عرض کر دیا تھا کہ پچاس روپیہ کی رسید بھی لکھدیں اور سابقہ پچاس کے پہنچنے کو احقر نے زبانی بھی دریافت کر لیا تھا۔احقر نے یہ رسید کا لفافہ مع اپنے جوابی لفافہ کے اسی روز خدمت والا میں روانہ کر دیا اور حکیم شریف حسین کے چلنے کے وقت تک یہ احتمال غالب نہ تھا کہ یہ لفافہ حضرت کو ملا نہ ہو گا اسی لئے ان کے خط میں اس کے تذکرہ کی ضرورت نہ سمجھی کل جب حکیم شریف کا خط پہنچ گیا اور میرے عریضہ رسید والا کا جواب نہ آیا تو یقین ہوا کہ وہ خط حضرت والا کو نہیں ملا فوراً دوسرا خط لکھنے کا قصد تھا کہ کل ہی دوسرا منی

آرڈر ننانوے روپیہ کا وصول ہوا آج والا نامہ وصول ہوا۔اب یہ روپیہ بھی پہنچاکر سکی رسید مکرر مرسل ہے ' میرا پہلا لفافہ جس میں اہلیہ حضرت شاہ صاحب کی رسید ملفوف تھی اس کے نہ پہنچنے سے حضرت والا کو جو تردد و تکلیف ہوئی اس سے بیحد قلق و اضطراب ہے معلوم نہیں کیا صورت ہوئی کہ لفافہ ڈاک میں ضائع ہو گیا اب یہ ننانوے روپیہ بھی محترمہ موصوفہ کو پہنچاکر تینوں رقموں کی رسید لکھواکر ارسال خدمت کرتا ہوں ۔میاں زکی سلمہ پر بحمداللہ بعد تجربہ کے کافی اطمینان ہونے کی وجہ سے میں نے چٹھی رسان سے یہ کہہ رکھا ہے کہ میں کسی وقت گھر میں نہ ملوں تو زکی سلمہ کو دیدے اس روز بھی ایسا ہی ہوا۔ محمد زکی سلمہ سلام عرض کرتا ہے ۔

جواب :...... السلام علیکم ۔اطمینان ہو گیا جزاکم اللہ تعالیٰ ' محمد زکی کی حالت معلوم کر کے بہت مسرت ہوئی ۔دوسرا پرچہ شاہ صاحب کی گھر میں دیدیا جائے ۔

مکتوب نمبر ۱۴۷

مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۶۰ھ

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ کئی روز سے حضرت والا کی کیفیت مزاج تحقیقی طور پر معلوم نہیں ہوئی فکر ہے 'اگر نشاط خاطر ہو 'چند کلمات تحریر فرمادیئے جائیں ورنہ بالکل بلا جواب واپس فرمایا جائے ۔

جواب :...... الحمدللہ صحت کا حصہ غالب ہے بھوک بھی دونوں وقت لگنے لگی 'اجابت بھی باعتبار مرات و قوام و مقدار کے معتدل حالت میں ہے ' صرف بعض خفیف عوارض بوجہ ضعف کے باقی ہیں جو تدابیر سے کم ہو رہے ہیں ۔

مکتوب :...... احقر نے رسالہ احکام الاہلہ کا کام شروع کر دیا ہے ' دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ مستقل طور پر بھی لکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ رسالہ ایک خاص سوال کا جواب ہونے کی وجہ سے مخصوص جزئیات میں مفید ہو گیا گو مجیب نے سوال کی ضرورت سے زائد بھی کچھ تفصیل کی ہے مگر وہ ضمنی غیر قصدی ہونے کی بناء پر کچھ ناکافی معلوم ہوتی ہے حضرت سے دعا کی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ باحسن وجہ مرتب کرادیں اور مقبول و مفید بنادیں ۔والسلام

جواب :...... دل سے دعائے اتمام ہے ۔

مکتوب نمبر ۱۴۸

مورخہ جمادی الثانیہ ۱۳۶۱ھ

مشفقی سلمہ ۔السلام علیکم 'میں نے جو دلائل القرآن علی مذہب النعمان کا زبانی تذکرہ کیا تھا فی الحال تو اسکا کام جاری ہے 'لیکن اگر کسی وقت دوسرے صاحبوں سے کام لینے کی ضرورت

ہوئی تو اسکا نظام ابھی ذہن میں رہنا چاہئے، تاکہ عین وقت پر خلجان نہ ہو، سو اس نظام کے چند اجزاء ہیں (جز اول) تو آپ اور مولوی جمیل اور مولوی عبد الکریم ایک مسئلہ باعانت تفاسیر مثل احکام القرآن تفسیر مظہری و تفسیر احمدی وکشاف و مدارک و غیرھاسب صاحب الگ الگ لکھیں تاکہ ہرایک کی مناسبت اور طرز استدلال اور اس کا کافی ناکافی ہونا اور باہمی تفاوت اور مولف سابق کی تحریر سے موازنہ میں غور کیا جائے (جز و دوم) ان میں ایک کا انفراداً یا دو تین کا اجتماعاً انتخاب کیا جائے (جز سوم) اور حتی الامکان دوسرے مشاغل سے یکسو ہو کر یا ملازمت سابقہ سے رخصت لے کر یہاں قیام کر کے مقصود کو شروع کیا جائے اور جو ان میں پہلے سے کہیں تنخواہ پاتے ہوں ان کی وہ تنخواہ پوری کر دی جائے ترتیب میں جز اول مقدم ہے اس لئے یہ آیت نمونہ کے لئے تجویز کی گئی ہے سورہ "نسا" "و اتوا النساء صدقتھن الی قولہ فکلوہ ہنیا مریئا" اس لئے آپ بھی اسکی تقریر لکھ کر بھیجدیں اس کے بعد اجزاء میں غور اور مشورہ کر لیا جائے۔ اشرف علی۔

مکتوب نمبر ۱۴۹

مورخہ ۱۷ جمادی الثانیہ ۱۳۶۱ھ

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ آیت کریمہ و آتو النساء صدقاتھن کے متعلق تقریر لکھنے میں بعض وقتی عوارض کی وجہ سے بہت تاخیر ہوگئی جس سے سخت شرمندہ ہوں۔

جواب :...... اس طرف سے جو اس کی رسید وغیرہ میں توقف ہوا حالانکہ تقریر لکھنے کی برابر بلکہ اس کے قریب بھی تعب نہ تھا یہ توقف آپ کی شرمندگی کا کافی رافع ہے، اور یہاں کا توقف خاص اسباب سے مسبب ہے، جس کی تفصیل اس وقت خالی از فائدہ ہے۔

مکتوب :...... پھر جو کچھ لکھا ہے وہ بھی اس قابل نظر نہیں آتا کہ ملاحظہ کے لئے پیش کر سکوں مگر حضرت کے الطاف کی بناء پر پیش کرنے کی جرات ہوگئی۔ جو ملفوف ہے۔

جواب :...... ماشاء اللہ بہت مطبوع ہے مگر اس سے شرمندگی ہے کہ بعض اتفاقات سے تھوڑی سی مشقت اور محتمل نکل آئی کماسا ذکرہ قریبا

مکتوب :...... دلائل القرآن کی تصنیف میں دو صورتیں ذہن میں تھیں۔ ایک یہ محققین کے طریق پر بطرز تفسیر لکھا جائے اور مستنبط مسائل کو لکھنے کے بعد ذکر کر دیا جائے کہ ھذا ھو مذھب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔

کما ھو صنیع الطحاوی رحمۃ اللہ فی معانی الاثار و الجصاص فی احکام القرآن

دوسری صورت یہ کہ مقلد کے مقصد پر نظر کر کے فقہی صورت میں لکھا جائے کہ آیت لکھنے کے بعد ذکر کیا جائے کہ اس آیت سے حنفیہ کے فلاں مسائل پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت حسب الاتفاق دوسری ہی صورت کی طرف ذہن چلا گیا اور اسی طرز پر ضبط کر لیا پھر

موضوع رسالہ سے بھی یہ اقرب معلوم ہوا۔
جواب :...... میں بھی اسی کو راجح کہتا ہوں اور جتنا حصہ یہاں لکھا گیا ہے باستثنا قدرے شروع حصہ کے اسی طرز پر لکھا گیا ہے۔
مکتوب :...... اب اس پر حضرت والا غور فرمالیں گے کہ دونوں صورتوں میں سے کونسی بہتر ہے 'اور آئندہ تحریر کی ضرورت ہوئی تو اسی کا اتباع ہو گا۔
جواب :...... اوپر ذکر کر چکا ہوں اب صرف مضمون موجودہ لکھنا باقی ہے سو لکھتا ہوں واقعہ یہ ہوا کہ جو آیت تقریر کے لئے تجویز کی گئی تھی جس پر آپ نے لکھا ہے اور دوسروں سے بھی اسی پر لکھوایا جاتا خیال یہ تھا کہ وہ اوراق جن میں اس پر مولوی ظفر کی تحریر ہے یہاں رہیں گے اس وقت دوسروں کے لکھے ہوئے کو ان کے لکھے ہوئے سے ملا کر دیکھ لیں گے مگر وہ اوراق اپنے ساتھ لے گئے کیونکہ سورہ نساء کی پوری تفسیر ایک جگہ مجتمعاً رکھنا چاہتے ہیں سورہ ختم کر کے یہاں بھیج دیں گے 'مجھ کو لیجانے کی خبر نہیں ہوئی 'میں اس خیال میں رہا کہ جہاں تک لکھ چکے ہیں یہاں چھوڑ جائیں اب سب تحریرات لانے کا موقع نہیں رہا اس لئے اسی غایت کے لئے دوسری آیت تجویز کی ضرورت ہوئی تو آیت " وبعولتهن احق بر دهن الی قوله تعالی حکیم "تجویز کی گئی اس مقام کا لکھا ہوا ان کے ہاتھ کا یہاں موجود ہے اب بے تکلف بھیجتا ہوں کہ اگر یہ مکرر محنت گوارا ہو تو برداشت کر لیجئے ورنہ کسی تدبیر سے آیت سورہ نساء کی ڈھاکہ سے منگالوں گا۔والسلام
مکتوب :...... یہ ناکارہ غلام سخت غفلت و قساوت میں مبتلا اور بدحالی میں گرفتار ہے 'اور سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ جیسی فکر ہونی چاہئے وہ فکر بھی نہیں۔اس وقت عریضہ لکھنے کے ساتھ پھر عزم کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمت اور فکر سے کام لوں گا۔حضرت والا بھی دعاء و توجہ سے دست گیری فرمائیں۔والسلام
جواب :...... "کوشش بیہودہ بہ از خفتگی"[۱] کو دستور العمل رکھا جائے۔

مکتوب نمبر ۱۵۰ مورخہ ۳ رمضان المبارک ۶۱ ۱۳ھ

مکتوب :...... اپنے اس غیر معمولی ضعف کو دیکھ کر بار بار خیال آتا ہے کہ حضرت والا کا عزم روزہ رکھنے کا تھا معلوم نہیں کہ ضعف کا کیا حال رہا۔ حق تعالیٰ قوت کاملہ عطا فرمائیں۔وما ذلک علی اللہ بعزیز

---

[۱] بے فائدہ کوشش بھی سوتے رہنے سے بہتر ہے

جواب :...... محبت سے ایسا خیال ناشی ہوتا ہے 'اب میں آپ کو مطمئن کرتا ہوں کہ اب تک بچوں کی طرح دن کاٹ رہا ہوں۔

مکتوب :...... یہ ناکارہ تباہ حال بہت ہی زیادہ محتاج دعا ہے کہ رمضان المبارک میں ہر مسلمان کو کچھ نہ کچھ زیادہ عمل کی توفیق ہوتی ہے اور یہ ناکارہ پچھلے معمولات روز مرہ کے بھی رمضان میں پورا نہیں کر سکتا۔بشدت ضعف کی وجہ سے تراویح کی شرکت بھی اسی طرح ہوتی ہے کہ تبعاللجماعۃ میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے تراویح پڑھ لی ورنہ حقیقتاً اس کو نماز کہنا مشکل ہے ۔احقر کے گھر میں اور محمد زکی سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔

جواب :...... کیا اس اعتقاد پر کچھ نہیں ملتا' میرا بھی سلام کہئے۔

مکتوب نمبر ۱۵۱

مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۶۲ ۱۳ھ

دار العلوم دیوبند سے استعفاء

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ احقر نے ۱۶ ربیع الاول ۶۲ ۱۳ھ کو بنام خدائے تعالیٰ دار العلوم دیوبند سے استعفا دیدیا ہے مولانا محمد ابراہیم صاحب وغیرہ پانچ مدرسین کی طرف سے بھی استعفا پیش ہوا ہے 'یہ سب حضرات ڈابھیل جارہے ہیں ۔میرے لئے مولانا شبیر احمد صاحب نے مجلس علمی ڈابھیل کے ناظم مولوی احمد رضا صاحب کو دیوبند بلاکر گفتگو کی ہے وہ تو اس پر بہت خوش ہیں مگر حاجی محمدی یوسف گارڈی جو افریقہ میں ہیں ان کی منظوری کے بغیر وہ خود اس قسم کا کام نہیں کر سکتے 'چنانچہ انہوں نے فوراً افریقہ خط لکھنے کا وعدہ کیا اور یہ بھی کہا کہ بیس پچیس دن میں اس معاملہ کا فیصلہ ہو سکے گا۔معاملہ کی یہ صورت ان کو لکھ دی گئی ہے کہ جو تنخواہ مجھے اس وقت دار العلوم سے ملتی تھی یعنی ص (۶۵) مجلس علمی مجھے دے اور کام کے لئے میں نے یہ تصریح کر دی کہ چار گھنٹے روزانہ کام کروں گا۔اور قیام میں مجھے اختیار ہو گا کہ تھانہ بھون رہیں یا دیوبند 'یا کہیں 'اور ناظم مجلس نے تو ان سب چیزوں کو قبول کر لیا ہے اور مولانا شبیر احمد صاحب بھی آج ایک خط حاجی محمد یوسف گارڈی کو اس بارہ میں لکھ رہے ہیں 'اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے توقع ہے کہ یہ صورت ہو جائے گی ۔حضرت والا بھی اس کے لئے دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ بعافیت یہ انتظام فرمائیں۔

جواب :......بہت اچھا ہوا 'اللہ تعالیٰ مکمل اور مبارک فرمائیں۔

مکتوب :...... تصنیف کا کام تو ناظم مجلس علمی نے خود پیش کیا ایک حدیث کی جامع کتاب وہ مرتب کرانا چاہتے ہیں جس میں صحاح وغیرہ صحاح سے معتبر قابل احتجاج احادیث جمع کی

جائیں ۔ دوسرا کام میں نے ان سے ذکر کیا جو میں نے شروع کیا ہوا ہے یعنی احکام القرآن، اور یہ بھی ان سے ذکر کر دیا ہے کہ یہ کام حضرت والا کے ارشاد کے موافق میں نے شروع کیا ہے اور اس کو دوسرے حضرات بھی کر رہے ہیں اور کچھ حصہ ہو بھی چکا ہے، انہوں نے اس کو بہت پسند کیا اور یہ بھی دریافت کیا کہ جو حصہ اس کام کا مکمل ہو چکا ہے اگر مجلس علمی اس کی لاگت پیش کر کے خریدنا چاہے تو کیا وہ مسودہ تھانہ بھون سے ہمیں مل سکتا ہے، میں نے عرض کر دیا مستبعد نہیں، جب افریقہ سے اس کی منظوری آجائے تو پھر حضرت والا سے اس کے متعلق عرض کر کے فیصلہ کر لیا جائے گا۔ حضرت والا کی دعاء و توجہ سے بحمد اللہ ایک صورت تو ظاہر ہوئی، حق تعالیٰ اس کی تکمیل بھی فرما دیں۔

جواب : ...... بہت جی خوش ہوا۔ سب کے لئے دعا برکت کرتا ہوں۔ جب موقع ہو ان کو لکھدیا جائے کہ فی الحال یہاں دو حصے جو تیار ہیں ایک سورہ بقرہ تقریباً سات سو صفحہ، دوسرا آل عمران تقریباً اسکا نصف، تیسرا تیار ہو رہا ہے غالباً رمضان تک مکمل ہو جائے گا وہ بھی دوسرے حصہ کے برابر ہونا مظنون ہے ان میں سے اول کے دو حصے فی الحال اور تیسرا حصہ بعد تکمیل بقیمت ان کو دیا جا سکتا ہے اگر وہ چھپوائیں بڑی خوشی اور شکر گزاری کی بات ہے۔ اعلاء السنن جو یہاں مذہب حنفی کی تائید میں لکھی گئی ہے اس کے بھی بعض حصے شائع ہوئے ہیں اور بعض باقی ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ کتاب الحدود تک چھپ چکے ہیں، کتاب الجھاد باقی ہیں اگر مجلس علمی اس کو لینا چاہیں وہ بھی مل سکتی ہے۔

مکتوب : ...... میرے پاؤں میں نقرس کا درد کل سے پھر شروع ہو گیا، طبیب کی رائے مسہل دینے کی ہے اس سے فارغ ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ تھانہ بھون حاضر ہوں گا۔ حضرت کی جوتیوں کے طفیل سے بحمد للہ استعفاء دینے کے بعد سے قلب کو بالکل مطمئن پاتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ حق تعالیٰ نے میرے دیرینہ تمنا پوری فرما دی کہ کچھ عرصہ آستانہ عالیہ پر رہنے کی توفیق ہو جائے۔ احقر کے گھر میں اور سب بچے سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

جواب : ...... ہر خیر ظاہری و باطنی کی دعا کرتا ہوں، جتنا حصہ خیر کا ظاہر ہو چکا ہے اس پر مبارک باد لکھتا ہوں سب کو دعا و سلام

مکتوب نمبر ۱۵۲

مورخہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

مکتوب : ...... ایک ہفتہ سے حضرت والا کی خیر خیریت معلوم نہیں ہوئی، تشویش ہے خدا کرے کہ حضرت کا مزاج مبارک بعافیت ہو اور ضعف میں بھی معتد بہ کمی آگئی ہو۔

جواب : ...... نہ معتد بہ صحت ہے نہ معتد بہ مرض دونوں چیزیں بقدر ضرورت ہیں۔

مکتوب :...... کئی ماہ سے ایک خاص صورت خواب میں واقع ہوتی ہے کبھی بین النوم والیقظہ بھی ' وہ یہ کہ سوتے سوتے کوئی آیت زبان پر خود بخود جاری ہو جاتی ہے اس میں آنکھ کھل جاتی ہے اور بیداری کے بعد بھی وہ آیت جاری رہتی ہے 'سب سے پہلے دیوبند میں جب جھگڑا چل رہا تھا تو " ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون "[1] اس طرح زبان پر جاری ہوئی تھی ۔ پھر ایک شب اسی طرح آیت (اس وقت آیت یاد نہ آئی) اب اس سفر میں مراد آباد میں ایک شب اس طرح آیت " انامن المجرمین منتقمون "[2] بین النوم الیقظہ زبان پر جاری ہوئی اور دیر تک جاری رہی ۔ وجدانی طور پر یہ محسوس کرتا تھا کہ یہ آیت میرے تسلی کے لئے جاری فرمائی گئی ہے لیکن الفاظ کے عموم کی وجہ سے بیداری ہونے کے بعد خوف بھی ہوا اور جب کبھی اس طرح دھیان جاتا ہے تو ایک قسم کی تشویش پیدا ہو جاتی ہے اگر اس کے متعلق ذہن سامی میں کچھ وارد ہو تو مطلع فرمایا جائے ۔

جواب :...... کلام الٰہی کا قلب پر عبور اور ورود ہر حال میں رحمت ہے خواہ وہ انداز تخویف ہی ہوتا ہو کیونکہ وہ بھی ہدایت کا ایک شعبہ ہے اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر شکر ادا کرنا چاہئے اور اس میں جو پہلو ہدایت کا سمجھ میں آئے اس پر عمل کرنا چاہئے ۔

مکتوب نمبر ۱۵۳

مورخہ ۱۷ جمادی الاولی ۶۲ ۱۳ھ

حاضری تھانہ بھون برائے احکام القرآن در مرض وفات

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ احقر نے بنام حق تعالیٰ کام شروع کر دیا ہے ۔[3] صبح ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے نو بجے تک انشاء اللہ تعالیٰ چار گھنٹہ احکام القرآن کا کام کروں گا پھر حضرت کی مجلس کی حاضری اگر میسر ہوئی اور ظہر کے بعد حاضری مجلس دوپہر اور رات میں کچھ کام فتاوی کا کروں گا دل تو یہ چاہتا ہے کہ اس کام پر بطور معاوضہ نہ کسی سے کچھ طے کروں گا اور نہ لوں 'بلکہ سردست جو گزارہ کی صورت کتب خانہ کی آمدنی سے ہے اس میں اگر قابل تحمل تنگی سے بھی گذر ہو جائے تو اسی پر قناعت کروں اور اسی کو اپنی عمر کا

---

[1] سورۃ الانبیاء کی آیت ۱۰۵ ترجمہ ...... "اور ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھدیا کہ میرے نیک بندے زمین کے مالک ہونگے"

[2] سورہ آلم السجدہ آیت ۲۲ ترجمہ ...... اور بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں

[3] ۱۵ جمادی الاولی ۶۲ ۱۳ ھ سے احقر مستقل قیام خانقاہ تھانہ بھون میں کر کے احکام القرآن کی تالیف کے لئے آگیا تھا۔ ۱۲ محمد شفیع

مشغلہ بنالوں اور خدانخواستہ اس میں ناقابل تحمل تنگی پیش آئی تو کوئی ملازمت قرب وجوار میں تلاش کروں لیکن اس میں نفس یا آئندہ کسی مشکل میں ابتلاء کا خطرہ ہے اگرچہ قلب بحمدللہ اس وقت تو اس پر مطمئن نظر آتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پریشانی نہ ہوگی۔البتہ وسوسہ دوسری جانب کا بھی رہتا ہے۔دوسری صورت یہ ہے کہ موجودہ کام پر خواہ حکیم سعید احمد صاحب سے یا عزیز الرحمان صاحب دھلوی سے بطور معاملہ کوئی صورت طے کرلی جائے اور جس سے بھی معاملہ ہو یہ ان سے عرض کردیا جائے کہ جب تک بشاشت کے ساتھ وہ اس معاملہ کو جاری رکھ سکیں اور جب ختم کرنا چاہیں بے تکلف ختم کردیں۔اس میں بھی ایک جہت توکل کی باقی رہتی ہے اس میں تامل صرف یہ ہے کہ تصنیف کا کام بعض اوقات چلتا نظر نہیں آتا ظاہر دیکھنے والوں کو اس میں شبہات ہوسکتے ہیں اور معاملہ کی پوری تنقیح دشوار ہے جس سے معاملہ کی صفائی آخر تک قائم رہ سکے۔میں تو اپنے طرف سے صرف اس کی پابندی کرسکتا ہوں کہ روزانہ چار گھنٹہ بالالتزام صرف کروں جس روز نہ کرسکوں اس کی تنخواہ وضع کرادوں جب دیوبند جاتا ہوں وہاں بھی اسی طرح کام جاری رکھوں ان دونوں مذکور الصدر صورتوں میں حضرت والا کی نظر میں جو راجح ہو اس پر عمل کرنے کا عزم ہے ' و اللہ المستعان و علیہ التکلان – یہ درخواست پیش کرنے کی نوبت نہ آئی حضرت والا نے خود ہی زبانی سوال فرمالیا اور صورت ثانیہ ہی کو تحریر فرمالیا مگر اس طرح کہ تنخواہ حضرت والا خود اپنے پاس سے عطا فرمایا کریں۔اس سے احقر نے عذر کیا پھر بات اس پر ٹھہری کہ میری طرف سے کوئی معاوضہ اور تنخواہ بطور شرط نہ ہو۔حضرت والا جب کبھی مناسب خیال فرمادیں اور جس قدر مناسب خیال فرمائیں عطا فرمادیا کریں۔

مکتوب نمبر ۱۵۴

مورخہ ۱۸ جمادی الاولی ۶۲ ۱۳ھ

کل ایک چیز عرض کرنا بھول گیا وہ یہ کہ نواب جمشید علی خان صاحب نواب باغپت کو چونکہ معاملات دارالعلوم سے تعلق رہا ہے اور اس سلسلہ میں ان سے خط وکتابت بھی رہی۔احقر نے ایک خط میں ان سے یہ استفسار کیا تھا کہ کیا آپ کی نظر میں یہ صورت مناسب اور ممکن العمل ہے کہ نواب صاحب چھتاڑی کے ذریعہ حیدرآباد سے احقر کے لئے وظیفہ کی کوشش کی جائے۔اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اگر اس میں ذرا بھی کوئی چیز آپ کی مصلحت کے خلاف ہو تو تکلیف نہ فرمائیں اور خط کے جواب دینے کی بھی تکلیف نہ فرمائیں۔البتہ اگر آپ کے نزدیک یہ صورت مناسب ہو اور اس میں میرے کرنے کا کوئی کام ہو تو مجھے مطلع فرمادیں۔نواب صاحب نے اس کے جواب میں بڑی عنایت سے یہ تحریر فرمایا کہ یہ میری عین تمنا ہے کہ ایسا ہوجائے اور بے فکری سے دین کی خدمت کرنے کا موقع ملے اس لئے تم ایک

درخواست بنام نواب صاحب چھتاری مع اپنی تصنیفات کے میرے پاس بھیجدو۔نواب صاحب اوائل جولائی میں پھر دھلی آئیں گے میں اس درخواست کو اپنی سفارش کے ساتھ خود پیش کردوں گا۔اب حضرت والا سے یہ گذارش ہے کہ ایسی درخواست کرنا اور اس کے لئے مذکور الصدر کوشش کرنا احقر کے لئے نامناسب تو نہیں۔اگر نامناسب ہو تو اس طرف اقدام نہ کیا جائے اور کوئی حرج نہ ہو تو حضرت والا کامیابی کے لئے دعا بھی فرمادیں۔والسلام

جواب : ...... زبانی ارشاد فرمایا کہ بہت سوچنے کے بعد میری رائے تو یہ ہے کہ جب تک کوئی دوسری صورت ہوسکے اس کو اختیار نہ کیا جائے ہاں بحالت اضطراری مضائقہ نہیں۔ (اس ارشاد کی بنا پر یہ ارادہ ترک کردیا گیا)

مکتوب نمبر۱۵۵

مورخہ ۸ ؍رجب ۱۳۶۲ھ

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض ہے کہ بعض خانگی[۱] ضروریات کی وجہ سے دیوبند آتو گیا مگر حضرت والا کی علالت کی وجہ سے ہروقت دل بے چین رہتا ہے۔

جواب : ...... السلام علیکم۔پریشانی کی ضرورت نہیں، دعا کافی ہے

مکتوب : ...... حق تعالیٰ اس سایہ رحمت کو تادیر ہمارے سرپر بعافیت قائم رکھے۔آمین۔ اگر مختصر کیفیت مزاج سے مطلع فرمایا جائے تو عین کرم ہوگا۔اس وقت دیوبند آنے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ احقر نے اپنے باغ کے ملحق ایک مختصر سی زمین خریدی تھی جس کے سب شرکاء نے بیع نامہ کردیا تھا اور ایک جزوئی شریک نے مجھے بمرات وکرات اس خریداری کی اجازت علانیہ دیدی تھی۔مگر اب اس نے شفعہ کا دعوی کردیا۔میں اس فکر میں ہوں کہ کسی طرح باہمی تصفیہ ہوجائے مگر ہنوز کوئی امید نہیں اور مقدمہ کی تاریخ ۱۶ ؍جولائی جمعہ کا دن ہے احقر حضرت والا سے ایک ہفتہ کی اجازت لے کر حاضر ہوا تھا بدھ کے روز واپس ہونا چاہئے تھا۔لیکن اگر باہمی تصفیہ نہ ہو تو جمعہ تک یہاں ٹھہرنا ضروری ہوگا۔حضرت کی اس علالت کے وقت یہ تاخیر خود ہی سخت تکلیف دہ ہے مگر غیر اختیاری طور پر مبتلا ہوگیا ہوں۔ حق تعالیٰ ضرر اور ذلت سے محفوظ رکھے اور جلد اس سے نجات عطا فرمائیں۔والسلام۔

---

[۱] ۱۵ ؍جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ سے اوائل رجب ۱۳۶۲ھ تک قیام تھانہ بھون میں رہا، اتفاقاً دیوبند میں ایک شخص نے میرے خلاف ایک دعوی شفعہ کا دائر کردیا اس کی وجہ سے رجب کی ۶ ؍تاریخ کو دیوبند واپس آنا پڑا۔ پھر احقر نے اپنا حق چھوڑ کر جلد اس مقدمہ کو ختم کیا تاکہ تھانہ بھون جلد واپس جاسکوں۔ مگر مقدر نہ تھا۔ وفات سے پہلے نہ پہنچ سکا، رفتم کہ خار از پاکشم محمل نہاں شد از نظر، یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ثم انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ ۱۲ ش

جواب : ...... مقدمہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ (یہ حضرت والا کا آخری گرامی نامہ ہے جو مجھے دیوبند میں ۱۰ رجب ۶۲ ۱۳ھ کو وصول ہوا اور ۱۶ کو حضرت کی وفات ہوگئی)۔

تمت بحمد اللہ تعالی، الحمدللہ کہ مکاتیب حکیم الامت[۱] پر نظر ثانی اور انتخاب برائے اشاعت کا کام ۱۳ محرم ۹۳ ۱۳ھ کو شروع ہو کر ۲۰ محرم ۹۳ ۱۳ھ کو ایک ہفتہ میں پورا ہو گیا۔ محمد شفیع

---

[۱] نوٹ۔ کل ۲۷۷ مکاتیب میں سے ۱۵۱ مکاتیب کا کلی یا جزئی انتخاب کیا گیا ہے۔ محمود ۱۲

ضمیمہ مکاتیب ـــــــــــــــــــ حکیم الامت

مکاتبت حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی ؒ، و مولانا عبدالباری ندوی دامت برکاتھم، حضرت ؒ کی ابتدائی مکاتبت جو حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی ؒ کے ساتھ ہوئی، اسی طرح ابتدائی مکاتبت جو مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی ندوی دامت برکاتھم[1] کے ساتھ ہوئی۔ وہ اتفاقاً احقر نے حضرت کے ایما سے نقل کرلی تھی وہ محفوظ تھی اور غالباً اب تک کہیں شائع نہیں ہوئی اس لئے اس کو بھی اپنے مکاتیب حکیم الامت کا ضمیمہ بناکر شائع کردینا مناسب معلوم ہوا کہ الحمدللہ وہ اہل علم کے لئے بہت سے معارف و حقائق پر مشتمل ہے۔ واللہ الموفق

بندہ محمد شفیع دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۳ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ

نقل خط۔ مولوی سید سلیمان صاحب ندوی بسلسلہ رسالہ کشف الدجی

از مدرسہ دارالعلوم، حضرۃ العلامتہ المفضال متع اللہ المسلمین بطول بقائکم،
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

رسالہ النور متضمن رسالہ کشف الدجی مع ہدایت نامہ سرفرازی کا باعث ہوا، میں اپنے لئے اس کو سعادت کا طغری سمجھتا ہوں کہ آپ اس ظلوم و جھول سے تقریظ لکھنے کو فرمائیں، خدا گواہ ہے کہ میں اپنے کو اس سے کمتر سمجھتا ہوں کہ آپ کی کسی تحریر پر تقریظ لکھوں مجھے یہ بھی شک ہے کہ میرا طریقہ تحریر اور طرز استدلال پسند خاطر اشرف ہو۔ مگر بحکم "الامر فوق الادب" تعمیل کروں گا، اگر میرا یہ عذر قابل پذیرائی نہ ٹھہرا۔ ساتھ زبان کے متعلق فیصلہ ہو کہ عربی ہو یا اردو، جواب کے لئے لفافہ و ٹکٹ کی حاجت نہیں۔ حضرت مستفتی میرے استاذ و شیخ ہیں الا یہ رسالہ انہوں نے مجھے حیدر آباد میں خود دیکھنے کے لئے دیا تھا اور میں اس کو بغور پڑھنے کے لئے اپنی ساتھ لایا تھا۔ پڑھ کر میں نے الفاظ کے ساتھ اس کو واپس کیا کہ آپ جس کو مکروہ سمجھتے ہیں میں تو اسکو عین ربوا کہتا ہوں، اور میرے نزدیک تو قیل و قال، و روایت کشی سے زیادہ مضبوط و مستحکم دلیل عمل سلف کرام ہے، کہ یہ ایک ایسا کھلا اور شدید الاحتیاج مسئلہ ہونے کے باوجود کسی نے اس کو جائزگ نہیں بتایا اور نہ اس پر بہرہ مند ہوا۔ طرز عبارت اور انشاء کی سلاست اور ادبیت نور علی نور ہے۔

بار بار میرا دل جب زمانہ کے فتن و حوادث سے گھبرا اٹھتا ہے اور بے اختیار کسی

---

[1] نوٹ ...... حضرت مولانا عبدالباری صاحب ندوی ؒ اس وقت حیات تھے، اس لئے تحریر کے وقت یہ الفاظ لکھے گئے، بعد میں ان کا بھی انتقال ہوگیا انا للہ و رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ ۱۲ محمود

وطمانیت کے مامن کی تلاش ہوتی ہے تو خانقاہ امدادیہ کی یاد آتی ہے، لیکن ڈر تھا کہ معلوم نہیں اجنبیت و بیگانگی سے میرے متعلق کیا کیا اب تک پہنچا ہو اور آپ مجھے تخاطب کا اہل بھی سمجھیں یا نہیں، میں تو اس رسالہ استفتاء کا ممنون ہوں کہ اس اجنبیت و بیگانگی کی جگہ اس کی بدولت موانست و یکجہتی کی صورت پیدا ہوئی اب میں اس کشمکش کی منزل میں ہوں جس میں علوم ظاہری تسکین کے باعث نہیں بنتے۔ دعا کا طالب و ہمت کا خواستگار ہوں۔
والسلام

نقل جواب از حضرت دامت برکاتہم :

مولانا المحترم دامت فیوضہم ۔السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ۔ عجیب بات ہے کہ انبساط کا قصد نہ میرا تھا نہ جناب کا، دونوں طرف اتفاقاً ہی اس کے اسباب پیش آگئے۔ اس طرف کا واقعہ تو جناب نے تحریر ہی فرما دیا۔اس طرف یہ واقعہ ہوا کہ میں نے بالیقین کسی بزرگ کے پاس رسالہ بھیجنے کو نہ کہا تھا۔ دو وجہ سے ایک یہ کہ مجھے بزرگوں کی فہرست ہی غیر مکمل معلوم ہے، دوسرے کسی کو ایسی تکلیف دیتے ہوئے ہمت نہیں ہوتی۔ خصوصاً اگر میرا کلام ہو تو بے حد حجاب ہوتا ہے، یہ رسالہ میرے ہمشیرہ زادہ نے لکھا ہے اگرچہ میرے ہی کہنے سے لکھا۔چونکہ آج کل عام طبائع کی حالت پر نظر کر کے اس استفتاء کی مضرت عامہ کا قوی اندیشہ تھا اس کے انسداد کی سبب سے انفع تدبیر علماء کی موافقت کا حاصل کرنا ذہن میں آیا کہ عوام پر اسکا خاص اثر ہوتا ہے۔اس لئے میں نے عزیز موصوف کو مصارف دیکر مشورہ دیا کہ جہاں جہاں مناسب ہو بھیجدیا جائے۔میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے جناب کو بھی تکلیف دیکر اسکا موقع دیا کہ میں جناب کا مخاطب بن سکا۔
(لفافہ واپسی پر بھی عبارت انہی کی ہے جس کی نہ مجھ کو خبر نہ میں اپنا معتقد اور اب تو کیا جب کے سب لکھا پڑھا بھی تقریباً غائب ہو گیا، جب برائے نام علمی خدمت میں مشغول تھا تب بھی ایسے وساوس سے اللہ تعالیٰ نے بچایا) غرض یہ واقعہ ادھر سے بہرحال حجاب مرتفع ہونے کے بعد اب مضامین محبت کا جواب عرض کرتا ہوں۔جناب کی تواضع نے ضرور مجھ کو ایک معتدبہ درجہ میں معتقد بنا دیا اور غالب یہ ہے کہ آئندہ اس میں اضافہ اور قوت ہو۔باقی طرز عبارت یا استدلال کی پسندیدگی و عدم پسندیدگی اس کے متعلق اعتقاد دلی سے ایک نظیر عرض کرتا ہوں کہ سادے کپڑے پہننے والے کو میری رائے میں کسی طرح یہ حق نہیں کہ رنگین کپڑے پہننے والے کو ایک عذر مانع ہے، اردو زبان تو جناب کی شان سے گری ہوئی ہے اور عربی سے میری شان گری ہوئی ہے، کیونکہ میں عربی میں لکھنے پر قادر نہیں۔ اس لئے اسکو جناب ہی کی رائے پر چھوڑتا ہوں۔ مسئلہ کے متعلق جس عنوان سے

رائے سابق ظاہر فرمائی ہے غالبًا اس سے سہل اور دل میں اتر جانے والا عنوان کم ذہن میں آتا ہے 'بارک اللہ فی معارفکم - عبارت کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے اس سے میں کاتب عبارت کا زیادہ معتقد ہو گیا کہ ماہر کی شہادت ہے باقی اپنی حالت قصور باع فی الحوبتہ کو اوپر عرض کر چکا ہوں اس لئے کاتب کے متعلق اپنے اعتقاد کو غیر ماہر کی شہادت ہونے سے شہادت ناقصہ سمجھتا تھا۔ آخر میں جو خانقاہ کے متعلق اپنا انجذاب اور اس کے ساتھ کچھ مواقع مجتملہ کا ذکر فرمایا ہے 'اگر خانقاہ میں حضرت شیخ قدس اللہ سرہ رونق افروز ہوتے تو یہ سب مضامین حقیقت پر منطبق ہوتے ' لیکن اب محض حسن ظن پر منطبق ،وسکتے ہیں۔اس لئے آگے ہیچ۔ البتہ زیادہ تکلف کرنے کو بھی اعادہ حجاب مسابق اور موھن انبساط لاحق سمجھ کر پسند نہیں کرتا۔ اس لئے بلا تکلف معاملہ کی سچی بات عرض کرتا ہوں کہ جناب کا یہ حسن ظن اگر کسی روایت پر مبنی ہے تو لایوثق بہ - اور اگر ذوقی ووجدانی ہے تو دوستی کرنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ مجھ کو علوم میں مخاطب نہ بنایا جائے کہ ان سے معری ہونے کو اوپر ظاہر کر چکا ہوں ۔ و الصدق ینجی - والسلام

التماس - جناب کا الطاف نامہ رکھ لیا ہے اگر اجازت ہوگی اس کے بعض جملے جن کا تعلق مسئلہ سے ہے تقریظ کے ساتھ منضم کر دئے جائیں گے - یہ کاتب کی درخواست ہے جس کے قبول فرمانے میں جناب بالکل آزاد ہیں اگر مصلحت یا طبیعت کا ذرا بھی خلاف ہو۔ ممانعت پر بھی وہی مسرت ہوگی جو اجازت پر ہوگی 'فقط

ناکارہ آوارہ ننگ انام 'اشرف برائے نام

از تھانہ بھون

اعظم گڑھ

نقل خط سید سلیمان صاحب ندوی "

حضرت اقدس دام فضلکم 'السلام علیکم و رحمۃ اللہ (۱) نادم ہوں کہ دیر کے بعد حاضر ہو رہا ہوں رمضان المبارک سے کچھ دن پہلے والا نامہ مع رسالہ تسہیل قصد السبیل شرف افزا ہوا تھا رسالہ تو اسی زمانہ میں ایک روز میں پڑھ لیا اور اس کے مطالب کو سمجھ لیا (۲) رمضان المبارک کے ایام مبارکہ میں تکلیف دینے سے احتراز کیا اور مولوی ظفر احمد صاحب کو اس کی اطلاع اور رسالہ کی رسید بھیج دی۔ شوال میں خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر اوائل شوال سے آج سے چند از پیشتر تک سفر میں گذرا اور موقع نہ ملا۔ (۳) رسالہ تسہیل کو پڑھ کر سب سے پہلا اثر جو دل پر ہوا یہ تھا کہ یہ راہ سخت مشکل ہے ' (۴) دوسری چیز یہ معلوم ہوئی کہ ان جزئیات فقہیہ کا جن کا اس میں ذکر ہے میرے لئے تحقیق طلب تھا میں نے بات صفائی سے لکھدی ان اللہ لایستحی من الحق ، (۵) رمضان المبارک کے عشرہ اواخر میں بعد سحر و نماز صبح میں کچھ دیر کے لئے سوتا تھا میں نے اس میں دو دن خواب دیکھا اپنے کو

دیکھا کہ میں مدراس میں ہوں حضرت والا بھی مع اپنے ہمراہیوں کے ایک مکان میں فروکش ہیں آپ کے ہاتھ میں بہت بڑی تسبیح ہے' آپ کے ایک ہمراہی مولوی ظفر احمد صاحب ہیں جو الگ بیٹھے ہیں جن کی وضع قطع داڑھی کی تراش خراش اہل پنجاب کی سی ہے انہوں نے مجھ سے کچھ اردو ادبیات پر گفتگو کی مگر آپ کے دوسرے ہمراہی جو ضعیف العمر معلوم ہوئے وہ مصلی بچھائے نہایت خضوع کے ساتھ مصروف نماز ہیں ان کی نسبت معلوم ہوا کہ یہ آپ کے خادم خاص ہیں اس کے دو دن کے بعد ۲۳ ر کو پھر اسی وقت خواب دیکھا کہ میں ریل میں سوار کہیں جا رہا ہوں کہ ایک جگہ گاڑی کھڑی ہوئی معلوم ہوا کہ یہ تھانہ بھون ہے جی میں آئی کہ اتر جاؤں چنانچہ اتر گیا اور سامان لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ یہاں تو جگہ بہت کم ہے' یہاں نہیں ٹھہر سکتے میں نے عرض کیا کہ اس کی فکر نہ فرمایئے میں نے راستہ میں ایک مسجد دیکھی ہے میں اس میں ٹھہر جاؤں گا۔ (۶) میری حالت میں استقامت نہیں ہے اور اسی کی مجھے فکر رہتی ہے میری حالت یہ ہے کہ گھے بر طارم اعلیٰ نشیم گھے بہ پشت پائے خود نہ بینم۔ (۷) اس کے لئے دعا فرمایئے۔ (۸) اور کسی مناسب دعا یا ورد کی تلقین فرمایئے' (۹) مولوی عبدالحئی صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے دم آخر ایک آپ کا رسالہ بھیجا آئنہ تربیت اور ساتھ دوسرے تیسرے دن وفات کی اطلاع ملی غفرہ الاحد'

والسلام

سلیمان' ۲۶ ر شوال ۱۳۴۸ھ

جواب : ......

از اشرف علی' بخدمت مولانا دام مجدھم' السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

(۱) دیر پر ندامت کا مبنیٰ غالباً احتمال ہے میری کلفت انتظار کا' (۲) اسی طرح رمضان المبارک میں خطاب سے سبکدوش رکھنے کا مبنیٰ بھی وہی احتمال ہے میری تکلیف کا اور ان احتمالوں کا سبب غالباً محض محبت' اور اسی محبت کا حق اپنے ذمہ یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو یہ اطلاع دیکر بیفکر کر دوں کہ مجھ کو بے حسی کے سبب ایسا انتظار ہی نہیں ہوتا اور قلت اوراد کے سبب رمضان میں بھی مکاتیب سے تکلیف نہیں ہوتی۔ (۳) تسہیل کا سبب تعسیر ہونا اور جزئیات فقہیہ کا قابل تحقیق ہونا جو تحریر فرمایا ہے اگر یہ اطلاع مکاتبت فی الباب کا خاتمہ ہے تو صلاح ماھمہ آنست کان صلاح شماست اور اگر اس سے کسی مانعیت کی اطلاع اور اس کی مانعیت کا رفع مقصود ہے تو کسی قدر واضح تقریر کی حاجت ہے۔ یعنی یہ کہ طریق میں کونسا امر دشوار معلوم ہوا اور کونسا مسئلہ سبب تباعد ہوا تاکہ ان کا جواب امتثال کر سکوں (۵) دونوں منقول خواب ذوقاً مبشرات ہیں مگر علمی کم مائگی کے سبب باقاعدہ تعبیر سے قاصر ہوں۔

(۶) استقامت کے نسبت جو تحریر فرمایا ہے اس کے اور اس کے امثال کے متعلق رقیمہ سابقہ میں عرض کر چکا ہوں (اگر وہ میرے روبرو ہوتا تو زیادہ مکمل حوالہ دیسکتا اسی لئے میں ہر خط کے ساتھ پہلے خط کا آنا مصلحت سمجھتا ہوں اور شاید اسی خط میں یہ مشورہ بھی عرض کیا ہے کہ مقصود اور مامور بہ افعال ہیں' انفعالات نہیں اگر یہ معروضہ رائے سامی میں مجمل ہو تو کچھ مفصل بھی عرض کر سکتا ہوں (۷) دعا الاخوان کو سعادت سمجھتا ہوں (۸) باقی ورد کی تجویز میرے نزدیک اسکا درجہ تربیت میں مسائل پر کلام کے بعد ہے آگے جیسے ارشاد ہو' حاضر ہوں (۹) آئنہ تربیت مولانا کی یادگار ہے مگر یہ صرف ایک مختصر فہرست ہے جو کہ مفصل مضامین دیکھنے کے بعد یادداشت کے لئے اشارات ہیں وہ مفصل مضامین تربیت السالک میں ہے اطلاعاً عرض کیا گیا۔

والسلام

از تھانہ بھون' ۲۹ شوال ۱۳۴۸ھ

نوٹ۔ پھر جواب نہیں آیا'

نقل خط مولانا سید سلیمان ندوی صاحب بخدمت حضرت تھانوی مدظلہم' اعظم گڑھ

حضرت ھادی طریقت' متع الله المسلمین بطول بقائکم، السلام علیکم و رحة الله و برکاته

والا نامہ جو لطف و عنایت سے بھرا ہوا تھا وارد فرما ہوا۔ اس سے ایک پریشان و منتشر البال کی سکینت ہوئی۔ مولانا میں آپ کی دعا و دعوت کا بہترین مستحق ہوں۔ مسائل علمی کے الجھن سے نجات کا خواستگار نہیں بلکہ روح کی الجھن سے نجات کے لئے دعا و ہمت کا طالب ہوں۔ میں نے اعتزال سے لیکر سلفیت تک بمدارج ترقی کی ہے' عقائد میں امام مالک ؒ کے اسی اصول کا پیرو ہوں۔ الاستواء معلوم و الکیف مجھول و الایمان به واجب و السوال عنه بدعة سیرت نبوی علی صاحبها الصلوۃ کی تالیف و تدوین میں خواہ مجھ سے غلطیاں ہوئی ہوں مگر اس مصروفیت نے ذات نبوی کے ساتھ ایک جذبہ محبت پیدا کر دیا۔ وللہ الحمد۔ فقہ میں متاخرین کا متبع نہیں، مگر اہل حدیث بالمعنی المتعارف نہیں۔ آئمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا تہ دل سے ادب کرتا ہوں۔ اور کسی رائے میں ان سے کلیۃ عدول حق نہیں سمجھتا۔ میرا خاندان صوبہ بہار میں علم ظاہر و باطن کا جامع رہا پھر والد مرحوم ابو العلائی المشرب تھے' بھائی صاحب مرحوم مجددی تھے اور دونوں صاحب حال و سنت تھے۔ بچپن

ان بزرگوں کے آغوش میں بسر ہوا۔ ذکر و مراقبہ اسی سن سے شروع کر دیا۔ مگر برا ہو علم باطل کا جس نے مدتوں کے لئے اس راہ سے ہٹا دیا۔ اور خدا جانے کہاں کہاں کی ٹھوکریں کھائیں۔ اور اب جب مرحلہ اربعین سے گذر کر ہوش آیا ہے تو ان بزرگوں کا سایہ سر سے اٹھ چکا ہے میں نے یہ کیفیت اس لئے لکھدی تاکہ جناب میرے مستقبل کی اصلاح میں میرے ماضی سے باخبر رہیں۔ میرے لئے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں کہ مجھ میں استقامت و تثبت و رغبت الی الطاعات پیدا ہو۔

فرائض کا پابند ہوں، بدعات سے نفور ہوں، کبھی کبھی ذوق سجود کی لذت بھی پاتا ہوں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ اور ان کے سلسلہ سے عقیدت نامہ ہے خرافات و طامات صوفیہ کا منکر ہوں۔ صالح نہیں، لیکن اصلاح حال کا دل سے خواستگار ہوں یورپ کے مذہبی و علمی حملوں کے مقابلہ میں اسلام کی خدمت کا ولولہ ہے اب تک پچیس برس کا زمانہ انہی مشاغل میں گذرا۔ اب آپ سے دعا کا طالب ہمت کا خواستگار اور حصول اخلاص اور صلاح قلب کے لئے کسی نسخہ کا سائل ہوں، رسالہ (کشف الدجی عن وجوہ الربوا) پر جو کچھ قلم نے یاوری کی ہے مولوی ظفر احمد صاحب کے خط میں ہے، والسلام، سلیمان ندوی، ۲۱ شعبان ۱۳۴۸ھ

اطلاع۔ حضرتؒ کی طرف سے اسکا جو جواب دیا گیا ہے وہ افسوس ہے کہ میرے پاس محفوظ نہیں،

بندہ محمد شفیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقل بعض مواضع خط مولوی عبد الباری صاحب ندوی مع جواب حضرت قدس سرہ

(۱) عبارت مولوی عبد الباری صاحب، سیرت[۱] کا پارسل واپس پہنچا اور اس کی ساتھ کے نامہ گرمی نے متنبہ فرمایا۔ معجزات پر یہ مضمون آج سے ۸۔۱۰ سال پہلے

---

[۱] مولوی عبدالباری صاحب نے سیرت النبی منسوب بمولوی شبلی کی جلد سوم میں معجزات اور فلسفہ جدیدہ کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے، اس کو حضرت مدظلہم کے ملاحظہ سے گزارنے کے لئے سیرت کی جلد سوم بھیجی تھی، دیکھا تو اس میں معجزات میں اسباب طبیعہ کے امکان و احتمال کو جائز رکھا تھا، حضرت نے فرمایا کہ معجزات میں اسباب طبعیہ جلیہ و خفیہ کا اصلا احتمال نہیں ہوتا۔ نیز نبوت کے بحث میں انبیاء کی قوت ارادیہ کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی اس میں لکھ گئے تھے کہ اس کی زندہ نظیر گاندھی جی ہیں حضرت والا نے اس سخت بیباکی یا نازیبا حرکت پر متنبہ فرما کر کتاب واپس فرمادی تھی اسکا جواب یہ خط ہے، ۱۲ محمد شفیع غفرلہ

دارالمصنفین کے مزدور کی حیثیت سے لکھا گیا تھا اور اسی کی ملک ہے، ناقص علم و ناقصانہ بیان کے ساتھ دین کے ان مسائل میں یہ لب کشائی اس وقت بھی جہل مرکب تھی اور اب حضرت سے اس میں کلام کرنا اس جہل کے ساتھ ادب سے بھی محرومی ہوگی، اس لئے اس قدر درخواست ہے کہ تدارک کی صورت بھی حضرت ہی تجویز فرمادیں اور دعا فرمائیں کہ اس کی تعمیل اس گناہ گار پر آسان ہو۔ البتہ اگر اجازت ہوئی تو کسی وقت وہ بھی زبانی۔ اس بارہ میں اپنے بعض وساوس کا ازلہ کرلوں گا۔

جواب حضرت ؒ از ناکارہ اشرف علی

بخدمت مکرم و محترم دام فیضہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ نے میرے جسارت نامہ کا جس عنوان سے خیر مقدم کیا ہے، اس نے مجھ کو گو عقلاً تو نہیں کیونکہ میں اس میں مامور بھی تھا اور نیک نیت بھی مگر طبعاً (بزمینم در کرد) اللہ تعالیٰ آپ کے ان محاسن میں روز افزوں ترقی فرمائے، جانبین کے ان آثار کو دیکھ کر میں نے پہلے ہی یہ تہیہ کرلیا ہے۔ شاید ظاہر بھی کیا ہے، اور اب مکرر ظاہر کرتا ہوں کہ برابر کے درجہ کے احباب سے علمی تحقیقات میں مخاطبت و مکاتبت سے معافی چاہتا ہوں، بس محبت کے پیام و سلام تعلق کے شگفتہ رکھنے کو کافی ہیں، البتہ تدارک کے استفسار پر مشورہ، یہ چونکہ ماسبق ہی کا تتمہ ہے اور پھر اس میں بھی مامور ہوں اس لئے جو خیال میں آیا اس کو عرض کرتا ہوں۔

میری رائے میں تو اگر ضرورت ہی سمجھی جائے اس قدر کافی ہے کہ میرے فلاں مضمون پر ایک شخص نے خیر خواہی سے ایک اختلافی رائے ظاہر کی ہے اس لئے ناظرین میرے لکھنے پر مدار نہ رکھیں۔ اہل علم اپنی تحقیق سے اور غیر اہل علم علماء کی تقلید سے اپنے لئے مسلک تجویز کرلیں۔ یہ میری رائے ہے اگر ترمیم مناسب ہو تو ترمیم فرمائی جائے۔

اور ازالہ وساوس کی درخواست کے متعلق تحریر فرمایا

اللہ کا شکر ہے مجھ سے بہت زیادہ جاننے والے موجود ہیں۔ یہ تکلیف ان کو دینا میری راحت کا سبب ہوگا جس کی میں درخواست کرتا ہوں۔

مولوی عبدالباری صاحب کی دوسری درخواست کا خلاصہ جو اسی خط میں لکھی تھی :

مجھے جامعہ کی طرف اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ میں حیدر آباد جاکر جدید علم کلام مرتب کروں جامعہ کی طرف سے دو سال کی رخصت مجھے اس کام کے لئے دی گئی ہے۔

حضرت کے اس مکتوب سے جو تنبہ ہوا اس نے اس معاملہ میں بھی سوچا تو میری دشواریوں کو بڑھا دیا ایک صورت بظاہر یہ ممکن تھی کہ حضرت مرشد محترم یا جناب کی نگرانی و ہدایت میں اس کام کو انجام دیتا۔ لیکن اس میں خود اپنے لئے بھی مشکلات پاتا ہوں۔ ساتھ ہی ان پابندیوں اور احتیاطوں کے ساتھ جو کتاب مرتب ہوگی اسکا یہاں قبول ہونا بھی مشکل ہو گا۔میں اپنی موجودہ صحت و حالت میں اس خدمت کو انجام دینے کے لئے قطعاً حریص نہیں ہوں بلکہ جی چاہتا ہے کہ کسی طرح ٹل جائے' اپنی طرف سے بالکل کوئی کوشش نہیں کر رہا ہوں۔

گو بظاہر یہ دین کی خدمت کا ایک عمل معلوم ہوتا ہے لیکن نیت کو دیکھتا ہوں تو نفس کی خوراک اور شکم پروری اس میں بھی کام کر رہی ہے' اسی صورت میں ناقص علم و ایمان اور للہیت سے خالی زبان و قلم سے جو کچھ نکلے گا ممکن ہے کہ دوسروں کو خود ان کی نیک نیتی کی بدولت کچھ نافع ہو لیکن کیا خود میری یہ جرات بھی درست ہوگی۔اس معاملہ میں حضرت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ یا تو یہ کام ہی مجھ سے نہ لیا جائے ..یا اللہ تعالیٰ للہیت کے ساتھ اس کے انجام دینے کی اہلیت عطا فرمائے۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ

جواب از حضرت "

استفسار یا استشارہ پر عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ اس کام کے نافع ہونے میں ذرا بھی شبہ نہیں۔اب رہ گئے موانع سو طبعی انقباض تو اس لئے مانع نہ ہونا چاہئے کہ طبیعت پر عقل کو حاکم رکھنا چاہئے اور صحت کی کمی اس لئے مانع نہیں کہ یہ کمی مخفف عمل ہے' مسقط عمل نہیں' اور نیت اپنے قبضہ کی چیز ہے۔دوسری نیت سے اس کو مغلوب کرنا ممکن ہے' اس مغلوب کرنے کے بعد نیت متوہمہ کا محض وسوسہ ہو گا جو مضر نہیں اگر اس وسوہ میں واقعہ معاوضہ سے قوت ہونے لگے تو ایک معاوضہ سے سب کو ضعیف کیا جا سکتا ہے' وہ یہ کہ اس معاوضہ کی خود غرض ادائے حق نفس و حق عیال ہے جو عبادت ہے اور عبادت کا ذریعہ عبادت۔

یہ بھی جی کو نہ لگے تو یہ کہا جائے کہ شاید کسی کو نفع ہو جائے اور اس تسبب للنفع سے اس فساد نیت کا کفارہ ہو جائے۔باقی رہا قصہ نگرانی کا سو اس کے لئے اس کی ضرورت نہیں کہ ہر مضمون میں اسکی تکلیف اٹھائی جائے۔کسی خاص مضمون میں کوئی خاص تردد ہو تو مولانا المحترم سے مشورہ لے لیا جائے اور اس میں بھی تمام عبارت پیش کرنے کی حاجت نہیں صرف بنا تردد کو پیش فرما کر اور جو مشورہ حاصل ہو اس میں غور فرما کر اگر دل قبول کرے اس کو اپنے الفاظ میں ضبط کر لیا جائے عام ناظرین پر چونکہ اس وقت سطحیت کا غلبہ ہے صرف عنوان سے مرعوب ہو کر قبول کر لیں گے۔معنوں تک نظر بھی نہ جائے گی اس لئے

عدم قبول کا اندیشہ بھی مانع نہیں ہو سکتا۔ھذا اما رایت و الرا ی ما رایتم

مولوی عبدالباری صاحب کی ایک اور عبارت کا خلاصہ

کسی کام کی کوشش میں ناکامیاب ہو کر لکھا۔ لیکن الحمدللہ بعد کو جو واقعات معلوم ہوئے ان سے اس کی تصدیق ہوئی کہ عسی ان تکرھو اشیاء وھو خیر لکم

جواب از حضرت "

لیکن کوشش نہ چھوڑنا چاہئے۔اور گذشتہ ناکامی کا خیر ہونا مسلم۔مگر اس کا ہمیشہ کے لئے خیر ہونا تو ثابت نہیں ممکن ہے کہ ایک وقت خاص تک ناکامی خیر اور کسی خاص وقت پر کامیابی خیر ہو جائے البتہ دعا خیر ہر حال میں ضروری ہے۔والسلام خیر ختام

اجازت[1] روایت حدیث از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ علیہ برائے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و بعد الحمد و الصلوة فان اخی فی الله البصير السميع، المولى الفاضل محمد شفيع، اوصله الله تعالى من كل خير الى المقام الرفيع، قدعرض على اطراف الصحيح الصحاح و الموطابرواية يحيى و رواية محمدليفوزببركات السند، وهو مفصل منى الى الجامعين فى رسالتى السبع السيارة التى هى إحدى رسائلى الطيارة، ثم لما رايته اهلالتقرير مبانى الاحاديث وهوفن التحديث و الرواية ولتحرير معانيها وهو فن الفقه و الدراية اجزته لتدريس تلك الصحف ليحوم به حولها من الطلبة من لم يطف، و ادعوا الله تعالى له و اطلب لى منه الدعاء ان يوفقنا لخدمة الشريعة الغراء الى ان يعترينا الفناء - وكان هذا السبع وعشرين من ذى القعدة الحرام سنة ١٣٤٨ من هجرة سيد الانام صلى الله تعالى عليه وعلى آله الكرام و اصحابه العظام مادارت الليالى والايام، و انا احقر عباد الله العلام اشرف على التهانوى الحنفى حط عنه الآثام -

---

[1] یہ اجازت نامہ اس رجسٹر کے آخر میں درج تھا جس میں مکاتیب درج ہیں وہیں سے نقل کیا جارہا ہے۔ محمود عفی عنہ